بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب التوحید

رسالت

www.KitaboSunnat.com

تالیف

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابو عبداللہ محمد بن یوسف السوری

مکتبہ فکر ۱۷۔ اردو بازار لاہور

G 54
C6D
248

بسم اللہ الرحمن الرحیم
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ
مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام
محدث لائبریری
کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب التوحید

تالیف

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ

ابوعبداللہ محمد بن یوسف السوتی

مکتبۂ فکر ۱۷- اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(جملہ حقوق محفوظ)

نام کتاب	کتاب التوحید
نام مصنف	شیخ محمد بن عبدالوہابؒ
نام مترجم	مولانا محمد بن یوسف سورتیؒ
صفحات	۲۰۸ (۱۳ کاپی)
تاریخ طباعت	مئی ۱۹۹۲ء
طابع	محمود احمد
تعداد	گیارہ سو (۱۱۰۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ الکریم۔ اما بعد۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ کی ذات کسی بھی گوشہ میں محتاجِ تعارف نہیں ہے اور ان کی قابلِ قدر اصلاحی پیش کش "کتاب التوحید" بھی ان کی ذات اور تصانیف دونوں کے حلقہ ہائے مدح و ذم موجود ہیں۔ لیکن ایک غیر جانب دار قاری کو جو چیز مطلوب ہے وہ صرف ہدایت خداوندی ہے جس کا مبنیٰ وحی رسول کو ہونا چاہیے۔ "کتاب التوحید" کی یہی خصوصیت ہے کہ اس میں قرآن اور احادیث صحیحہ کے علاوہ کسی بھی دوسری شئے کو بنائے دلیل نہیں بنایا گیا۔ اس لحاظ سے شیخ علیہ الرحمہ کی یہ تصنیف ایک نمایاں مقام رکھتی ہے۔

"کتاب التوحید" سے قسرار واقعی استفادہ کے لیے ضروری ہے کہ شیخ علیہ الرحمہ کے انداز تحریر کے بارے میں کچھ عرض کر دیا جائے۔

سب سے پہلی چیز جو مطالعہ کے دوران نظر میں رہنی ضروری ہے۔ یہ ہے کہ شیخ کا انداز مجتہدانہ ہے۔ اور یہ انداز نگارش کسی حد تک امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی الجامع الصحیح سے ملتا جلتا ہے۔ پہلے شیخ قرآن کی ایک یا چند آیات نقل کرتے ہیں۔ پھر متصلاً اس کی مناسبت سے حدیث یا احادیث کا مقام آتا ہے۔ کہیں کہیں صرف حدیث کو مصدر و ماخذ بنایا جاتا ہے۔ پھر اس مجموعہ نص سے جس قدر احکام مستنبط ہو سکتے ہیں ان سب کو ترتیب وار درج کر دیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاتا ہے۔

دوسری اہم خصوصیت جس پر نظر ڈالے بغیر اس کتاب سے استفادہ ممکن نہیں یہ ہے کہ تفسیر آیات کا بار مصنف علیہ الرحمہ قاری کے اوپر ڈال دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کتب تفاسیر معتبرہ کی طرف اگر مراجعت کی جائے تو اس قدر تفصیل فراہم ہو جاتی ہے کہ مصنف کا مقصد اور مدعا پورا ہو جاتا ہے۔

تیسری چیز جو شیخ علیہ الرحمہ کی اس بے مثل تصنیف سے استفادہ کے لیے ضروری ہے وہ خود قاری کا تفکر اور تدبر ہے۔ شیخ نے تقریباً ہر جگہ قاری کو دعوتِ غور و فکر دی ہے۔ اور یہ وہ مطالبہ ہے جو خود اللہ تعالیٰ قرآن کے ہر قاری سے کرتا ہے۔

ان سہ گونہ خصوصیات کی روشنی میں اگر "کتاب التوحید" کا مطالعہ کیا جائے تو امید ہے کہ قاری کی تشنگی دور ہو جائے گی کہ اس کتاب کی شرح کیوں نہیں کی جاتی۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اگر شرح سے کام لیا جاتے تو کتاب کی افادیت دہ چند ہو جائے گی۔ لیکن ضخامت کے اعتبار سے سہل الاشاعت نہیں رہ جائے گی۔ اس لیے بہتر ہے کہ اس کی تفصیل اور شرح کو قاری کے ذوق طلب اور اس کی فکر و تدبر ہی کے حوالہ کر دیا جائے۔

زیر نظر ترجمہ ابو عبداللہ مولانا محمد بن یوسف السورتی کا ہے۔ جو نصف صدی پیشتر شائع ہوا تھا۔ اسلوب زبان اور بیان دادا پر مرور ایام کا جو اثر پڑتا ہے اس کے پیش نظر ترجمہ پر نظر ثانی کر دی گئی ہے لیکن کوشش کی گئی ہے کہ صاحب ترجمہ کی کوشش علی حالہ برقرار رہے۔

اصل کتاب سے عربی مدلولات کو حذف کر دیا گیا ہے۔ لیکن منصوصات کو برقرار رکھا گیا ہے۔ امید ہے کہ اس سے کتاب کی افادیت پر کوئی اثر نہ پڑے گا۔

اللہ تعالیٰ مصنف۔ مترجم۔ ناشر اور ان تمام لوگوں کی مساعی کو حسن قبول عطا فرمائے۔ جنھوں نے اس کتاب کی اشاعت میں حصہ لیا۔ اس کتاب کی افادیت کو بڑھائے اور لوگوں کو حسنِ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم۔

۷۹-۴ نظام پورہ۔ بھیونڈی (نزد بمبئی)
۱۹۔ جمادی الآخر ۱۴۰۴ھ مطابق ۲۲ مارچ ۱۹۸۴ء

(ڈاکٹر) محمود حسن غفرلہٗ
مدیر مکتبہ الہلال

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

تعارف

میرے لیے یہ بڑا خوشگوار فریضہ ہے کہ "مکتبۃ الہلال" بھیونڈی بمبئی کی اس پہلی اشاعتی اور دعوتی پیش کش "کتاب التوحید" پر مبارکباد پیش کروں۔

"کتاب التوحید" بارہویں صدی ہجری کے عظیم مجدد و مصلح امام محمد بن عبدالوہاب نجدی رحمہ اللہ کی عظیم الشان تصنیف ہے اور اس کتاب نے ماضی قریب کی دو صدیوں میں عالمی سطح پر بالعموم اور جزیرۂ عربیہ نیز افریقہ کے مسلم ممالک پر بالخصوص سب سے گہرے اثرات چھوڑے ہیں، اور اسلام کے بنیادی عقیدہ "عقیدۂ توحید" کی علمی لیکن سادہ اور سلجھی تعبیر پیش کر کے اس کتاب نے اس دور میں اسلام کی سب سے صحیح ترجمانی کی ہے، خود مسلمانوں نے تصوف و جوگ اور بدعات و خرافات نیز دوسری مشرکانہ اور غیر اسلامی رسوم و عادات میں مبتلا ہو کر جس طرح توحید کو پس پشت ڈال دیا تھا اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ انسانیت کے سامنے عقیدۂ توحید کی کوئی عملی مثال موجود ہی نہیں رہ گئی تھی جسے وہ اپنا سکے۔ محمد بن عبدالوہاب، اسماعیل شہید اور محمد بشیر سہسوانی جیسے علماء حق کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انھوں نے توحید کی صحیح شکل انسانیت کے سامنے اس دور میں نکھار کر پیش کر دی۔

اس کتاب کے مترجم علامہ محمد بن یوسف سورتی بجائے خود حدیث و تفسیر، اسماء الرجال، عربی زبان و ادب اور علوم عقیدۂ و توحید کے عظیم امام تھے اور موتمر حجاز کے موقع پر ۱۹۲۴ء میں امام رشید رضا سے لے کر قاضی ابن بلیہد تک بڑے بڑے مصلحین و ائمہ توحید نے علامہ مرحوم کو ان کی امامت اور تبحر علمی پر خراج تحسین پیش کیا، مرحوم نے اس کتاب کی جامعیت اور اس کے سادہ و مختصر انداز بیان کی وجہ سے اسے ترجمہ کے لیے منتخب فرمایا۔

اس ایڈیشن کے ناشر ڈاکٹر محمود الحسن صاحب کی شخصیت ملت کے دردمند طبقہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے لیے محتاج تعارف نہیں، ان کی حرکی (DYNAMIC) شخصیت مسلم پرسنل لاء سے لے کر، علی گڈھ مسلم یونیورسٹی ایکشن کمیٹی، دینی تعلیمی کونسل، مسلم مجلس مشاورت اور ملت کے دوسرے تمام نمایاں کاموں میں رواں دواں رہتی ہے اور ملت کی فلاح وبہبود کی راہ میں یہ کبھی بھی اپنی "انا" کو آڑے نہیں آنے دیتے۔ بھیونڈی میں ان کی سماجی، دعوتی اور ملی تگ ودو نے انھیں وہاں کے سارے صحیح الفکر مسلمانوں کا محبوب بنا دیا ہے۔

دس سال قبل چند سرپھروں کے ساتھ موصوف نے محمدیہ ایجوکیشن سوسائٹی کی داغ بیل ڈالی اور ملک کے دیومالائی نصاب تعلیم سے لے کر "سیکولرازم" اور "جمہوریت" کی آڑ میں اسلام اور اس کے صحیح عقائد کے خلاف کھیلے جانے والے تمام کھیلوں سے موصوف ملت کو آگاہ کرتے چلے آرہے ہیں۔

اور اب ایک طرف تو انھوں نے اسلامک ایجوکیشن سوسائٹی کے نام سے ایک تعمیری ادارہ کی تشکیل کر کے نئی نسل کی تعلیم وتربیت کی جانب نئے جوش ودولولہ کے ساتھ کام شروع کیا ہے۔

اور دوسری جانب "مکتبۃ الھلال" قائم کر کے انھوں نے مسلمانوں کے سامنے بالخصوص اور تمام باشندگان ملک کے سامنے بالعموم اسلام کی صحیح ترجمانی پیش کرنے کا مبارک کام شروع کیا ہے۔ جس کی پہلی کڑی یہ بنیادی کتاب ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور جو "لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی جامع تفسیر ہے۔

دعا ہے کہ رب العالمین موصوف کے اس عمل کو قبول فرمائے اور انھیں آئندہ اس تعمیری واصلاحی کام کو آگے بڑھانے اور کتاب وسنت کی تعلیمات کی نشر واشاعت کی بیش از بیش توفیق سے نوازے۔ آمین۔

والسلام

عبدالحمید رحمانی

۵۴-اے، ذاکر نگر، نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵

۱۹ر جمادی الآخرہ ۱۴۰۴ھ

۲۳ر مارچ ۱۹۸۴ء

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مُقدّمۃ الکتاب

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ وَجَعَلَ الظُّلُمٰتِ
وَالنُّوۡرَ، ثُمَّ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا بِرَبِّہِمۡ یَعۡدِلُوۡنَ ۝ ھُوَ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ
طِیۡنٍ ثُمَّ قَضٰۤی اَجَلًا، وَاَجَلٌ مُّسَمًّی عِنۡدَہٗ ثُمَّ اَنۡتُمۡ تَمۡتَرُوۡنَ ۝
وَھُوَ اللّٰہُ فِی السَّمٰوٰتِ وَفِی الۡاَرۡضِ یَعۡلَمُ سِرَّکُمۡ وَجَہۡرَکُمۡ وَیَعۡلَمُ
مَا تَکۡسِبُوۡنَ ۝ وَمَا تَاۡتِیۡہِمۡ مِّنۡ اٰیَۃٍ مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّہِمۡ اِلَّا کَانُوۡا عَنۡہَا
مُعۡرِضِیۡنَ ۝ فَقَدۡ کَذَّبُوۡا بِالۡحَقِّ لَمَّا جَآءَھُمۡ فَسَوۡفَ یَاۡتِیۡہِمۡ
اَنۡۢبٰٓؤُا مَا کَانُوۡا بِہٖ یَسۡتَہۡزِءُوۡنَ ۝ تَبٰرَکَ الَّذِیۡ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ
بُرُوۡجًا وَّجَعَلَ فِیۡہَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیۡرًا ۝ وَھُوَ الَّذِیۡ جَعَلَ الَّیۡلَ
وَالنَّہَارَ خِلۡفَۃً لِّمَنۡ اَرَادَ اَنۡ یَّذَّکَّرَ اَوۡ اَرَادَ شُکُوۡرًا ۝ تَبٰرَکَ الَّذِیۡ
بِیَدِہِ الۡمُلۡکُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرُۨ ۝ الَّذِیۡ خَلَقَ الۡمَوۡتَ وَالۡحَیٰوۃَ
لِیَبۡلُوَکُمۡ اَیُّکُمۡ اَحۡسَنُ عَمَلًا، وَھُوَ الۡعَزِیۡزُ الۡغَفُوۡرُ ۝ فَسُبۡحٰنَ اللّٰہِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حِيْنَ تُمْسُوْنَ وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ وَلَهُ الْحَمْدُ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَعَشِيًّا وَّحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى مَنْ بُعِثَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا، وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا، سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ خَاتِمِ النَّبِيِّيْنَ اِمَامِ الْمُتَّقِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعَالَمِيْنَ، وَعَلٰى اٰلِهِ الطَّيِّبِيْنَ، وَاَصْحَابِهٖ نُجُوْمِ الدِّيْنِ، وَقُدْوَةِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِيْنَ، الَّذِيْنَ قَامُوْا لِاِعْلَاءِ كَلِمَةِ التَّوْحِيْدِ اَلْقِيَامَ الْمَيْنَ وَجَاهَدُوْا فِي اللّٰهِ حَقَّ جِهَادِهٖ وَكَانُوْا مِنَ الصَّابِرِيْنَ، رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ، فَصَارُوْا مِنَ الْفَائِزِيْنَ، وَعَلٰى مَنْ تَبِعَهُمْ بِاِحْسَانٍ اِلَى يَوْمِ الدِّيْنِ اٰمِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ:۔ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و رحمت سے انسان کی ہدایت کے لیے انبیاء بھیجے، ان کے ذریعہ مخلوق کو اپنی مرضی سے آگاہ کیا، مفسد اخلاق اور ناپسندیدہ باتوں کی ممانعت فرمائی، یہ ایسی برائیاں تھیں جن کے ہوتے ہوئے کسی طرح انسان نیکی، بدی، بھلائی، برائی میں ہرگز تمیز نہیں کر سکتا، اس کی سلیم فطرت، عقل و بینائی تباہ و برباد ہو جاتی اور پھر انسان و حیوان میں کسی قسم کا امتیاز ہی باقی نہ رہتا، قلب کے صحیح علاج کے لیے یہ پاک نفوس آئے، ان کی تعلیم سے انسان حقیقی اور کامل انسان بن گیا، یہ ابنائے جنس کی خیر و فلاح، بہبود و کمال کو اپنا اصل اصول اور اسی کو اپنی حیات کا لب لباب و خلاصہ اور غایت سمجھتے تھے، ایک لمحہ کے لیے اس سے غفلت کو موت، اور اس سے بے پرواہی کو تباہی و بربادی خیال کرتے تھے۔ اگرچہ انسان نما حیوان ان کے جانی دشمن اور ان کے خون کے پیاسے، عزت و آبرو کے فنا کرنے میں کوئی موقعہ باقی نہ رکھتے، نہ کسی قسم کی فروگذاشت روا رکھتے۔ مگر انھوں نے اپنے میدانِ عمل میں سبقت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وسرعت، تقدم وترقی کو اپنا نصب العین بنا لیا تھا۔ آگے بڑھکر پیچھے ہٹنا کبھی نہ جانتے تھے۔ خواہ ساری دنیا سے مقابلہ ہو۔ کوئی فوج و لشکر، قوت و سطوت، مملکت و سلطنت ان کے عزم راسخ میں ذرہ برابر خامی یا کمی نہیں پیدا کر سکی، نہ اس کی کچھ حقیقت ان کی نظروں میں قائم ہوئی، یہ اپنے مقاصد کی تکمیل، خدا کے احکام کے اتمام میں کسی چیز کی پرواہ نہ کرتے تھے، بہت سے دشمن، اقوام وملوک، جابرہ وقیاصرہ ان کے خلاف اپنی تمام قوت، ساز وسامان، اسلحہ وادزار سے مقابلہ کے لیے تیار ہوئے، تمام آلات واسباب کی نمائش کی، مگر نتیجہ کیا ہوا، وہی جسے اللہ تعالیٰ نے اس طرح بیان فرمایا:۔

كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَّاَصْحٰبُ الرَّسِّ وَثَمُوْدُ وَعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ وَاِخْوَانُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ الْاَيْكَةِ وَقَوْمُ تُبَّعٍ كُلٌّ كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ وَعِيْدِ (ق۔ ۱۲-۱۴)

قوم نوح اور رس والے اور ثمود، عاد، فرعون اور لوط کی قوم، ایکہ والے۔ اور تبع کی قوم یہ سب اللہ کے انبیاء کو جھٹلا کر ان کے مقابلہ میں آتے بالآخر اللہ کے عذاب کا وعدہ سچا ہوا یہ سب کے سب برباد وفنا کر دیئے گئے۔ ان کا نام لیوا آج دنیا میں باقی نہیں۔

انبیاء اللہ بہترین حکمت کے ساتھ بنی نوع انسان کو صراط مستقیم، خوشنودی رب اور راہ حق کی طرف رہنمائی کرتے، مگر یہ لوگ اپنے رسم ورواج، بزرگوں اور باپ دادا کی تقلید پر اڑے رہتے اور تکبر ونخوت، الحاد ومکر، خبث وعناد میں روز بروز ترقی کرتے، اور اللہ کے نیک بندوں پر پھبتیاں اڑاتے، ان پر آوازے کستے، اور ان کو ہر طرح ذلیل کرنے کے لیے اپنی ساری کوشش تمام کر دیتے تھے، آخر یہ سب باتیں کس لیے محض اس لیے کہ وہ ان کی اخلاقی خرابیوں کی اصلاح اور انھیں بے راہی سے ہٹا کر سیدھی راہ پر لگانا چاہتے تھے، قانون الٰہی کی پابندی میں صحیح اخوت، مساوات، عدل وانصاف کا درس دینا چاہتے تھے، وہ یہ چاہتے تھے کہ چونکہ یہ سب اللہ کے بندے اور اسی کی مخلوق ہیں اس لیے صرف اسی کی بندگی کریں۔ اور اسی کے روبرو اپنی عبودیت اور عجز وانکساری کا اظہار کریں، اور آپس میں محبت والفت سے زندگی گزاریں، مال وزر،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جاہ وحشم، سطوت وشوکت کی محبت میں ایسے مغرور نہ بن جائیں کہ حق وباطل کی تمیز ان کے دل سے فنا ہو جائے۔ جن وپری، بھوت و دیو، زندہ و مردہ، غوث وقطب کسی کو نافع وضار، خیر وشر کا مالک نہ سمجھیں، اور صرف اللہ کو ہی مختار کل اور مسبّب الاسباب تسلیم کریں۔

نہ ان اللہ کے بندوں نے دشمنی کی کوئی صورت اختیار کی تھی۔ نہ ان کے مال وجائداد اور عزت وناموس پر کسی قسم کا حملہ کیا تھا، نہ ان کی بربادی کی کچھ سعی کی تھی بلکہ یہ عداوت محض اس لیے تھی کہ وہ ایک خدا کی طرف بلاتے، اور اس کی عبادت میں اخلاص پر زور دیتے تھے، ان کے مظالم کی اصلاح اور تعدّی کو مٹانا چاہتے تھے، جس غرض کو لے کر یہ لوگ آئے تھے، اس کی تکمیل انھوں نے ایسے علوِ ہمت، استقلال واستقامت سے کی کہ کسی وقت اسے لغزش نہ ہوئی۔ جس قدر مصائب وآفات، آلام ومشکلات کا سامنا ہوا سب کو برداشت کیا، تمام عوائق ختم ہو گئے، آفات کے پردے چاک ہو گئے، ظلمت شرک وباطل مٹ کر حق کا نور ظاہر ہوا، وہ اپنا کام پورا کر گئے اور ان کی روشن زندگی آنے والوں کے لیے نمونہ واُسوہ بن گئی۔ ان سب انبیاء میں ہمارے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خاتم الانبیاء آخری نبی ہیں۔ آپ ایسے وقت تشریف لائے کہ دنیا بدترین مظالم وشرک کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی، سلطنتیں باہمی عداوت میں مبتلا ہو کر جنگ وجدل، قتل وغارت کے سوا کچھ نہ جانتی تھیں، رشوت اور ہر قسم کی بے قاعدگی عام تھی، گھر گھر بت خانے بنے ہوئے تھے، زنا، چوری، شراب خواری، قمار بازی، لوٹ مار اور غارت گری عام وشائع تھی، بہائم کی طرح ایسی زندگی گزاری جاتی تھی کہ حلال وحرام کی کوئی تمیز باقی نہ رہی تھی، حرص وطمع اور مکر ورشوت ستانی ایسی غالب تھی کہ کسی قسم کے انصاف وعدل کی امید ہی نہ تھی، ایسی حالت میں اللہ تعالیٰ نے دین مبین نازل فرما کر اپنے بندوں پر نعمت کی تکمیل کی۔ **توحید** کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا جس کا اقرار اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ (کیا میں تمھارا رب نہیں؟) کے ذریعہ عالم ارواح میں لیا گیا تھا اور جس پر بندوں نے بَلٰی (ہاں) کہہ کر اقرار کیا تھا۔ اس عہد کو پس پشت ڈال کر یہ ہو چکا تھا کہ کسی نے دو خدا

۵۔ زرتشتی یعنی آتش پرست۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بنائے تھے، ایک خالقِ خیر، دوسرا خالقِ شر، کوئی تین خدا مانتا تھا، کسی نے سورج، چاند، ستارہ، جن، بھوت، پری، پتھر، امام، پیر، مولوی، درویش، قبر، تصویر، مورت، دریا، پہاڑ، کیڑے، مکوڑے، غرض ہر چیز کی پرستش اپنے دین و ایمان کا جزو اعظم بنا رکھی تھی۔ ایسے وقت میں صحیح توحید کی تعلیم دی گئی۔ توحید کے ہرگز یہ معنی نہیں کہ زبان سے اللہ کو ایک کہو اور جس قدر برائیاں، شرک و بدعت کے کام ہوں کرتے رہو۔ یہ درحقیقت توحید کو بدنام کرنا اور اس سے مخرب پن ہے۔ توحید کے یہ معنی ہیں کہ ہر ایک بات میں اللہ وحدہٗ لاشریک کو یکتا مانیں، اسی کے احکام کے پابند ہوں، اور تمام مخرب اخلاق، مفسد باتوں سے پوری طرح اجتناب کریں، شرک، فسق و فجور، رسم و رواج، زندہ و مردہ، غوث و قطب، جن و ملک، ان تمام چیزوں سے الگ ہو کر صرف ذات باری تعالیٰ سے تعلق پیدا کیا جائے، ہر خیر و شر، نیکی و بدی، نفع و ضرر، مرض و صحت، ترقی و تنزل، حاجت و ضرورت میں اسی کی طرف توجہ کی جائے۔ اور اسی کو اپنا معین و ناصر، کارساز و حمایتی، فریادرس و مستغاث سمجھا جائے ہر قسم کی ضرورت میں اسی سے التجاء و فریاد کی جائے۔ اور ہمیشہ اسی کے فرمان کی اتباع مدنظر رہے، اس کے حکم کے سامنے کسی بڑے چھوٹے، غریب و امیر، حاکم و محکوم کے حکم کی کوئی وقعت و حرمت نہ ہو، زندگی اور موت، اور اس کے تمام اسباب و علائق محض اسی سے متعلق ہوں اور اسی کے واسطے ہر چیز قربان کی جائے۔

اسلام نے توحید و شرک کی جو تقسیم کی اور اس کے متعلق جو تعلیم دی، اس کی مثال دنیا کی کسی تعلیم میں نہیں مل سکتی۔ چونکہ یہ آخری تعلیم تھی، اور اس وقت شرک و کفر کے تمام رسوم و طریقے بھی انتہائی حالت پر پہنچ چکے تھے، اس لیے پوری تعلیم کی ضرورت بھی واقع ہوئی۔ اور ایسا ہی ہوا کہ توحید نے اگر صرف ظاہری اصلاح ہی نہیں کی، بلکہ اس کے ماننے والوں کی دینی و دنیوی، ظاہری و باطنی وہ کچھ اصلاح کی جو اس کے بغیر ہرگز ممکن نہ تھی، چنانچہ عرب میں جہاں اس کی سب سے اوّل تلقین کی گئی، اصلی کیفیت ظاہر ہوئی، ان کی خانہ جنگیوں

عہ۔ عیسائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کو یک قلم مٹا دیا، ان کے نسب وحسب کے تفرقے فنا کر دیئے۔ ان کی جنگی قوت اپنوں سے ہٹا کر اعداء کے مقابل کی گئی۔ ان کی تفرقہ پردازی، اور ان کے اختلاف کو اتحاد و اخوت، انتظام ونظم سے بدل دیا، وہ دشمنی کے بعد بھائی بھائی، ذلت کے بعد عزت والے، مغلوبیت کے بعد غالب، فقر کے بعد غنی، بد اخلاقی کے بعد با اخلاق بن گئے۔ عدل والصاف نے ظلم وفساد کی جگہ حاصل کر لی اور ایک ایسی قوم جسے علم سے کوئی تعلق نہ تھا، جو جہاں بانی اور جہاں کشوری سے بہت بعید تھی، علماء وفقہاء اور فاتح دنیا کی صف اوّل میں شمار ہونے کے قابل بن گئی، مفسرین تقویٰ وزہد، دیانت وسلامتی کے مقتدیٰ بن گئے، یہ لوگ علم کے ایسے شیدائی وفدائی بنے کہ ایک ایک علمی نکتہ کے لیے دور دراز ملکوں کا سفر اختیار کیا، اور مشرق سے مغرب، مغرب سے مشرق کی طنابیں ملا دیں، تمام پہلی قوموں کے علوم وفنون جمع کر کے کھنگال ڈالے اور جہاں جہاں علم وفن کا پتہ چلا۔ بلا توقف اس کے حصول میں پوری سعی کی اور اس قدر ترقی کی کہ شاگرد۔ استاد سے سبقت لے گیا۔ کسی زمانہ میں جو شاگرد تھا، دنیائے علم وفضل کا امام واستاد بن گیا۔ آج دنیا کے علوم وفنون ان کے رہین منّت ہیں، ہر فن کی اصلاح وترقی میں ان کے کارنمایاں نظر آتے ہیں، کیا علوم دین اور کیا دیگر علوم وفنون سب میں وہ کمال حاصل کیا کہ دنیا ان کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کرنے کے لیے مجبور ہوئی، آج تمام علوم وفنون کی اشاعت میں ان کا بہت بڑا تعلق ہے۔

تلك آثارنا تدل علينا فانظروا بعدنا الى الآثار

سلف صالحین کے بعد تنزل کا دور شروع ہو گیا، مسلمان اتحاد کی جگہ اختلاف، معاونت کی جگہ ظلم وشقاق کی طرف لوٹنے لگے۔ توحید کی جگہ شرک ورسوم کفر نے لے لی، سنت کی جگہ بدعت، تحقیق کی جگہ تقلید نے، ظاہر کی جگہ باطن کے جھوٹے اعتقاد و ادعا نے لے کر تمام ایمانی قوت کا خاتمہ کر دیا، تصوف وربہانیت نے جہاں بانی وجہاں کشوری کے ولولہ کو فنا کر کے چند جھوٹے نمائشی اوراد ووظائف کو اصل اصول دین بنا دیا، تسبیح خوانی سے دنیا کو دھوکہ دینا اور طویل وعریض جبہ ودستار، خرقہ وطیلسان کے ذریعہ ظاہری رعب قائم کرنا ہی غایت درجہ کمال اور انتہا، فضل وجلال شمار ہونے لگے بجائے اس کے کہ صرف اللہ پر توکل ہوتا،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اسی سے استعانت و مدد طلب کی جاتی، اسی کے احکام کی پابندی ہوتی، غیر اللہ پر بھروسہ، قبروں اور مردوں سے استغاثہ و استعانت اور فتح و نصرت کے طالب ہوئے۔ دور دراز مسافت کا سفر کر کے قبروں کے مجاور بنے، ان کا اعتکاف و طواف ہونے لگا۔ اور ان پر وہ تمام عبادت کے کام ختم کر دئے گئے جو صرف اللہ تعالیٰ کیلئے ہوا کرتے تھے۔ انھیں کو تریاقِ اکبر، مجرب المجرب اور ربِ اعظم سمجھ بیٹھے۔ زہد و تقویٰ کا کمال یہ سمجھا گیا کہ دنیاوی معاملات اور فنونِ حرب و ضرب سے کنارہ کشی اختیار کی جائے جس کے نتیجہ میں عدل و انصاف کی جگہ ظلم و ستم اور رشوت و مکر نے لے لی۔ ہر جگہ معاملہ برعکس ہونے لگا۔ صحیح توحید فنا ہو گئی، شرک و بدعت نے قبضہ جمالیا، اتفاق کی جگہ اختلاف آگیا۔ اب ذرہ ذرہ پر آپس میں جنگ و جدل کا وہ بازار گرم ہوا کہ اخوت اسلامی کی کوئی حیثیت نہ رہی، دشمن کی جگہ اب دوست پر نشانہ بازی شروع ہو گئی اور اس طرح اپنی تمام قوت پائمال کر دی گئی، دشمن تاک میں بیٹھے ہی تھے، موقع پاکر آپہنچے، اور تمام اسلامی ممالک پر یکے بعد دیگرے قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ خوابِ راحت، خمارِ نفاق، سکرۂ جہل میں ایسے بدمست و مخمور تھے، اور رہے کہ کسی قسم کا احساس ہی نہ کیا، تا آنکہ دشمن پوری طرح مسلط ہو گیا، اور ان کے واسطے ہر طرح کے اسباب فنا کی تکمیل کر دی۔ پھر بھی یہ قوم بیدار نہ ہوئی، اور ہوش میں آنے کو ناجائز ہی تصور کرتی رہی۔ اب تک اس کی یہی حالت عام طور پر باقی ہے۔

اسلام میں سب سے پہلے تفرق و تشتت کا سلسلہ حضرت عثمان کے قتل اور تشیع و تحزب آل بیت کے نام سے شروع ہوا۔ اعدائے دین نے اس موقع کو غنیمت سمجھ کر وہ شورش و فتنہ بپا کیا کہ آج تک ہر قسم کی سعی و اصلاح کے باوجود یہ ختم نہیں ہو سکا، اس کے بعد خوارج کا سلسلہ شروع ہوا، پھر تقدیر کی بحث شروع ہوئی، علوم آلیہ کے آتے ہی وہ بے نتیجہ مسائل و تدقیقات نکلے جن سے امت کا شیرازہ روز بروز بکھرتا گیا۔ اور اب تک اس کے التیام و اجتماع کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ اسی کے ساتھ فتوحاتِ اسلامی کی وسعت نے مسلمانوں کو متفرق ممالک میں اقامت پر مجبور کیا، جہاں جہاں مسلمان ٹھہرے وہاں کی رسومات معاشرے میں داخل کر کے انھیں آہستہ آہستہ اسلامی رنگ دیتے گئے، رفتہ رفتہ یہی رسوم اسلام کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اصل اصول شمار ہونے لگیں، تعزیہ داری، قبر پرستی، پیر پرستی، غیر اللہ کی نذر و نیاز، غیر اللہ کی قسمیں، قبروں کا سجدہ، ان کے واسطے سفر کرنا، ان پر سرمنڈوانا، دیگیں چڑھانا، شادی بیاہ کی فضول رسمیں، موت و ولادت کے بیجا طریقے، لباس و وضع میں بیجا تقلید، اسراف و فضول خرچی، اسی طرح کی بہت سی باتیں معاشرے میں شامل ہو گئیں اور صبح اسلام سے بعد ہوتا گیا، اس پر فقراء، صوفیہ، رسمی علماء و تقلید پرستوں نے وہ جال بچھایا کہ دین مبین سے انحراف کلی ہو گیا، اور سچا اسلام دنیا سے آہستہ آہستہ ناپید ہوتا گیا، آج ایک مسلمان محبِ رسول "اللہ" کی جھوٹی قسم کھا سکتا ہے اور رسول اللہ کی نافرمانی قبول کر سکتا ہے، مگر پیر ان پیر یا اپنے پیر کے نام کو بے وضو لینا حرام سمجھے گا، ان کی جھوٹی قسم کھانا تو بڑی بات ہے، اس تعظیم و احترام کی کچھ انتہا نہ رہی۔ اس کے رد بر و کتاب اللہ اور احکام شرعیہ کی کوئی وقعت نہیں۔ اس پستی کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ جس وقت اسلام و کفر سے جنگ ہو رہی ہو، اعداء صف بستہ آلاتِ حرب سے کام لیتے ہوں۔ دشمن ہر طرح سے مستعد ہو ایسے وقت میں بجائے مقابلہ و مدافعت کے قبروں سے التجاء و استمداد کی جائے۔ اور خلاف شرع و فطرت ایسے امور انجام دیئے جائیں جو تباہی کو اور جلد بلائیں۔ نیز دشمنوں سے مل کر اسلام کو مقہور و مغلوب کرنا ان کا معمول شیوہ ہو گیا، رفتہ رفتہ یہ تنزل و تقہقر اس درجہ آپہنچا کہ اصل دین بدنام ہو گیا۔ تمام دینی رسومات فنا ہوتی گئیں اور دین کی غربت کا پیام صحیح نکلا۔ "بَدَأَ الدِّيْنُ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ" دین کی ابتداء غربت میں ہوئی، اور ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ دین غربت و بیکسی میں ہو جائے گا پس خوشخبری ہے غرباء کیلئے، سخت مایوس کن حالت میں یکایک رحمتِ الٰہی نے جوش مارا، اور اس کس مپرسی کے عالم میں چند مصلحین و مجدد دین ایسے پیدا ہو گئے جن سے پھر دین کا چراغ روشن ہوا، اور اسلام کی سچی توحید زندہ ہو گئی یہ بارہویں صدی ہجری کے آخر کا واقعہ ہے، جب اللہ تعالیٰ نے اسلام کی نجات کے اسباب غیب سے مہیا کیے، اور چند نیک نفوس کی بدولت دین پر پڑے ہوئے پردے کو چاک چاک کیا۔ یہ جماعت مدینہ منورہ سے نکل کر متفرق ممالک و دیار میں پہنچی، اور اسلام کی زنگ آلود تلوار کو صیقل و جلا کے ذریعہ پھر سے چمکدار و آبدار کیا، قلب عرب میں شیخ محمد بن عبد الوہاب کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اس خدمت دین کی توفیق عطا کی، ہند میں شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کو، بلادِ عرب میں شیخ سنوسیؒ کو، غرض اس طرح سے ایک اصلاحی لہر تمام عالم میں پھیل گئی، مردہ قوم میں زندگی کے آثار شروع ہو گئے۔ بدعات و رسوم، شرک و کفر، جہل و نفاق کے علائم بدلنے لگے۔ ان لوگوں نے علمی و عملی ہر حیثیت سے اصلاح کی۔ اور اسلام کے ٹمٹماتے ہوئے چراغ کو پھر سے روشن کر دیا۔ ان کی بدولت تحقیق و اتباعِ سنت کا دروازہ کھلا جسے اہل بدعت و مقلدین عرصہ سے بند کر چکے تھے۔ اور یہ حتمی و آخری فیصلہ جو قرآن کے نص سے زیادہ صحیح و واضح سمجھا جاتا ہے، اجماع کے نام سے مشہور کر چکے تھے کہ "اجتہاد کا دروازہ بند ہو چکا ہے، کتاب و سنت کے سمجھنے والے مر چکے ہیں، اور تمام امت محمدیہ میں صرف چار اشخاص ایسے ہوئے ہیں جنھیں یہ فہم نصیب ہوئی تھی۔ باقی سب پر تقلید فرض ہے" اس غلط اور پراز افک و بہتان دعویٰ نے دین کو انتہائی پستی تک پہنچا کر مادۂ تحقیق و تدبر کو بیکار کر دیا تھا، اس حصنِ باطل، اور وسیلۂ ضلالت و کفر کو ان مصلحین نے پوری کوشش سے مٹایا، اور بر باد کر دیا۔ کتاب و سنت سے فہم و استنباط کو فریضۂ اسلامی بتا کر دنیائے اسلام کو اس طرف متوجہ کیا یہی وہ عمارت تھی جس کی آڑ میں شیطان نے پوری تباہی و بربادی کا سامان فراہم کر لیا تھا اس کے تباہ ہوتے ہی بدعات و رسوم کا کل سامان تلف ہونے لگا، اور باطل کی عمارت مسمار ہو کر حق کی بنیاد قائم ہونے لگی، اس جماعت کا مقصد اور غایت ایک ہی تھی، یعنی اصلی اسلام کو از سرِ نو پیش کیا جائے، اور اسے تمام لغویات و خرافات، بدعات و رسوم سے پاک کر دیا جائے، تاکہ مسلمان جس قعرِ ذلت میں پڑ گئے ہیں، اس سے نکل کر ترقی کی شاہ راہ پر آجائیں اور حقیقی فلاح کے مستحق بن جائیں۔ صحیح اسلام ہی وہ نعمت و دولت ہے جس کی بدولت دنیا کے تمام فسادات کا خاتمہ ہو سکتا ہے، اور تمام فاسد و لغو اقوال و عقائد، خیالات و اعمال اسی کے ذریعہ درست ہو سکتے ہیں۔ یہ وہی نسخہ ہے جس کا تجربہ بارہا ہوا اور ہوتا رہے گا۔ اس پر عمل کرنا ایمان کے اعلیٰ درجہ تک پہنچنے کے لیے بہترین وسیلہ ہے۔

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ

شیخ کی ولادت تقریباً ۱۱۱۵ھ میں عیینہ میں ہوئی۔ جہاں ان کا خاندان رہتا تھا، اور ان کے باپ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ عبدالوہاب قاضی شہر تھے۔ ان کو ۱۱۳۹ھ میں یہاں کے حاکم سے کچھ مخاصمت ہوگئی جس کی بنا پر معزول ہو کر حُرَیْمِلَا چلے گئے۔ جہاں ۱۱۵۳ھ میں وفات پائی۔ شیخ محمد نے اپنے والد سے تحصیل علوم کی اور فقہ کا علم حاصل کیا، پھر بذاتِ خود حدیث و تفسیر اور عقائد کا مطالعہ کیا، کتبِ حدیث کی مزاولت سے بہت سے بدعات و رسوم کی برائی ان کے ذہن نشین ہوئی جو وہاں عام طور پر مروج تھیں۔ کبھی کبھی خلافِ سنت جو رسم و بدعت دیکھتے اس پر اعتراض کر دیتے، اس سے لوگ بُرا ماننے لگے۔ باپ بھی چونکہ عامی مشرب تھے، اس قسم کی نکتہ چینی کو ناپسند کرتے تھے۔

حج بیت اللہ

شیخ کے دل میں علم کی محبت اور دین کا جوش بے حد تھا، اس لیے حج بیت اللہ کی ٹھانی، اور عیینہ سے مکہ مکرمہ پہنچے، فریضۂ حج ادا کرنے کے بعد مدینہ منورہ پہنچے، جہاں شیخ عبداللہ بن ابراہیم بن سیف سے جو بلدۂ مجمعہ کے رؤسا میں شمار ہوتے تھے، ملاقات کی، اور ان سے علوم دینیہ کا شغل رہا۔ ایک روز شیخ عبداللہ نے ان سے کہا، تم چاہو تو وہ سلاح خانہ تمھیں دکھاؤں جو مجمعہ والوں کے لیے تیار کیا ہے۔ شیخ نے کہا ضرور دکھایئے، وہ انھیں اپنے گھر لے گئے، بہت بڑا انبار کتابوں کا انھیں دکھا کر کہا یہی وہ سلاح خانہ ہے جو میں نے اپنی قوم کے لیے تیار کیا ہے۔ پھر شیخ عبداللہ انھیں علامہ محمد حیات سندی رحمہ اللہ کے پاس لے گئے جو اس وقت محدثین کے سرخیل اور مصلحین و شیفتگانِ سنت کے امام تھے۔ ان سے شیخ کی ملاقات کرائی ان کے خاندان کا ذکر کیا شیخ نے علامہ سے علم حدیث وغیرہ حاصل کیا، اس طرح اصلاحی جوہر کو آب و تاب نصیب ہوا۔ ایک روز کا واقعہ ہے کہ علامہ نے شیخ کو حجرۂ نبویہ کے پاس کھڑا پایا۔ جہاں لوگ طرح طرح کی دعائیں اور فریادیں کر رہے تھے۔ اس وقت شیخ نے علامہؒ سے دریافت کیا ان کی بابت آپ کی کیا رائے ہے۔ وہ بولے: "اِنَّ هٰؤُلَاءِ مُتَبَّرٌ مَّا هُمْ فِيْهِ وَبَاطِلٌ مَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ" یقیناً یہ لوگ جس کام میں ہیں قابلِ تباہی و بربادی ہے اور ان کے اعمال باطل و غلط ہیں۔ مدینہ سے فراغت کے بعد شیخ بصرہ آئے۔ جہاں شیخ محمد مجموعی کے پاس مدت تک علم توحید وغیرہ حاصل کرتے رہے اور علی الاعلان ان بدعات و خرافات کا انکار شروع کر دیا۔ جو وہاں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہوتے تھے۔ یہ بات شیخ محمد مجموعی کو بہت پسند آئی، اور ان سے اس بارہ میں ایسی خاص گفتگو کی کہ جس سے انھیں بہت فائدہ پہنچا۔ بصرہ کے لوگ ان کے خلاف شر و فتنہ پر آمادہ ہو گئے، اور نہایت تکلیف و اذیت کے ساتھ عین دوپہر میں انھیں وہاں سے نکال دیا۔ راستہ میں دھوپ کی شدت اور پیادہ پا سفر کی صعوبت پہنچی کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ اور شیخ نے اپنی ہلاکت کا یقین کر لیا، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے نجات دی، شام جانیکا عزم تھا، خرچ نہ رہا اس لیے اپنے باپ کے پاس حُریملا آ گئے۔

وطن کی واپسی

وطن پہنچ کر اپنے باپ سے کچھ درس کا سلسلہ شروع کر دیا۔ بدعات و رسوم کی مخالفت کا جوش اب شیخ میں بدرجۂ اتم ہو چکا تھا اس لیے ان کے انکار و ابطال میں علی الاعلان خوب سعی کی، باپ بھی مخالف ہو گئے اور شہر والوں نے بھی مخالفت کی، باپ کی وفات کے بعد پورے جوش کے ساتھ شیخ نے بدعات کا مقابلہ شروع کر دیا۔ شہر کے چند لوگ ساتھ ہو گئے، اور ان کی اعانت و حمایت کرنے لگے۔ یہیں سے شیخ کی مصلحانہ زندگی کی ابتداء ہوتی ہے۔

اصلاح کی ابتداء

حریملا میں بعض خاندان ایسے تھے جن کے غلام فسق و فجور میں سبقت لے گئے تھے۔ شیخ نے ان کی اچھی طرح قلعی کھولی اور ان کا فسق و فجور روکنے کی ٹھان لی جس پر یہ سب دشمن ہو گئے اور شیخ کے قتل کا تہیہ کر لیا۔ ایک روز شب کو ان کے مکان میں گھس آئے، اتفاقاً آس پاس کے لوگوں کو خبر ہو گئی۔ اور شور مچ گیا۔ جس سے ان نابکاروں کو اپنے منصوبہ میں کامیابی نہیں ہو سکی، اور بھاگ نکلے۔

ہجرت اور شادی

شیخ یہاں سے ہجرت کر کے عیینہ پہنچے۔ وہاں کا امیر عثمان بن حمد بن معمر تھا۔ جو بہت اعزاز و احترام سے پیش آیا، کچھ عرصہ کے بعد شیخ نے عبداللہ بن معمر کی صاحبزادی جوہرہ سے شادی کر لی۔

اصلاحی اسکیم اور اس کی طرف دعوت

شیخ نے عثمان سے اپنی دعوت و ارشاد کی پوری اسکیم بیان کی، عام طور پر اسلامی دنیا کی تباہی و بربادی، فسق و فجور اور شرک و بدعات و رسوم میں انہماک توحید

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سے نفرت، قبر پرستی اور پیر پرستی کی محبت، لغویات اور خرافات سے الفت پوری طرح بتا کر یہ سمجھایا کہ آج "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کی حمایت کرنے والا کوئی نہیں ہے، آج اسلام کو ایسے مصلحین و مجاہدین کی ضرورت ہے جو اسے شرک و بدعت کی آلائش و زنگ سے پاک کریں، توحید و سنت کا درس دیں، اور لوگوں کو اس طرف بلائیں، اگر تو اس کی حمایت کے لیے اٹھے تو اللہ تیری مدد کرے گا۔ اور تجھے اعداء پر غالب کر کے نجد تیرے ہاتھ میں دے دیگا۔ عثمان نے شیخ کی حمایت و مدد کا عزم کر لیا۔ اب امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ عیینہ کے بہت سے باہمت لوگ شیخ کے ساتھ ہو گئے۔ جس طرح تمام دنیائے اسلام کا حال تھا اسی طرح نجد بھی بدعات و رسوم، پیر پرستی، تقلید و رسم و قبر و شجر پرستی کا مرکز بنا ہوا تھا، جگہ جگہ قبریں اور قبے بنے ہوئے تھے۔ جہاں جوق در جوق لوگ اپنی نذر و نیاز لاتے، حاجتیں پیش کرتے اور ان کے گرد مجاور بنتے۔ اعتکاف و طواف کرتے۔ پھول و غلاف، دیگ اور چادریں چڑھاتے۔ لوگوں نے کچھ ایسے درخت بھی بنا رکھے تھے جن پر نذر و منت کے ڈورے اور قسم قسم کے چیتھڑے لٹکایا کرتے تھے، جو اُن کے زعم میں حاجت روائی کے اسباب تھے۔ شیخ نے رغبت و لالچ دے کر بعض آدمیوں سے یہ درخت کٹوا دیئے۔ ایک بہت بڑا درخت خاص شہر میں بھی اس قسم کا تھا، جس کے واسطے شیخ نے خود ہمت فرمائی اور دوپہر کے وقت اسے کاٹنے کا انتظام کیا۔ اتفاق سے وہاں ایک بکری کا چرواہا ملا۔ شیخ نے اسے اپنا کپڑا اتار کر دیدیا۔ اور اس طرح موقع پا کر درخت کا صفایا کر دیا گیا، رفتہ رفتہ شیخ کے ساتھ کافی جماعت ہو گئی۔

شیخ اور قبہ زید بن الخطاب

جبیلہ کے مقام پر ایک قبہ بنام قبۂ زید بن الخطاب چلا آتا تھا۔ زیدؓ حضرت عمرؓ کے بھائی اور غزوۂ یمامہ میں مسیلمہ کذاب کے مقابل شہید ہوئے تھے۔ لوگوں نے نہ معلوم کس زمانہ میں ان کے نام کا ایک قبہ و مشہد بنا لیا، جو رفتہ رفتہ ایک بت خانہ کی صورت میں بدل چکا تھا، ہر قسم کی نذر و نیاز، منتیں اور چڑھاوے اس پر چڑھائے جاتے تھے، اور طواف و سجدہ کی رسم بھی یہاں ادا کی جاتی تھی، جیسا کہ بڑی بڑی قبروں پر ہوا کرتا ہے۔ ایک روز شیخ نے عثمان سے کہا ہمیں موقع دیجیے کہ اس قبہ کو ڈھا دیں جس سے لوگ گمراہ ہوتے جا رہے ہیں اور جس کی بدولت باطل و ضلال کی اشاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روز افزوں ہے۔ عثمان نے کہا بہتر۔ شیخ نے کہا جبیلہ والے اس میں مزاحم ہوں گے۔ اور جب تک آپ ہمارے ساتھ نہ ہوں ہم اسے نہیں ڈھا سکتے۔ آپ خود بھی ساتھ چلیے۔ چھ سو آدمیوں کی مختصر جماعت لے کر یہ سب وہاں پہنچے جبیلہ والے بھی یہ سن کر مقابلہ کے لیے نکلے، عثمان نے انھیں دیکھ کر جنگ کی تیاری کی۔ قریب تھا کہ دونوں فریق میں معرکہ شروع ہو جائے مگر جبیلہ والوں کو عقل آگئی اور وہ قبہ کی حمایت سے باز آ گئے، عثمان نے شیخ سے کہا آپ خود جو چاہیں کریں۔ ہم نہ ڈھائیں گے، چنانچہ شیخ نے بذات خود کدال لے کر اسے ڈھانا شروع کر دیا اور زمین سے ملا کر دم لیا، بہت سے بدعتی، قبر پرست اسی رات منتظر رہے کہ شیخ پر کوئی آفت و بلا آئے گی۔ مگر صبح تک کچھ بھی نہ ہوا۔ شیخ نہایت صحیح و سالم اٹھے۔

شیخ اور زنا کی حد

ایک روز کا واقعہ ہے کہ شیخ کے پاس ایک عورت آئی اور اپنے جرم کا چند مرتبہ اقرار کیا۔ شیخ نے لوگوں سے اس کی بابت دریافت کیا کہ کیا یہ دیوانی تو نہیں ہے؟ پھر اس سے کہا شاید تجھ پر جبر کیا گیا، شاید تجھے اس کی خبر نہ تھی۔ اس نے اچھی طرح اقرار کیا کہ نہیں مجھ سے یہ بدکاری ہوش و حواس اور اختیار کی حالت میں سرزد ہوئی، شرع کے مطابق شیخ نے اسے رجم کرایا۔

ان باتوں سے شیخ کی شہرت روز بروز بڑھتی گئی، اور لوگوں کے دلوں پر ان کا رعب چھا گیا۔

شیخ اور والی احساء

یہ اور اسی قسم کی خبریں جب سلیمان بن محمد کو جو اس زمانہ میں احساء کا حاکم تھا پہنچیں تو اس نے عثمان کو ایک تہدید آمیز خط لکھا کہ تیرے پاس جو عالم ہے اس نے قبہ ڈھا دیا، اور اس قسم کے بہت سے کام کئے جو ہمارے یہاں اب تک نہ ہوا کرتے تھے، اسے فوراً قتل کر دے، ورنہ تیرا سالانہ ہمارے یہاں سے جو کچھ مقرر ہے۔ بند کر دیا جائے گا، اور ہم خود تیرے مقابلہ کے لیے فوج لے کر آئیں گے۔ اس خط نے عثمان کے ہوش و حواس اڑا دیئے۔ اسے سخت قلق و اضطراب پیدا ہوا، اس نے شیخ سے پوری کیفیت بیان کی۔ ہر چند شیخ نے بہت کچھ سمجھایا، نصیحت کی، مگر اس کے دل سے وہ خیال نہ ہٹا، آخر ایک روز کہلا بھیجا کہ "سلیمان نے آپ کے قتل کا حکم دے دیا ہے، ہم اس کے حکم کی مخالفت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں کر سکتے نہ ہم میں اس کی جنگ کی تاب ہے، نہ وہ سالانہ چھوڑ سکتے ہیں جو وہ دیا کرتا ہے۔ نہ آپ کو اپنے ملک میں قتل کرنا پسند کرتے ہیں لہٰذا آپ کسی اور جگہ چلے جائیے۔"

شیخ کی دوبارہ ہجرت اور موت سے نجات

عثمان نے اپنے ایک شاہسوار کو حکم دیا کہ چند سواروں کو لے کر اس شخص کو جہاں چاہے لے جاؤ۔ اور فلاں مقام پر جب یہ پہنچے تو اسے قتل کر کے واپس آجانا۔ شیخ نے کہا میں دِرْعِیَہ جانا چاہتا ہوں۔ چنانچہ عین دوپہر کی گرمی میں پا پیادہ شیخ نے یہ سفر کیا، سوار پیچھے پیچھے آرہے تھے، اور شیخ آگے آگے۔ اس سفر میں شیخ نے بجز وَمَنْ يَتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ، اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ اَكْبَرُ۔ کچھ گفتگو نہ کی۔ آخر جس مقام پر قتل کا حکم تھا وہاں پہنچ کر سوار نے قتل کرنا چاہا، مگر اس کا ہاتھ نہ چل سکا، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں ایسا رعب ڈال دیا کہ آگے بڑھنا مشکل ہو گیا۔ آخر شیخ کو چھوڑ کر واپس چلا آیا اور عیینہ پہنچ کر عثمان سے سب حال کہا اور یہ کہا کہ مجھ پر ایسا رعب طاری ہو گیا تھا کہ جان بچا کر واپس آنا غنیمت سمجھا۔ سفر کے مصائب و آلام جھیلتے ہوئے عصر کے وقت شیخ دِرْعِیَہ کے حدود میں پہنچے، اور محمد بن سویلم عریینی کے یہاں ٹھہرے۔ وہ واقعات سن کر نہایت خوفزدہ ہوا، اور حاکم شہر ابن سعود کی طرف سے اس کے دل میں مختلف اندیشے پیدا ہوئے لیکن شیخ نے بہت کچھ سمجھایا اور نصیحت کی، آخر ابن سویلم کو صبر آگیا۔

ابن سعود اور توحید کی حمایت

دِرعیہ پہنچنے پر چند مخصوص آدمی شیخ سے ملے۔ ان کے وعظ و ارشاد سے توحید و اتباع سنت کی حقیقت سمجھ کر ان کی حمایت کے لیے تیار ہو گئے۔ پہلے انھوں نے چاہا کہ ابن سعود سے اس کا ذکر کریں۔ اس خوف سے کہ مبادا کہیں وہ مخالفت نہ کر بیٹھے۔ رک گئے، اور یہ مصلحت خیال کی کہ اس کی بیوی سے پہلے ذکر کیا جائے جو بہت عاقلہ اور مدبّرہ تھی۔ یہ لوگ اس کے یہاں پہنچے اور شیخ کی پوری حالت بیان کی، ان کی دعوت و تبلیغ کا ذکر کیا، اللہ نے اس کے دل میں شیخ کی محبت ڈال دی۔ اس نے نہایت خوبی سے اپنے خاوند محمد بن سعود سے پورا واقعہ بیان کیا، اور کہا۔ اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نے اس شخص کو آج تیرے پاس بھیج دیا ہے، یہ بہت بڑی نعمت ہے اسے قبول کر اور اس کی مدد غنیمت جان، اس کی عزت و توقیر جہاں تک ہو سکے کر۔ اس نے یہ بات قبول کی، اور اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں بھی شیخ کی محبت ڈال دی، پہلے اس نے شیخ کو اپنے پاس بلانا چاہا، مگر لوگوں نے سمجھایا کہ مناسب یہ ہے کہ آپ بذاتِ خود تشریف لے جائیں، اور اس طرح ان کا احترام فرمائیں، تاکہ لوگ بھی اس ذریعہ سے ان کی عزت و توقیر کریں۔ ابن سعود خود ابن سویلم کے مکان پر پہنچ کر شیخ سے ملا، اور نہایت تعظیم و تکریم سے پیش آیا۔ پھر شیخ سے کہا: "مبارک ہو! آپ کی ہر طرح عزت و توقیر کی جائے گی، اور یہ وطن آپ کو اپنے وطن سے زیادہ عزیز ہوگا۔ شیخ نے جواباً کہا میں آپ کو عزت و قوت کی خوشخبری دیتا ہوں۔ کلمۂ توحید "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" ایسی چیز ہے کہ جو اسے مضبوط پکڑ لے، اور اس کی حمایت میں کھڑا ہو جائے۔ یہ اسے ملکوں اور ولایتوں کا مالک بنا دیتا ہے، یہی وہ کلمہ ہے جس کی طرف تمام انبیاء بلاتے تھے۔ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پاک کا ذکر کیا، آپ کی دعوت و تبلیغ اور صحابہ کرام کی جو کیفیت تھی بیان کی، امر بالمعروف و نہی عن المنکر پر جو آپ نے وقت عزیز صرف کیا اچھی طرح بتایا، بدعت و رسوم کی شناعت اور یہ کہ ہر بدعت گمراہی ہے اچھی طرح ظاہر کی، اور یہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا، اس کی راہ میں جہاد کرنا اور ضلالت پرستوں کو ہدایت پر لانا بھی اصلی فلاح و بہبود ہے اور اسی میں دین و دنیا کی ترقی کا راز مضمر ہے۔ اسی کی بدولت اخوتِ ایمانی اور قوتِ اسلامی قائم و دائم رہتی ہے، اور یہی تمام خوبیوں کی کلید ہے۔ پھر تمام نجدیوں کی اس وقت جو حالت تھی پیش کی، جو سراسر بے دینی اور شرک و بدعت میں منہمک تھے۔ باہمی اختلاف و نفاق ان کا ادنیٰ شیوہ اور ظلم و ستم ان کا دین و ایمان تھا، نہ خدا کا خوف ان میں تھا نہ شرک و بدعت سے نفرت اور نہ ایمان کی محبت ان کے دلوں میں تھی۔ آبائی رسوم اور تقلید و بدعات کو اسلام و ہدایت سمجھ چکے تھے، فرائض اسلام نماز و روزہ، زکوٰۃ و حج کا کوئی ذکر ان کے یہاں تھا، نہ قرآن مجید کی تعلیم سے کوئی الفت و محبت، غرض جہالت کا پوری طرح دور دورہ تھا۔

ابن سعود نے شیخ کی تقریر سننے کے بعد اس کی خوبی و اہمیت اچھی طرح معلوم کر لی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اللہ نے اسے حق کی حمایت کے واسطے تیار کیا۔ وہ شیخ سے بولا: "آپ نے جو باتیں بتائی ہیں درحقیقت یہی دین و ایمان کی اصل باتیں ہیں، اور بلاشک و شبہ اللہ نے یہی توحید دے کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا تھا۔ آپ یقین کریں اور خوش ہو جائیں کہ میں آپ کی ہر طرح مدد و حمایت کروں گا۔ اور آپ کی دعوت و تبلیغ میں جان و مال سے جہاد کروں گا، لیکن میں آپ سے دو شرطیں کرنا چاہتا ہوں۔

ایک یہ کہ جب ہم آپ کے ساتھ ہو جائیں اور توحید و سنت کی اشاعت میں حصہ لیں، تو آپ ہمیں چھوڑ کر اپنے وطن واپس نہ جائیں گے۔

دوم یہ کہ میں اپنے ماتحت لوگوں سے ایک معین محصول لیتا ہوں۔ آپ اسے لینا ممنوع نہ قرار دیں گے۔

شیخ نے پہلی بات کے متعلق کہا "میں آپ سے سچا اقرار کرتا ہوں کہ ہرگز کسی طرح درعیہ اور آپ کا ساتھ چھوڑ کر کہیں نہ جاؤں گا۔ اپنا ہاتھ دیجیے، میں اس پر پختہ عہد کرتا ہوں۔ دَمِیْ دَمُکَ هَدْمِیْ هَدْمُکَ۔ یہ عرب کے معاہدہ کا ایک جملہ ہے جس کے معنی ہیں ہر طرح آپ کے ساتھ ہوں، میرا بدلہ آپ کا بدلہ، اور میرا بدلہ چھوڑنا آپ کا چھوڑنا ہے۔ یعنی رنج و راحت، خوشی و غمی میں ہم آپ یکساں شامل رہیں گے۔" دوسرے کی بابت اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ وہ اس سے بہتر آپ کو دلا دے۔ اور ایسے محصول کی آپ کو ضرورت ہی نہ رہے چنانچہ کچھ عرصہ کے بعد شیخ نے ایک روز کہا کہ کیا یہ فتوحات اس ٹیکس سے زیادہ نہیں ہیں جو آپ ان سے وصول کیا کرتے تھے؟ اس پر ابن سعود نے آئندہ کے لیے وہ ٹیکس لینا بند کر دیا۔

اس گفتگو کے بعد شیخ کے ہاتھ پر ابن سعود نے اس طرح بیعت کی، "میں اللہ و رسول کے دین پر قائم رہوں گا۔ شریعت کے احکام ہر طرح نافذ کروں گا، امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور جہاد کے فرض کو از سر نو زندہ کروں گا۔"

اسی وقت شیخ ان کے ساتھ ہو لیے، اور شہر درعیہ میں آ کر قیام کیا۔

شیخ کے احباب کی آمد اور ابن معمر کی پشیمانی

درعیہ میں جب شیخ کی حمایت ہوئی اور توحید و سنت کو پناہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ملی، نسب عیینہ کے موحدین اور دیگر پرجوش مسلمان آہستہ آہستہ ہجرت کر کے یہاں آنے لگے، اور اس طرح بڑی جماعت آل معمر وغیرہ کی یہاں پہنچ گئی۔ عثمان اس خبر سے نہایت پشیمان ہوا اور خوف زدہ بھی کہ کہیں مجھ سے جنگ وجدل کی نوبت نہ آئے اس لیے بطور معذرت عیینہ کے چند شیوخ وسرداروں کو لے کر درعیہ پہنچا۔ اور شیخ سے واپسی کے لیے کہا۔ اور نصرت وحمایت کا وعدہ کیا۔ شیخ نے جواب دیا کہ اب بات میرے ہاتھ سے نکل کر ابن سعود کے ہاتھ میں چلی گئی ہے، وہ جس طرح چاہیں میں کروں گا۔ اگر وہ مجھے حکم دیں تو میں تمھارے ساتھ چل سکتا ہوں عثمان نے ابن سعود سے بھی اس کا ذکر کیا، مگر انھوں نے صاف انکار کر دیا۔ آخر اسے ناکام واپس آنا پڑا۔

شیخ اور دعوت و تبلیغ

اب شیخ نے نہایت اطمینان سے توحید وسنت کی دعوت شروع کی، اسلام کے فرائض واحکام کی تعلیم ایسے لوگوں میں پھیلائی جو نہ نماز جانتے تھے، نہ روزہ، نہ زکوٰۃ، نہ شرک اصغر سے واقف تھے، نہ شرک اکبر سے، امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ذریعہ بدعات ورسوم پرستی کو فنا کرنا شروع کر دیا۔ آپ نے سب سے پہلے انھیں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کے معنیٰ سکھائے۔ جس سے صرف اللہ کی ذات کے لیے ہر قسم کی الوہیت وعبادت کی تخصیص ہوتی ہے۔ اور ماسوی اللہ کی نفی اسی کے ساتھ آپ نے انھیں اسلام کے اصول دین بھی سکھائے، جو قبر میں سب سے پہلے دریافت کیے جائیں گے۔

۱۔ مَنْ رَبُّكَ (تیرا رب کون ہے؟)، اللہ کو پہچاننا، اس کی مخلوقات وآیات کے ذریعہ اس کی وحدانیت وکمال کا اعتقاد کرنا، سچے دل سے اس کے احکام کا پابند ہونا۔

۲۔ مَا دِيْنُكَ (تیرا دین ومذہب کیا ہے؟)، صحیح طور پر اسلام کو سمجھنا، اس کے فرائض وارکان خمسہ، توحید، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، کا صدق دل سے پابند ہونا۔

۳۔ مَنْ هٰذَا الَّذِيْ بُعِثَ اِلَيْكَ؟ (تمھارا نبی کون ہے؟)، محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی ماننا، آپ کی محبت والفت دل میں قائم کرنا، آپ کے حالات، نبوت، ہجرت وغیرہ کے واقعات سے واقف ہونا، آپ کی دعوت کو اچھی طرح معلوم کرنا، اور یہ کہ آپ نے سب سے پہلے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ، ہی کی دعوت دی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تبلیغ عام اور جہاد

شیخ نے اہل درعیہ سے فارغ ہو کر اطراف وجوانب کا رخ کیا، اور ہر طرف دعوت وتبلیغ کا بازار گرم ہو گیا۔ تمام بڑے بڑے امراء، رؤساء، علماء وقضاۃ کے نام خطوط لکھے، اور انھیں اصل اسلام کی طرف بلایا، موجودہ رسم ورواج اور بدعات وخرافات کی جو آمیزش اسلام میں ہو گئی تھی اسے واضح طور پر بتایا۔ بعض نے قبول کیا، بعض نے سخت مخالفت وعداوت کی اور شیخ کو احمق، جاہل، جادوگر اور دیگر طرح طرح سے متہم کیا۔ جب مخالفت اس حد تک پہنچ گئی اور عداوت وعناد کا سلسلہ انتہا کو پہنچ گیا تو حق کے واضح ہونے کے بعد مبتدعین و بے دین لوگوں سے جہاد کیا گیا، اور بمطابق آیہ کریمہ قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ الآیہ۔ ایسے نام کے مسلمانوں سے جو نہ حلال کو حلال سمجھتے تھے نہ حرام کو حرام جنگ کی گئی اور اس فریضہ کی ادائیگی میں جو کچھ دشواریاں اور مصائب وآلام تھے۔ سب جھیلے اب مہمان اور مہاجرین کا تانتا بندھ گیا، اور شیخ کے ذمہ قرض کا بار گراں ہونے لگا، بالآخر اللہ تعالیٰ نے فتوحات کے ذریعہ اسے ادا کرا دیا، ابن سعود نے شیخ کی مرضی کا آخری دم تک احترام واعزاز کیا، اور ان کی تعلیم وتلقین کی بدولت وہ اور اس کا خاندان تمام ممالک نجد وعراق وحجاز وغیرہ پر رفتہ رفتہ قابض ہو گئے۔

شیخ کی وفات

شیخ نے بانوے برس کی عمر میں آخر ذوالقعدہ ۱۲۰۶ھ میں وفات پائی، اس زمانہ میں بکثرت یہ آیت پڑھا کرتے تھے۔ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ، اَلْمُسْلِمِيْنَ تک۔ شیخ بنی تمیم کے خاندان سے تھے جو عرب کا مشہور قبیلہ ہے۔ نہایت با اخلاق، مہمان نواز، صادق العزیمہ اور مستقل مزاج تھے، ہر وقت ذکر اللہ تسبیح وتہلیل میں مشغول رہتے، سائل وطالب علم پر نہایت مہربان، اور اسی کے ساتھ باہیبت اور بارعب شخص تھے۔ اکثر اوقات درس وتعلیم اور توحید وسنت کی اشاعت میں صرف کرتے۔ ان کے حالات میں علامہ حسین بن غنام احسائی نے ایک مبسوط تالیف دو جلدوں میں لکھی ہے۔ جس کا نام "روض الافہام" فی شرح احوال الامام" ہے۔ اس کی دو جلدیں ہیں۔ ایک جلد میں ان کے قلمی وعلمی کارنامے، اور دوسرے میں سیفی وجہادی،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ اکثر یہ ابیات پڑھا کرتے تھے۔

بِاَیِّ لِسَانٍ اَشْکُرُ اللّٰہَ اِنَّہٗ ۔۔۔ لَذُوْ نِعْمَۃٍ قَدْ اَعْجَزَتْ کُلَّ شَاکِرٍ

میں اللہ کا شکر کس زباں سے کروں ۔۔۔ وہ ایسا منعم ہے کہ ہر ایک شکر کرنیوالا اسکے انعام کے شکر سے عاجز

حَبَانِیْ بِالْاِسْلَامِ فَضْلًا وَّنِعْمَۃً ۔۔۔ عَلَیَّ وَبِالْقُرْاٰنِ نُوْرِ الْبَصَائِرِ

مجھے محض اپنے فضل وکرم سے اسلام بخشا ۔۔۔ اور قرآن کا علم دیا جو نور بصیرت ہے

وَبِالنِّعْمَۃِ الْعُظْمٰی اِعْتِقَادِ ابْنِ حَنْبَلٍ ۔۔۔ عَلَیْھَا اُعْتِقَادِیْ یَوْمَ کَشْفِ السَّرَائِرِ

اور احمد بن حنبل کا اعتقاد جو ایک نعمتِ عظمیٰ ہے ۔۔۔ یہی میرا عقیدہ روز محشر ہوگا۔

شیخ کی تالیفات

شیخ نے بے شمار رسائل فتاویٰ اور جوابات کے علاوہ کتب ذیل تالیف کیں۔

۱۔ کتاب التوحید جس کا ترجمہ ہدیۂ ناظرین ہے۔
۲۔ کشف الشبہات۔
۳۔ قرآن شریف کے بعض حصوں کے فوائد اور مسائل۔
۴۔ کتاب الکبائر۔
۵۔ مسائل الجاہلیہ
۶۔ فوائد السیرۃ النبویہ۔
۷۔ اختصار الشرح الکبیر والانصاف۔
۸۔ شرح اقناع سے آداب المشی الی الصلوٰۃ کو منتخب کیا۔

شیخ کے شاگرد واولاد

شیخ کے بہت سے شاگرد ہوئے، منجملہ ان کے تینوں بیٹے، حسین، عبداللہ، ابراہیم، جو درعیہ میں شیخ کے بعد تعلیم وتدریس اور مسند قضا پر بیٹھے، شیخ کے بعد حسین اور پھر عبداللہ نے ان کی جگہ سنبھالی، شیخ کے پوتے عبدالرحمٰن بن حسن نے بھی اپنے دادا سے علم حاصل کیا، ان کے متعدد رسائل اور شرح کتاب التوحید وغیرہ شائع ہو چکے ہیں۔ آل الشیخ کا آج بھی اہل نجد اور خود سلطان بہت احترام کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عبدالوہابؒ پر بہتان اور ان کی کامیابی

عموماً جس طرح دنیا نے مصلحین اور انبیاء کرام کا استقبال کیا ہے، وہی صورت شیخ محمد بن عبدالوہاب کو بھی پیش آئی۔ ان پر طرح طرح کے افتراء اور بہتان باندھے گئے۔ اور ہر طرح سے دشمنوں نے انھیں بدنام کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا، آج تک "وہابی" لقب عام طور پر بڑے بے دین و کافر کے لیے مستعمل ہوتا ہے حالانکہ اولاً تو یہ نسبت ہی صحیح نہیں، کیونکہ اس تحریک کے بانی محمد تھے نہ کہ عبدالوہاب، پھر جو وہابی کہلائے جاتے ہیں وہ کسی طرح اس نسبت کو پسند نہیں کرتے نہ یہ اپنا نام بتاتے ہیں جس طرح حنفی شافعی وغیرہ اپنے آپ کو حنفی یا شافعی کہتے ہیں۔

شیخ نے کسی جدید مذہب کی بنا نہیں ڈالی، وہ عام طور پر حنبلی المشرب تھے۔ البتہ تقلید پر اس طرح جامد و مصر نہ تھے۔ جیسے عام طور پر مقلدین ہیں کہ اگر امام کے خلاف صریح آیت یا حدیث ملے تو بھی اس کی پرواہ نہیں کرتے اور جاوبے جا تاویلات رکیکہ سے کام لے کر اپنی ضد پوری کرتے ہیں۔

شیخ پر جس قدر اتہامات لگائے گئے ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے۔

۱۔ شیخ نے سب مسلمانوں کو کافر و مشرک بتایا۔

۲۔ قبر پرستی، قبر و دیگر عجائبات پرستی کو مٹا دیا۔

۳۔ غیراللہ کی نذر و نیاز و ذبیحہ کو حرام کر دیا۔

۴۔ تمام غیراللہ کے وسیلے اور اولیاء اللہ سے استغاثہ و فریاد کو حرام و شرک بتایا۔

۵۔ شیخ نے اپنے مخالفین سے جہاد کیا۔

یہ اور اسی قسم کے بعض جزوی اعتراضات اور ہیں جو "وہابی" مذہب کی بنیاد اور اصل اصول سمجھ کر ان کی طرف منسوب کیے جاتے ہیں، اور یہی اس جماعت کی برائی سمجھی جاتی ہے۔ حالانکہ یہ سب بھلائیاں ہیں۔ جنھیں نادان برائی سمجھے ہوئے ہیں، اور عین اسلام کے مسائل کو "وہابی" پکار کر بدنام کرنا چاہتے ہیں۔

شیخ نے اسلام کی خدمت کی، جان و مال اس پر قربان کیا بھلا وہ کب کسی مسلمان کو کافر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہہ سکتے تھے ؟ ان کا مقصد تو کافر کو مسلمان بنانا تھا، نہ کہ مسلمان کو کافر، ہاں لوگ انھیں کافر بے دین، اور خارجی کہتے تھے۔ اور آج تک کہتے ہیں، بلاشبہ جو شخص اسلام کا دعویٰ کرتے ہوئے شرک و بدعت میں ڈوبا ہوا ہو صحیح دین سے نفرت رکھتا ہو اور قبر پرستی و پیر پرستی پر مصر ہو، اسے صحیح بات نرمی سے سمجھائی جائے گی، باوجود سمجھانے کے اگر وہ ضد کرے اور اپنے باطل پر اڑا رہے ہو تو ایسا شخص اسلام سے خارج نہیں ہوگا تو اور کیا، یہ کوئی شیخ ہی کا خیال نہیں، بلکہ تمام ائمہ اسلام اسے خارج از اسلام شمار کریں گے، دور کیوں جائیے یہیں کے بدعتی فرقہ کو دیکھیے کہ قبر پرستی اور صریح شرک کو اسلام سمجھ کر تمام دنیا کو بے دین و کافر کہتا ہے یہی فرقہ اپنے آپ کو وہابیوں کا بڑا دشمن بتاتا ہے مگر مسلمان کی تکفیر میں سب سے پیش پیش نظر آتا ہے، آخر اس کی کیا وجہ ہے ؟ کیا دوسروں کے واسطے یہ بات قابلِ اعتراض ہے اور اپنے واسطے نہیں۔

قبر پرستی، قبر پرستی، غیر اللہ کی نذر و نیاز، توسل غیر اللہ، اور ندا و دعا از اولیاء اللہ یہ سب شرعاً حرام و ناجائز امور ہیں، اور ایک دوسرے سے زیادہ برے اور قابل ملامت ان میں سے بعض صریح شرک ہیں، جیسے ندا غیر اللہ وغیرہ وغیرہ اگر یہ سب بُرے کہے گئے تو اس میں شیخ نے کیا قصور کیا ؟ یہ تو کتاب اللہ و سنت رسول اللہ کے صاف و صریح احکام ہیں ان میں کسی کو چون و چرا کا کیا موقع ہو سکتا ہے، رہا شیخ کا ان سے جہاد کرنا اس کی وجہ صاف ہے کہ جب چاروں طرف اعداء ہوں، آئے دن عداوت و نفاق اور فتنہ و فساد اور ڈر رہتا ہو تو ایسی صورت میں ان سے مقابلہ کرنا ضروری اور فرض نہیں تو اور کیا ہے ؟ خود کلام مجید میں وارد ہے: "وَقَاتِلُوهُمْ حَتَّىٰ لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَيَكُونَ الدِّينُ لِلَّهِ" ان سے اس وقت تک جنگ کرو جب تک کہ فتنہ باقی رہے اور دین اللہ ہی کے لیے ہو جائے۔ کیا جو لوگ نہ نماز پڑھیں، نہ روزہ رکھیں، نہ فرائض اسلامی کو سمجھیں، یہ حق رکھتے ہیں کہ مسلمان دیندار کو کافر و بے دین کہیں اس کے جان و مال کے دشمن ہو جائیں اگر ایسا حق ان نالائقوں کو ہے تو یقیناً ہر مسلمان کو حق ہے کہ وہ اپنے دین و ایمان، جان و مال، آبرو و ناموس کی حفاظت ہر ممکن ذریعہ سے کرے، وہ اس میں حق بجانب اور سچا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیخ نے کیا کامیابی حاصل کی؟

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ کسی تحریک کی کامیابی اس کی ظاہری ترقی وغلبہ پر موقوف ہے، مگر یہ نہایت معمولی اور ناقابل التفات خیال ہے۔ دراصل کسی تحریک کی کامیابی یہ ہے کہ اس کا اثر قلوب پر صحیح طور پر ہو، لوگ اسے دل سے اس طرح قبول کریں کہ اس کے لیے ہر طرح کی قربانی کے لیے تیار ہو جائیں، ایسی تحریک کو اگر موقع ملے تو غلبہ وشوکت اور علی قوت سے دوسروں کو پائمال کر دیتی ہے، شیخ کی دعوت نے علمی طور سے قوت وغلبہ حاصل کیا، اور ایک ایسی قوم میں اس تحریک نے نشو ونما پائی جو عملی میدان میں سب سے پیش پیش اور اجتماعی امور میں پورا غلبہ حاصل کرنے کے واسطے تیار تھی، شیخ کی کامیابی کا راز ان کے استقلال وتدبر اور اعلان وصراحت کے علاوہ ایک باعمل قوم میں ہونا بھی ہے۔ یہی تحریک دوسری جگہ مثلاً ہندوستان میں اس طرح کامیابی حاصل نہ کر سکی اس لیے کہ یہاں عمل کی جگہ قول کو زیادہ دخل ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلویؒ کی تحریک علمی حیثیت سے ہمزور کامیاب کہلائے گی، مگر عملی حیثیت چونکہ اس میں ابتدا ہی سے کم تھی اس لیے وہی کیفیت انتہا تک نظر آئے گی۔

یہ عام خیال کہ مولانا اسمٰعیل شہید اور دیگر جماعت اہل حدیث کا وہابی تحریک سے کچھ تعلق تھا، سراسر لغو، بیہودہ اور ناقابل اعتبار ہے، اس سے ہندوستان والوں کا ابتدا میں نہ کوئی تعلق تھا اور نہ اس کے علم، خود نجدیوں کو بھی اس کا کوئی احساس نہیں تھا۔ البتہ رفتہ رفتہ انھیں اور ہندوستان والوں کو یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی کہ موحد، بدعت سے نفرت کرنے والے صحیح سنت کے حامی، دنیا کے متفرق حصوں میں موجود ہیں جس طرح آج مسلمان باہر کے مسلمانوں کے رنج وراحت کا خیال کرتے ہیں، اہل حدیث بھی نجدیوں سے اب یہ الفت ومحبت رکھتے ہیں، ورنہ باقاعدہ کوئی ربط واتحاد کی صورت اب تک نہیں قائم کی گئی۔

نجدی تحریک

نجدی تحریک کو عین عالم شباب میں یورپ کے چال باز سمجھ گئے اور اس کے قلع قمع کا انتظام بواسطہ سلطنت ترکی مصر سے کرایا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اگر یہ تحریک صحیح اسلام اور توحید کی اساس متین پر مبنی نہ ہوتی تو یقیناً اس کے فنا ہونے میں کوئی شبہ نہ تھا، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے اسے بچالیا۔ اور آج اسے دنیا نے اسلام میں وہ نمایاں عزت حرمین محترمین پر قبضہ دے کر عطا فرمائی جو اس کا اصلی وواجبی حق تھا اس کے ذریعہ آج دنیا کو یہ دکھا دیا کہ صحیح اسلام اور قانون اسلام سے وہ عدل وامن قائم ہوتا ہے جو کسی فوج ولشکر، سامان واسلحہ سے ہرگز نہیں ہو سکتا، آج بلاد عرب اور حجاز میں وہ امن و امان، عدل وانصاف کا دور دورہ ہے۔ جو کبھی حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ اور دیگر خلفائے راشدین کے زمانہ میں دیکھا گیا تھا۔ یہ سب اللہ کے فضل وکرم اور والیان آلِ سعود النجدی کی ہمت وعزم اور دیانت وسیاست کا نتیجہ ہے۔ ادام اللہ عزہا ودولتہ ونصر جندہ وقوی شوکتہ ومتع بہ المسلمین، وحی بہ حوزۃ الدین۔ آمین۔

کتاب التوحید کا خلاصہ

یوں تو کلمہ توحید "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کو ہر کس وناکس زبان سے ادا کرتا ہے، مگر جب تک اس کے معنی نہ سمجھے اس کی شرائط سے واقف نہ ہو اس کا کوئی فائدہ نہیں، اس میں ماسوی اللہ کی نفی اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات کا اثبات ہے یعنی ہر قسم کے کمال والوہیت کی شان صرف اللہ کی ذات سے مخصوص ہونی چاہیے۔ وہ اپنی ذات وصفات میں یکتا، بے مثل، وحدہٗ لاشریک ہے، وہ ہر عیب سے پاک اور منزہ ہے۔ ہر خوبی اسی کے لیے ہے۔

توحید کی دو قسمیں ہیں، توحید الوہیت اور توحید ربوبیت، توحید الوہیت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو اس کی ذات، اسماء وصفات، عبودیت وعظمت، تقدس وکمال میں یکتا شمار کیا جائے۔ جس قدر عبودیت، اطاعت اور عجز ونیاز کے کام ہیں سب اسی کے واسطے خاص کیے جائیں۔ اسی کے واسطے نذر ونیاز، اسی کے واسطے ذبیحہ وقربانی اسی کے لیے سجدہ ورکوع، غرض تمام امور عبادت اسی سے مخصوص کر دیئے جائیں، بجز اس کے کسی پر اعتماد اور توکل نہ کیا جائے، وہی خالق کل اور مالک ارض وسما سمجھا جائے۔ وہی تمام ضرر ونفع کا واحد مدبر ومسبب، تمام عالم اسباب کا موجد مانا جائے، وہ ہر عیب سے پاک ہے، جو وہ چاہے وہی ہوتا ہے، اس کی مرضی کے خلاف کچھ نہیں ہو سکتا ہے۔ وہ سب سے جواب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

طلب کرسکتا ہے لیکن خود کسی کے سامنے جوابدہ نہیں ہے۔

توحید ربوبیت یہ ہے کہ رزق و اسباب پرورش وہی مہیا کرنے والا ہے وہی کھلاتا پلاتا ہے، وہی سب کی نگرانی کرنے والا اور ضرورت پر کام آنے والا ہے، بیماری، رنج اور دکھ میں وہی کام آنے والا ہے۔ کسی اور کو ذرہ برابر اختیار نہیں۔

غرض ہر دو قسم کی توحید سے متعلق جتنے امور ہو سکتے ہیں، کتاب اللہ و سنت رسول اللہ سے اس کتاب میں الگ الگ بیان کر دیئے گئے ہیں۔ تاکہ ہر شخص اسے اچھی طرح سمجھ سکے۔ اور کسی کو کسی قسم کی دقت نہ ہو۔

اس کتاب کے مطالعہ سے بہت سے رسمی امور ایسے معلوم ہوں گے جو شرعاً ناجائز ہیں، بہت سی برائیاں ظاہر ہوں گی۔ اس لیے چاہیے کہ ہر شخص نہایت غور و تدبر سے اسے پڑھے۔ اور جو نقائص اپنے اندر پائے ان کی فوراً تلافی کرے۔ ایسا نہ ہو کہ "آج کل" کرتے ہوئے وقت ضائع ہو جائے اور اللہ عزوجل کے حضور پہنچ کر کوئی جواب نہ بن آئے۔

ابو عبداللہ محمد بن یوسف السورتی
قرول باغ۔ دہلی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کِتَابُ التَّوۡحِیۡد

وقول اللہ تعالیٰ:۔ وَمَا خَلَقۡتُ الۡجِنَّ وَالۡاِنۡسَ اِلَّا لِیَعۡبُدُوۡنِ (۵۱: ۵۶)

وقولہ تعالیٰ:۔ وَلَقَدۡ بَعَثۡنَا فِیۡ کُلِّ اُمَّۃٍ رَّسُوۡلًا اَنِ اعۡبُدُوا اللّٰہَ وَاجۡتَنِبُوا الطَّاغُوۡتَ فَمِنۡہُمۡ مَّنۡ ہَدَی اللّٰہُ وَمِنۡہُمۡ مَّنۡ حَقَّتۡ عَلَیۡہِ الضَّلٰلَۃُ ؕ فَسِیۡرُوۡا فِی الۡاَرۡضِ فَانۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ۔ (۱۶: ۳۶)

وقولہ تعالیٰ:۔ وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعۡبُدُوۡۤا اِلَّاۤ اِیَّاہُ وَبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا اِمَّا یَبۡلُغَنَّ عِنۡدَکَ الۡکِبَرَ اَحَدُہُمَاۤ اَوۡ کِلٰہُمَا فَلَا تَقُلۡ لَّہُمَاۤ اُفٍّ وَّلَا تَنۡہَرۡہُمَا وَقُلۡ لَّہُمَا قَوۡلًا کَرِیۡمًا۔ (۱۷: ۲۳)

وقولہ تعالیٰ:۔ قُلۡ تَعَالَوۡا اَتۡلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمۡ عَلَیۡکُمۡ اَلَّا تُشۡرِکُوۡا بِہٖ شَیۡئًا وَّبِالۡوَالِدَیۡنِ اِحۡسَانًا وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ نَحۡنُ نَرۡزُقُکُمۡ وَاِیَّاہُمۡ وَلَا تَقۡرَبُوا الۡفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالۡحَقِّ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَعۡقِلُوۡنَ۔ وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡیَتِیۡمِ اِلَّا بِالَّتِیۡ ہِیَ اَحۡسَنُ حَتّٰی یَبۡلُغَ اَشُدَّہٗ ۚ وَاَوۡفُوا الۡکَیۡلَ وَالۡمِیۡزَانَ بِالۡقِسۡطِ ۚ لَا نُکَلِّفُ نَفۡسًا اِلَّا وُسۡعَہَا ۚ وَاِذَا قُلۡتُمۡ فَاعۡدِلُوۡا وَلَوۡ کَانَ ذَا قُرۡبٰی ۪ وَبِعَہۡدِ اللّٰہِ اَوۡفُوۡا ؕ ذٰلِکُمۡ وَصّٰکُمۡ بِہٖ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ ۙ وَاَنَّ ہٰذَا صِرَاطِیۡ مُسۡتَقِیۡمًا فَاتَّبِعُوۡہُ ۚ وَلَا تَتَّبِعُوا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِكُمْ عَنْ سَبِيلِهِ ذٰلِكُمْ وَصّٰكُمْ بِهٖ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ۔
(۶: ۱۵۱ تا ۱۵۳)

قال ابن مسعود مَنْ اَرَادَ اَنْ يَنْظُرَ اِلٰى وَصِيَّةِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم الَّتِي عَلَيْهَا خَاتَمُهٗ فَلْيَقْرَأْ قَوْلَهٗ تَعَالٰى قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاَنَّ هٰذَا صِرَاطِيْ مُسْتَقِيْمًا۔

وعن مُعَاذ بن جَبَل رضی الله عنه قال كنت رديف النبي صلى الله عليه وسلم على حمار فقال لي يا مُعَاذُ أتدري ما حقُّ الله على العباد وما حق العباد على الله ؟ قلت الله ورسوله اعلم، قال حق الله على العباد ان يعبدوه ولا يُشركوا به شيئًا، وحق العباد على الله ان لا يُعَذِّبَ من لا يُشرك به شيئًا۔ قلت يا رسول الله افلا ابشِّرُ النَّاسَ ؟ قال لا تُبَشِّرْهُمْ فيتكلوا اخرجاه في الصحيحين۔

توحید کی کتاب

اللہ عزوجل نے فرمایا۔ میں نے جنوں اور انسانوں کو صرف اپنی عبادت کے لیے پیدا کیا ہے۔

اور فرمایا۔ بیشک ہم نے ہر ایک امت میں رسول بھیجے کہ اللہ کی عبادت کرو۔ اور طاغوت سے بچو، سو ان میں سے بعض کو اللہ نے ہدایت کی۔ اور بعضے وہ ہیں کہ جن پر گمراہی لازم ہوئی۔ پس تم زمین پر پھر کر دیکھو کہ جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔

اور فرمایا۔ اور تیرے رب کا یہ فرمان ہے کہ صرف اسی کی عبادت کرو۔ اور اپنے ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے روبرو بوڑھے ہو جائیں تو اُف تک نہ کہنا۔ نہ جھڑکنا اور ادب و عزت سے خطاب کرنا۔

اور فرمایا۔ کہدے کہ آؤ میں تمہیں وہ باتیں پڑھ سناؤں جنھیں اللہ نے تم پر حرام کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یہ کہ اس کا کوئی شریک نہ ٹھہراؤ۔ اور ماں باپ سے اچھا سلوک کرو۔ اپنی اولاد کو تنگدستی کی وجہ سے نہ مار ڈالو۔ ہم ہی تم کو اور انھیں رزق دیتے ہیں، اور ہر قسم کی بے حیائی کی باتوں کے خواہ ظاہر ہوں خواہ پوشیدہ پاس نہ جاؤ۔ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ناحق اسے نہ مارو تمھیں اس کی وصیت فرماتا ہے شاید کہ تم سمجھو۔ اور یتیم کے مال کے قریب بھی نہ جاؤ۔ الا یہ کہ ایسا کرنا بہتر ہو یہاں تک کہ وہ جوان ہو جائے۔ اور ناپ اور تول کو انصاف سے پورا پورا کرو۔ ہم کسی نفس کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتے۔ اور جب کچھ بولو تو انصاف کی بات بولو۔ اگرچہ قرابت دار کے لیے کیوں نہ ہو۔ اور اللہ کے عہد کو پورا کرو۔ اس کی وصیت فرماتا ہے تمھیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور بلاشبہ یہ میرا سیدھا راستہ ہے پس تم اسی کی پیروی کرو۔ اور بہت سے راستوں کی پیروی نہ کرو کہ وہ تمھیں اللہ کے راستہ سے الگ کر دیں گے۔ اسی کی وصیت فرماتا ہے تمھیں تاکہ تم بچو۔

ابن مسعود نے کہا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت دیکھنا چاہے جس پر آپ کی مہر ہے وہ یہ آیتیں۔ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ سے تَتَّقُوْنَ۔ تک پڑھے [1]

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گدھے پر سوار تھا آپ نے فرمایا معاذ! تمھیں معلوم ہے کہ اللہ کا بندوں پر کیا حق ہے اور بندوں کا اللہ پر کیا حق ہے؟۔ میں نے عرض کیا اللہ و رسول خوب جانتے ہیں۔ فرمایا اللہ کا حق بندوں پر یہ ہے کہ صرف اسی کی عبادت کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ کریں، اور بندوں کا حق اللہ پر یہ ہے کہ جو کوئی بھی شرک نہ کرے اُسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا آپ فرمائیں تو لوگوں کو اس کی خوشخبری دوں؟ فرمایا نہیں ایسا نہ ہو کہ اسی پر بھروسہ کر لیں۔ بخاری و مسلم نے اسے

---

[1] سنن ترمذی مطبوعہ مع المطالع لکھنؤ کے صـ۲۴۳ پر یہ روایت بایں الفاظ ہے۔ من سرہ ان ینظر الی الصحیفۃ التی علیہا خاتم محمد صلی اللہ علیہ وسلم فلیقرا ھؤلاء الآیات قل تعالوا اتل ما حرم ربکم علیکم الی قولہ لعلکم تتقون۔ ترمذی نے اسے احسن غریب کہا۔ تفسیر ابن کثیر سے غالباً مولف نے اسے نقل کیا ہے جس میں وصیت کا لفظ ہے صحیفہ کا لفظ اصل ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

روایت کیا۔

اس میں (۲۴) مطالب[1] ہیں

۱۔ یہ کہ جن وانس کی پیدائش میں اللہ کی کیا حکمت ہے۔
۲۔ عبادت سے مراد توحید ہے اس لیے کہ ہمیشہ انبیاء سے اسی کے بارے میں جھگڑا ہونا آیا ہے
۳۔ جو توحید نہیں رکھتا وہ اللہ کی عبادت بھی نہیں کرتا۔ اس سے سورۂ کافرون کی آیت ولا انتم عابدون ما اعبد کے معنی بھی حل ہو گئے۔ یعنی تم میری سی توحید نہیں کرنے والے۔
۴۔ رسولوں کے بھیجنے میں کیا حکمت ہے؟۔
۵۔ ہر امت میں خدا کے رسول آئے ہیں۔
۶۔ تمام انبیاء کا دین ایک ہے۔
۷۔ یہ مسئلہ نہایت اہم اور خوب سمجھنے کے قابل ہے کہ اللہ کی عبادت طاغوت سے کفر کیے بغیر نہیں حاصل ہو سکتی۔ اس میں آیۃ بقرہ "فمن یکفر بالطاغوت" کے معنی بھی ظاہر ہوتے۔ یعنی جو طاغوت کا انکار کرے اور صرف اللہ کو مانے۔ سو یہی شخص ایسے مضبوط کڑے کو پکڑتا ہے جو کسی طرح نہیں ٹوٹ سکتا۔ اور اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔
۸۔ "طاغوت" وہ تمام چیزیں ہیں جن کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے۔
۹۔ سورۂ انعام کی تینوں محکم آیتوں کی عظمت اور فضیلت سلف صالحین کے نزدیک اور ان میں دس[2] مسائل ہیں جن میں پہلی شرک سے ممانعت ہے۔

---

[1] ۔ مؤلف رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنا طریقہ یہ رکھا ہے کہ پہلے آیات واحادیث بیان کیں پھر ان تمام سے جو مطالب حاصل ہوتے ہیں نمبروار بتا دیئے تاکہ ان مطالب پر انسان غور کرے۔ اور اپنے نفس کی اصلاح میں سعی کرے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰ - سورہ اسراء کی مکمل آیتیں جن میں اٹھارہ مسائل ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے انھیں لاتجعل مع اللہ سے شروع کرکے اسی پر ختم کیا ہے۔ یعنی ابتدا اور انتہا توحید کی تعلیم پر فرمائی۔ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود مت بنا۔ پس تو ذلیل بے یار و مددگار ہو جائے گا اور خاتمہ پر فرمایا اور اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود مت بنا۔ پس تو جہنم میں ذلت و خواری سے دھکیل دیا جائے گا اور ہمیں اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے ان مسائل کی اہمیت اس طور پر بتائی کہ فرمایا۔ یہ وہ باتیں ہیں کہ اللہ نے تجھ پر حکمت میں سے نازل فرمائیں۔

لَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَقْعُدَ مَذْمُوْمًا مَّخْذُوْلًا۔ وَقَضٰى رَبُّكَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا۔ وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا۔ رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا۔ وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى حَقَّهٗ وَالْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا۔ اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا۔ وَاِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا فَقُلْ لَّهُمْ قَوْلًا مَّيْسُوْرًا۔ وَلَا تَجْعَلْ يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ وَلَا تَبْسُطْهَا كُلَّ الْبَسْطِ فَتَقْعُدَ مَلُوْمًا مَّحْسُوْرًا۔ اِنَّ رَبَّكَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ اِنَّهٗ كَانَ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرًا بَصِيْرًا۔ وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا۔ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَسَآءَ سَبِيْلًا۔ وَلَا تَقْتُلُوا

ع۲ - (حاشیہ صفحہ گذشتہ) ہم نے آیتوں پر مسائل کی بابت نمبر لگا دیتے ہیں۔ ان پر غور کیا جائے۔ اسی طرح بنی اسرائیل کی آئندہ آیتوں پر بھی نمبر لگا دیئے گئے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ ۔ وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِیِّهٖ سُلْطٰنًا فَلَا یُسْرِفْ فِّی الْقَتْلِ اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا ۔ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّهٗ ۔ وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُوْلًا ۔ وَاَوْفُوا الْكَیْلَ اِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِیْمِ ذٰلِكَ خَیْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِیْلًا ۔ وَلَا تَقْفُ مَا لَیْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ۔ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّكَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا ۔ كُلُّ ذٰلِكَ كَانَ سَیِّئُهٗ عِنْدَ رَبِّكَ مَكْرُوْهًا ۔

ذٰلِكَ مِمَّآ اَوْحٰۤی اِلَیْكَ رَبُّكَ مِنَ الْحِكْمَةِ ۔ وَلَا تَجْعَلْ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتُلْقٰی فِیْ جَهَنَّمَ مَلُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔ (۱۷: ۲۲ تا ۳۹)

اللہ کے ساتھ کوئی دوسرا معبود مت بنا۔ پس تو ذلیل بے یار و مددگار ہو جائے گا۔ اور تیرے رب نے حکم فرمایا ہے کہ اس کے سوا کسی دوسرے کی عبادت نہ کر۔ اور اپنے ماں باپ سے نیک سلوک کر۔ اگر ان میں سے ایک یا دونوں تیرے روبرو بوڑھے ہو جائیں تو انھیں اُف تک نہ بول نہ جھڑک، اور ان سے ادب و عزت کی بات کہہ۔ اور ان کے واسطے مہربانی سے خاکساری کا بازو پھیلا دے۔ اور یہ کہہ۔ اے میرے پروردگار۔ اُن پر مہربانی کر جس طرح انھوں نے مجھے چھوٹے سے پالا۔ تمھارا پروردگار تمھارے دلوں کی باتوں سے خوب آگاہ ہے۔ اگر تم نیک ہو گے تو وہ بھی نیکی کی طرف جھکنے والوں کو بخشنے والا ہے۔ رشتہ دار کو اس کا حق دے اور مسکین اور مسافر کو۔ اور مت بکھیر بے جا بکھیرنا۔ جو لوگ کہ بے جا خرچ کرتے ہیں وہ بلاشبہ شیطانوں کے بھائی ہیں۔ اور شیطان تو اپنے رب کا بڑا ناشکرا فرمان ہے۔ اور اگر تو اللہ کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے ان سے منہ موڑے تو انھیں نرم بات کہہ۔ اور اپنے ہاتھ کو گردن سے بندھا ہوا تنگ نہ کر، نہ بالکل پھیلا دے کہ اس سے تو بدنام اور عاجز و ناکام بیٹھ جائے گا۔ بیشک تیرا پروردگار جسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

چاہے رزق میں فراخی اور تنگی دیدے۔ کیونکہ وہ اپنے سب بندوں سے دانا دیتا ہے۔ اور اپنی اولاد کو تنگدستی کے ڈر سے نہ مار ڈالو۔ ہم انھیں اور تمھیں سب کو رزق پہنچاتے ہیں۔ یقیناً ان کا مار ڈالنا بڑا سخت جرم ہے اور بدکاری کے پاس بھی نہ پھٹکنا۔ بیشک یہ حد سے گذری ہوئی بات اور نہایت ہی بُرا طریقہ ہے۔ اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا اسے ناحق نہ مارنا اور جو کوئی ناحق مارا گیا پس ہم نے اس کے قریبی رشتہ دار کو غلبہ دیا۔ سو اُسے چاہیے کہ بدلہ لینے میں حد سے نہ بڑھے، بیشک یہ مدد کیا ہوا ہے۔ اور یتیم کے مال کو ہاتھ نہ لگاؤ، مگر ایسی صورت میں کہ اسی میں بہتری ہو، یہاں تک کہ اس کے قویٰ پورے مضبوط ہو جائیں، اور عہد کی پابندی کرو۔ بلاشبہ عہد کے بارے میں سوال ہوگا۔ اور ناپ کے وقت پورا ناپ دو اور تولنے میں برابر کا ترازو رکھو، یہی بہتر اور انجام کے لحاظ سے زیادہ بھلا ہے۔ اور تجھے جس چیز کی بابت علم نہیں، اس کے درپے نہ ہونا، اس لیے کہ کان، آنکھ اور دل ان سب سے باز پرس ہوگی۔ اور زمین پر اکڑ کر نہ چل، بیشک تو زمین کو چیر نہیں سکتا۔ نہ کسی طرح پہاڑ کی لمبائی کو پہنچ سکتا ہے۔ ان تمام باتوں کی بدی تیرے رب کو ناپسند ہے۔

یہ وہ باتیں ہیں کہ تیرے رب نے حکمت میں سے تجھ پر نازل فرمائیں، اور خدا کے ساتھ دوسرا معبود نہ بنا۔ ورنہ جہنم میں ذلت وخواری کے ساتھ دھکیل دیا جائے گا۔

۱۱۔ سورہ نساء کی وہ آیت جو حقوق عشرہ دس حق، کی آیت کہلاتی ہے، جسے اللہ عزوجل نے اپنے اس حکم سے شروع فرمایا، صرف اللہ کی عبادت کرو، اور کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ، اور ماں باپ اور قرابت دار اور یتیموں اور مسکینوں اور قرابت دار پڑوسی اور اجنبی پڑوسی، اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر، اور اپنے لونڈی غلاموں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو۔ بیشک اللہ اترانے والے بڑائی کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔

۱۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وصیت کا بیان، جو آپ نے موت کے وقت فرمائی۔

۱۳۔ اللہ کا بندوں پر کیا فرض عائد ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ بندوں کا اللہ پر کیا حق ہوتا ہے۔
۱۵۔ اس مسئلہ کو بہت سے صحابہ نہیں جانتے تھے۔
۱۶۔ علم کو بربنائے مصلحت چھپانا درست ہے[1]
۱۷۔ مسلمان کو ایسی باتوں کی خوشخبری دینا جن سے وہ خوش ہو۔
۱۸۔ اس بات کا کھٹکا کہ کہیں لوگ اللہ کی رحمت پر بھروسہ نہ کرلیں۔
۱۹۔ جس آدمی کو کسی چیز کی خبر نہ ہو تو اس میں اللہ و رسول کی طرف علم کو سپرد کر دینا چاہیے[2]۔

---

[1] ۱۔ اس خبر اور خبر (۲) سے ممکن ہے کسی کو شبہ ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض اسرار سربستہ خاص خاص اصحاب پر آشکارا کیے۔ یعنی علم باطن تصوف وغیرہ کا ثبوت اس سے چاہیں، مگر یہ غلطی ہوگی اس لیے کہ یہ بطور راز کے نہ تھے، بلکہ اتفاقاً بعض نکات آپ نے بیان فرمائے جن کے متعلق قرآن پاک یا آپ کے دوسرے بیانات میں بہت کچھ اجمال و تفصیل ہے، مگر اس درجہ شاید وہ نص نہ ہوں، کیونکہ نبی کو جو فرض تبلیغ سپرد ہے، اس میں وہ کسی قسم کی رعایت نہیں کر سکتا، فہم میں قلت و کثرت اور بات ہے، نیز بعض باتوں کو بطور نص پیش کرنے میں جو بے کبھی کی وجہ سے ناقدری ہو۔ یا خلاف مقصد حل اس سے روکنا اور بات ہے، مثلاً حدیث معاذ چند صحابہ سے مروی ہے، اور اسے ایک بڑے مجمع نے سنا، جیسا کہ ابو ہریرہ وغیرہ کی روایتوں میں ہے اس قسم کی خوشخبری اخلاص و صداقت کا نتیجہ ہے، اس سے علم والے خوف الٰہی اور شکر گذاری میں مصروف ہو جاتے ہیں، مگر جاہل، نادان، تمام احکام شریعت کو اڑا دیتے ہیں، اور کہتے ہیں ہم اس مرحلہ سے پار ہو گئے، اس قسم کے نادانوں سے ایسی باتیں کرنا خلاف اصول ہے، اس کے علاوہ آپ نے کوئی ایسا راز نہیں رکھا جو صرف کسی مخصوص صحابی سے فرمایا ہو اور دوسروں کو اس کی اطلاع ممنوع قرار دی ہو۔ حذیفہ بن یمان کو صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے ہیں۔ ایک روز آپ نے بھرے مجمع میں منافقین کے حالات کی توضیح فرمائی اور ایسے علامات ارشاد فرمائے کہ جاننے والا اس شخص کا نام تک سمجھ جاتے۔ مگر اس کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ ایسے مجمع کا علم بھی راز داری میں داخل ہو گیا۔ یہ دوسری بات ہے کہ حذیفہ نے اس کا کچھ حصہ یاد کر لیا، غرض یہ ہے کہ فضائل اور نکات علمی میں ہو سکتا ہے کہ مصلحت وقت کا لحاظ رکھا جاتا، اصول میں اس کا لحاظ نہیں ہوتا، اس کی مثال (۱) خانہ کعبہ کو ڈھا کر از سر نو تعمیر کرنا آپ نے چاہا تھا مگر ایسا نہیں کیا (۲) اسی طرح آپ نے چاہا تھا کہ وفات سے قبل وصیت نامہ لکھ دیں، پھر ضرورت نہیں سمجھی، واللہ اعلم بالصواب۔ (باقی اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۰۔ بعض آدمی سے علم کی خاص باتیں کہنا۔

۲۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فروتنی اور تواضع یعنی آپ کا گدھے پر سوار ہونا اور ایک آدمی کو پیچھے بٹھانا۔

۲۲۔ جانور پر دوسرے آدمی کو اپنے پیچھے بٹھانا۔

۲۳۔ حضرت معاذ بن جبلؓ کی فضیلت کہ آپ نے اپنے ساتھ بٹھایا اور علمی نکتہ بتایا۔

۲۴۔ مسئلہ توحید کی اہمیت و عظمت شان۔

بَابُ فَضْلِ التَّوْحِيدِ وَمَا يُكَفِّرُ مِنَ الذُّنُوبِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ يَلْبِسُوْٓا اِيْمَانَهُمْ بِظُلْمٍ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ الْاَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُوْنَ﴾ (۶:۸۲)

عن عبادۃ بن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من[1] شهد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان عیسیٰ عبد اللہ ورسولہ وکلمتہ القاھا الی مریم وروح منہ۔

---

[1] ۔ صحیح بخاری و غیرہ میں عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب (سورہ انعام کی) یہ آیت نازل ہوئی تو صحابہ کرام پریشان ہوئے اور ان پر پریشانی گذری۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم میں ایسا کون ہے جس نے ظلم نہ کیا ہو آپ نے فرمایا کہ اس سے یہ مقصود نہیں جو تم سمجھے اس سے مراد شرک ہے جیسا کہ سورہ لقمان میں فرمایا ہے ان الشرک لظلم عظیم۔

[2] ۔ (حاشیہ صفحہ گذشتہ) آنحضرت کی زندگی میں آپ کے روبرو واللہ ورسولہ اعلم کہتے تھے، وفات کے اللہ اعلم کہنا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

والجنۃ حق، والنار حق، اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ علی ما کان من العمل اَخْرَجَاہُ

وَلَھُمَا فی حدیث عِتبان فان اللہ حرم علی النار من قال لا الٰہ الا اللہ یبتغی بذٰلک وجہَ اللہ۔

وعن ابی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قال موسیٰ یارَبِّ عَلِّمْنِیْ شیئًا اذکرک واد عوک بہ قال قل یاموسیٰ لا الٰہ الا اللہ قال یارَبِّ کُلُّ عِبَادِکَ یقُوْلُوْنَ ھٰذا، قال یاموسیٰ لوانَّ السَّمٰوات السبعَ وعامرھن غیری والارضین السَّبْعَ فی کِفَّۃ ولَا الٰہَ الا اللہ فی کِفَّۃ مالت بھن لا الٰہ الا اللہ، رواہ ابن حبان والحاکم وصَحَّحَہٗ۔

وَلِلتِّرْمِذِیِّ وَحَسَّنَہ عن انسٍ سمعتُ رسول اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ۔

یَا ابْنَ اٰدَمَ لَوْ اَتَیْتَنِیْ بِقُرَابِ الارضِ خَطَایا ثُمَّ لَقِیْتَنِیْ لَا تُشْرِکُ بِیْ شَیْئًا لَاَتَیْتُکَ بِقَرَابِھَا مَغْفِرَۃً۔

باب ہے توحید کی فضیلت میں اور اس کے بیان میں کہ توحید تمام گناہوں کو مٹا دیتی ہے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے جو ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان میں کسی قسم کا ظلم نہیں ملایا انھیں لوگوں کے واسطے ہمیشہ کا امن وچین ہے اور یہی راہ پانے والے ہیں۔

عبادہ بن صامت انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ جو کوئی سچے دل سے کلمہ طیبہ کا اقرار کرے، یعنی یہ یقین کرے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اور اس بات کا اقرار کرے کہ محمد صلی اللہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم اس کے بندے اور پیغام پہنچانے والے یعنی رسول ہیں۔ اور اس کا بھی اقرار کرے کہ عیسیٰ اللہ کے بندے اور رسول ہیں، اور اللہ نے اپنے کلمہ (لفظ کن) سے انھیں پیدا کیا۔ جسے مریم کی طرف بھیجا، اور اس کی روح ہیں۔

اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے، جو ان باتوں کو سچے دل سے مان لیوے اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل فرمائے گا، چاہے کچھ بھی عمل کیے ہوں[1]۔ بخاری مسلم۔

اور بخاری و مسلم میں عتبان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ آپ نے فرمایا بیشک اللہ عزوجل نے آگ پر اس شخص کو حرام کر دیا جو اس کی خوشی کے لیے سچے دل سے لا الٰہ الا اللہ کہے[2]۔

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا اے پروردگار مجھے ایسی چیز بتا جس سے تیری یاد کروں اور تجھ سے دعا کیا کروں، فرمایا اے موسیٰ لا الٰہ الا اللہ کہہ، موسیٰ نے کہا اے پروردگار اسے تو تیرے سب بندے کہا کرتے ہیں۔ فرمایا اے موسیٰ اگر ساتوں آسمان اور ان کے باشندے اور ساتوں زمینیں بجز میرے ایک پلڑے میں ہوں اور لا الٰہ الا اللہ ایک پلڑے میں تو لا الٰہ الا اللہ سب سے زیادہ وزن میں ہوگا۔ ابن حبان اور حاکم نے اسے روایت

---

[1] ۔ یعنی موحد کا انجام جنت ہے، اگر گناہ ایسے کیے ہیں کہ اُن کی سزا ضروری ہے تو سزا پا کر ایک نہ ایک دن چھوٹ جائے گا بخلاف مشرک کے جس پر جنت حرام ہے۔

[2] ۔ عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں، ان کی بصارت جاتی رہی تو انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے گھر بلایا تاکہ وہاں مسجد کا افتتاح کریں، آپ تشریف لے گئے اور جس جگہ یہ مسجد تجویز کر چکے تھے وہاں نماز نفل ادا کی۔ محلے کے لوگ بھی جمع ہو گئے۔ ایک شخص جو غیر حاضر تھا اس پر چہ میگوئیاں شروع ہوئیں۔ بعض نے اسے منافق بتایا۔ یہ لوگ الگ باتیں کر رہے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ رہے تھے۔ جب فارغ ہوئے تو فرمایا کیا وہ لا الٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کا اقرار نہیں کرتا؟ بولے زبانی اقرار کرتا ہے اس کے دل میں نہیں ہے۔ اس پر آپ نے یہ فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کیا اور صحیح کہا۔

ترمذی میں بسند حسن[1] حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

اے ابن آدم (آدم کے بیٹے)، اگر تو میرے روبرو زمین بھر گناہ لائے پھر تو نے کچھ شرک نہ کیا ہو تو میں تجھ سے زمین بھر کر مغفرت سے ملوں گا۔

اس باب میں (۲۰) مطالب ہیں

۱۔ اللہ کے فضل کی وسعت۔

۲۔ توحید کا ثواب اللہ کے نزدیک بہت ہے۔

۳۔ ثواب کے علاوہ توحید گناہوں کا کفارہ بھی ہے۔

۴۔ سورۃ انعام کی آیت میں جو ظلم کا لفظ ہے اس سے مراد شرک ہے۔

۵۔ عُبادہ بن صامت کی حدیث میں جو پانچ باتیں ہیں ان پر غور کرنے کی دعوت۔

۶۔ جب تم اس حدیث اور عتبان وغیرہ کی حدیث کو جمع کرو گے تو "لا الٰہ الا اللہ" کہنے کے معنی سمجھ میں آجائیں گے۔ اور جو لوگ دھوکہ میں پڑے ہوتے ہیں (کہ صرف زبان سے کلمہ پڑھ لیا۔ چاہے ہر قسم کا شرک کرتے رہیں) اُن کی غلطی واضح ہو جائے گی[2]

---

[1] حَسَن۔ صحیح سے کم درجہ کی حدیث کو کہتے ہیں۔

صَحِیح۔ وہ حدیث ہے جس کے سب راوی (ناقل)، دیندار سچے، ہوشیار اور قوی الحافظہ ہوں اور سلسلہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک اسی طرح ملا ہوا ہو۔ نیز وہ آپس میں اختلاف نہ کرتے ہوں۔ نہ ان میں کوئی خفیہ عیب ہو۔ حَسَن میں سب باتیں صحیح کی ہوں گی مگر حفظ و ضبط میں اس سے کمی ہوگی۔

[2] عام لوگ مَنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ دَخَلَ الْجَنَّۃَ پڑھ کر اپنا دل خوش کر لیتے ہیں۔ اس کے صحیح ہونے میں شبہ نہیں، مگر صرف زبان سے کہنے سے کیا فائدہ جب تک کہ اس پر کامل اعتقاد اور اس کے توڑنے والی چیزوں سے پرہیز نہ ہو یعنی جب تک شرک سے نہ بچے اس کا پڑھنا نہ پڑھنا برابر ہے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷۔ عتبان کی حدیث میں جو شرط ہے اس پر نظر کرنی چاہیے (یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ خدا کو راضی کرنے کے لیے کہے اس سے مقصود خالص توحید ہو۔)

۸۔ انبیاء بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی فضیلت جاننے کے محتاج تھے۔

۹۔ اس بات پر غور کرنا چاہیے کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" تمام چیزوں سے بھاری ہے مگر بہت سے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہنے والوں کے ترازو ہلکے ہوں گے۔

۱۰۔ صاف وصریح حکم کہ زمین کے بھی مثل آسمان کے سات طبقے ہیں۔

۱۱۔ ان زمینوں اور آسمانوں میں آبادیاں ہیں۔[1]

۱۲۔ اللہ کی صفات کا ثبوت بخلاف اشعریہ کے جو انکار کرتے ہیں۔

۱۳۔ جب تم النسؓ کی حدیث سمجھ لوگے تو معلوم ہو جائے گا کہ عتبان کی حدیث میں یہ فرمانا کہ "اللہ نے حرام کیا ہے آگ پر اسے جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہے اللہ کی مرضی کے لیے" اس سے مقصود شرک کو چھوڑنا ہے۔ نہ یہ کہ زبان سے صرف کلمہ کہنا۔

۱۴۔ عیسیٰ علیہ السلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم دونوں کو اللہ کا بندہ اور رسول کہنا اس پر غور کرو۔

۱۵۔ عیسیٰ علیہ السلام کا کلمۃ اللہ ہونا۔

۱۶۔ ان کا رُوحُ اللہ ہونا۔

۱۷۔ جنت و دوزخ پر ایمان لانے کی فضیلت۔

۱۸۔ یہ بات بھی سمجھنا (جو حدیث عبادہ میں ہے وہ جنت میں جائے گا۔) جو کچھ بھی عمل رکھتا ہو۔

۱۹۔ ترازو کے دو پلڑے ہیں۔

۲۰۔ اللہ کے لیے "وَجْہ" کے لفظ کا استعمال جس کے لفظی معنی "منہ" ہیں۔ اس کی حقیقت کو سمجھنا۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کا) دنیا میں بڑے سے بڑا کافر بھی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کا انکار نہیں کرتا مگر مرنے کے وقت حقیقت کھل جاتی ہے۔

[1] اس حدیث میں ساتوں زمینوں پر آبادی کا ذکر نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنْ حَقَّقَ التَّوْحِيدَ دَخَلَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِلّٰهِ حَنِيْفًا وَلَمْ يَكُ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ (۱۶: ۱۲۰)

وَقَالَ تَعَالٰى وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ (۲۳: ۵۹)

عَنْ حُصَيْنِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ سَعِيْدِ بْنِ جُبَيْرٍ، فَقَالَ اَيُّكُمْ رَاَى الْكَوْكَبَ الَّذِيْ انْقَضَّ الْبَارِحَةَ فَقُلْتُ اَنَا، ثُمَّ قُلْتُ اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَكُنْ فِيْ صَلٰوةٍ وَلٰكِنِّيْ لُدِغْتُ، قَالَ فَمَا صَنَعْتَ؟ قُلْتُ اسْتَرْقَيْتُ، قَالَ فَمَا حَمَلَكَ عَلٰى ذٰلِكَ قُلْتُ حَدِيْثٌ حَدَّثَنَاهُ الشَّعْبِيُّ قَالَ وَمَا حَدَّثَكُمْ؟ قُلْتُ حَدَّثَنَا عَنْ بُرَيْدَةَ بْنِ الْحُصَيْبِ اَنَّهٗ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ قَالَ قَدْ اَحْسَنَ مَنِ انْتَهٰى اِلٰى مَا سَمِعَ وَلٰكِنْ حَدَّثَنَا ابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ، عُرِضَتْ عَلَيَّ الْاُمَمُ، فَرَاَيْتُ النَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّهْطُ وَالنَّبِيَّ وَمَعَهُ الرَّجُلُ وَالرَّجُلَانِ، وَالنَّبِيَّ وَلَيْسَ مَعَهٗ اَحَدٌ، اِذْ رُفِعَ لِيْ سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَظَنَنْتُ اَنَّهُمْ اُمَّتِيْ فَقِيْلَ لِيْ هٰذَا مُوْسٰى وَقَوْمُهٗ فَنَظَرْتُ فَاِذَا سَوَادٌ عَظِيْمٌ فَقِيْلَ لِيْ هٰذِهٖ اُمَّتُكَ وَمَعَهُمْ سَبْعُوْنَ اَلْفًا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ بِغَيْرِ حِسَابٍ وَلَا عَذَابٍ، ثُمَّ نَهَضَ فَدَخَلَ مَنْزِلَهٗ فَخَاضَ النَّاسُ فِيْ اُولٰئِكَ، فَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ صَحِبُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ فَلَعَلَّهُمُ الَّذِيْنَ وُلِدُوْا فِي الْاِسْلَامِ فَلَمْ يُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا، وَذَكَرُوْا اَشْيَاءَ، فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ، فَقَالَ هُمُ الَّذِيْنَ لَا يَسْتَرْقُوْنَ وَلَا يَكْتَوُوْنَ وَلَا يَتَطَيَّرُوْنَ وَعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ فَقَامَ عُكَّاشَةُ بْنُ مِحْصَنٍ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ، قَالَ اَنْتَ مِنْهُمْ ثُمَّ قَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ ادْعُ اللّٰهَ اَنْ يَّجْعَلَنِيْ مِنْهُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ سَبَقَكَ بِهَا عُكَّاشَةُ۔

باب ہے اس بارہ میں جو سچی توحید رکھے وہ بے حساب جنت میں داخل ہوگا

اور اللہ کا فرمان: یقیناً ابراہیم ایک اُمت تھا اور خدا کا فرمانبردار، یک طرفہ، اور مشرکوں میں سے نہ تھا۔

اور فرمایا:۔ اور وہ لوگ کہ اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں بناتے۔

حصین بن عبدالرحمٰن کا بیان ہے کہ میں سعید بن جُبیر کے پاس تھا، انھوں نے پوچھا کہ گذشتہ شب جو تارا ٹوٹا تھا اسے کس نے دیکھا؟ میں نے جواب دیا کہ ہاں میں نے دیکھا تھا۔ پھر میں نے کہا کہ میں اس وقت نماز میں نہ تھا بلکہ مجھے زہریلے جانور نے کاٹا تھا، سعید بن جبیر نے کہا پھر تم نے کیا کیا؟ میں نے جواب دیا منتر پڑھوایا۔ بولے تم نے ایسا کیوں کیا؟ میں نے جواب دیا کہ ہمیں شعبی نے ایک حدیث بتائی ہے اس بنا پر کیا۔ بولے شعبی نے کیا حدیث بیان کی تھی؟ میں نے کہا کہ بُریدہ بن حُصیب اسلمی رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ وہ کہتے تھے منتر صرف نظر اور زہریلے جانوروں کے لیے درست ہے۔ سعید بن جبیر نے کہا بیشک جس نے اپنے علم کے مطابق کیا ٹھیک کیا۔ لیکن ہمیں ابن عباس رضی اللہ عنہما نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ آپ نے فرمایا مجھ پر پہلی اُمتیں پیش ہوئیں، سو میں نے نبی اور اس کے ساتھ ایک جماعت دیکھی، اور نبی جس کے ساتھ ایک یا دو مرد تھے۔ اور ایسا نبی بھی جس کے ساتھ کوئی نہ تھا۔ اس اثنا میں بڑی جماعت مجھے دکھائی دی۔ میں نے خیال کیا کہ یہ میری اُمت ہے تو مجھ سے کہا گیا "نہیں" یہ موسیٰ اور ان کی قوم ہیں۔ پھر میں نے دیکھا تو ایک بڑی جماعت نظر پڑی، مجھ سے کہا گیا یہ تمھاری امت ہے۔ اور ان کے ساتھ ستر ہزار وہ لوگ ہیں جو جنت میں بے حساب و بے عذاب داخل ہوں گے، پھر آپ یہ فرما کر گھر میں تشریف لے گئے۔ پس لوگوں نے ان ستر ہزار کی بابت چہ میگوئیاں شروع کر دیں۔ بعض نے کہا شاید یہ وہ لوگ ہونگے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو آپ کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور بعضوں نے کہا شاید مسلمانوں کی وہ اولاد کہ اسلام میں پیدا ہوئی اور کسی قسم کا شرک نہیں کیا، اور اسی قسم کی اور باتیں بولے، اتنے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے آپ سے دریافت کیا آپ نے فرمایا یہ وہ لوگ ہیں کہ منتر نہیں پھنکواتے اور نہ داغ لگواتے ہیں نہ بد فالی لیتے ہیں اور صرف اللہ پر بھروسہ کرتے ہیں۔ عکاشہ بن محصن اٹھ کر بولے کہ "اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیے کہ مجھے ان میں سے کر دے" فرمایا تو ان میں سے ہے، پھر ایک دوسرا شخص اٹھ کر بولا کہ میرے واسطے بھی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا عکاشہ اسے لے گیا۔ (بخاری و مسلم)

اس میں (۲۲) مطالب ہیں

۱۔ توحید میں لوگوں کے مختلف مراتب ہیں۔

۲۔ حقیقی توحید کیا ہے؟۔

۳۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف اس طرح کرنا کہ وہ مشرکوں میں سے نہ تھے۔

۴۔ اللہ عزوجل کا اپنے برگزیدہ بندوں کی تعریف اس طرح کرنا کہ وہ شرک سے پاک تھے۔

۵۔ منتر اور آگ سے بدن پر بطور علاج داغ لگوانے سے بالکلیہ پرہیز کرنا حقیقی توحید میں سے ہے۔

۶۔ ان تمام خصلتوں کو جمع کرنے والی چیز توکل ہے یعنی اصلی سبب وہی ہے۔

۷۔ صحابہ کرام کے علم کی گہرائی کیوں کہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ درجہ بغیر عمل کے نہیں حاصل ہو سکتا۔

۸۔ ان کی بھلائی میں رغبت۔

۹۔ امت محمدیہ کی فضیلت باعتبار تعداد اور صفت کے (یعنی تعداد میں ان کی کثرت اور صفات میں یہ صفت جو ستر ہزار کے لیے آئی ہے۔)

۱۰۔ موسیٰ علیہ السلام کی جماعت کی فضیلت۔

۱۱۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر امتوں کا پیش ہونا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲۔ ہر ایک امت اکیلی اپنے نبی کے ساتھ اٹھائی جاوے گی۔
۱۳۔ انبیاء کے ماننے والوں کی کمی۔
۱۴۔ جس نبی کو کسی نے نہ مانا ہوگا وہ اکیلا اٹھے گا۔
۱۵۔ اس علم کا نتیجہ۔
یعنی کثرت سے دھوکا نہ کھانا چاہیے اور قلت سے بلا وجہ اعراض نہ کرنا چاہیے۔
۱۶۔ نظر اور زہریلے جانوروں میں منتر کی اجازت ہے، (بشرطیکہ شرکیہ الفاظ نہ ہوں)۔
۱۷۔ سلف صالحین کی علم میں گہرائی اور کمال جیسا کہ کہا، "جس نے اپنے علم کے مطابق عمل کیا اچھا کیا مگر یہ باتیں (یعنی اس سے اولیٰ ہیں)، اس سے معلوم ہو گیا کہ پہلی حدیث دوسری کے مخالف نہیں۔
۱۸۔ سلف صالحین کا کسی کی بیجا تعریف سے بچنا۔
۱۹۔ آپ کا عکاشہ سے یہ فرمانا کہ تو ان میں سے ہے نبوت کے نشانوں میں سے ہے۔
۲۰۔ عکاشہ رضی اللہ عنہ کی فضیلت۔
۲۱۔ تصریح کے بجائے تعریض و کنایہ کا استعمال کرنا، (جیسا کہ آپ نے اس شخص سے صاف صاف نہیں فرمایا کہ تو نہیں ہے یا تیرے واسطے دعا نہیں کرتا)۔
۲۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن خلق۔

بَابُ الْخَوْفِ مِنَ الشِّرْكِ

وقول الله عز وجل، (إِنَّ اللَّهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذَٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ)، (وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللَّهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا)، (۴: ۱۱۶)
وَقَالَ الْخَلِيلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ (وَاجْنُبْنِي وَبَنِيَّ أَنْ نَعْبُدَ الْأَصْنَامَ)
(۱۴: ۳۵)
وَفِي الْحَدِيثِ أَخْوَفُ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمُ الشِّرْكُ الْأَصْغَرُ، فَسُئِلَ عَنْهُ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

فَقَالَ الرِّيَاءُ۔

وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات وھو یدعو من دون اللہ ندًّا دخل النار رواہ البخاری۔

ولمسلم عن جابر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهٗ يُشْرِكُ بِهٖ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ۔

باب ہے شرک سے ڈرنے میں

اور اللہ عزوجل کا فرمان۔ بیشک اللہ شرک کو نہیں بخشتا اور شرک کے سوا جو کچھ گناہ جس کے لیے چاہے بخشتا ہے، اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا پس وہ دور کی گمراہی میں جا پھنسا۔

اور حضرت ابراہیم خلیل اللہ نے اپنی دعا میں کہا" اور مجھے اور میری اولاد کو بتوں کی عبادت سے بچا"

اور حدیث شریف میں ہے تم پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ شرک اصغر ہے۔ (چھوٹا شرک) آپ سے دریافت کیا گیا وہ کیا ہے؟۔ فرمایا ریا کاری (یعنی دکھاوے کے واسطے کام کرنا)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔
جو کوئی اس حال میں مرجائے کہ اللہ کا شریک کرتا ہو۔ وہ جہنم میں جائے گا (بخاری)

مسلم میں جابرؓ سے ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو کوئی اللہ سے ملے اور وہ کسی چیز کو اس کا شریک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں جائیگا۔ اور جو اس سے ملے شرک کرتے ہوئے تو وہ جہنم میں جائے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۱۰) مطالب ہیں

۱۔ شرک سے خوف کھانا۔
۲۔ ریاکاری شرک میں سے ہے۔
۳۔ ریا شرک اصغر ہے۔
۴۔ نیک لوگوں پر بہ نسبت اور چیزوں کے ریا کا زیادہ خوف کیا جاتا ہے۔
۵۔ جنت و دوزخ کا قریب ہونا۔
۶۔ ان دونوں کے قریب ہونے کو ایک حدیث میں جمع کرنا۔
۷۔ جو بغیر شرک کے خدا سے ملے گا وہ جنت میں جائے گا، اور جو شرک کے ساتھ ملے گا وہ جہنم میں جائے گا، اگرچہ بڑا عابد و زاہد کیوں نہ ہو[1]
۸۔ اہم مسئلہ یعنی حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا اپنے اور اپنی اولاد کے لیے بت پرستی سے بچنے کی دعا کرنا۔
۹۔ حضرت خلیل اللہ علیہ السلام کا اکثر لوگوں کی حالت سے عبرت حاصل کرنا جیسا کہ کہا۔ اے پروردگار! ان بتوں نے بہت سے لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔
۱۰۔ اس میں لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تفسیر ہے، جیسا کہ بخاری رحمہ اللہ نے بیان کیا[2]

---

[1] اس لیے کہ شرک کے ہوتے ہوئے کوئی عمل قبول نہیں ہوتا، اور شرک نیک عملوں کے واسطے بمنزلہ آگ ہے کہ سب کو جلا دیتا ہے، لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتكونن من الخٰسرين۔ البتہ اگر تو نے شرک کیا تو تیرے بھی سب عمل برباد ہو جائیں گے اور تو ٹوٹا پانے والوں میں ہو جائے گا۔ (۳۹: ۶۵)

[2] حدیث کے بعض الفاظ میں اس طرح ہے کہ جو مرگیا: لا الہ الا اللہ کا اقرار کرتے ہوئے تو وہ جنت میں جائیگا۔ بعض کے الفاظ اس طرح ہیں جیسا کہ اوپر اس باب میں بیان ہوا یعنی جو اس حالت میں مرا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا، وہ جنت میں جائے گا، تو حاصل یہ نکلا کہ محض زبان سے کلمہ بولنے سے کچھ فائدہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کے معنی پر عمل نہ ہو، کیونکہ یہ نہایت صاف دھوکہ ہوگا کہ ایک شخص عربی الفاظ بے سوچے سمجھے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ الدُّعَاءِ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وقولُ اللّٰہ تعالیٰ (قل ھٰذہٖ سبیلی أدعُوا إلی اللّٰہِ علیٰ بصیرۃٍ أنا ومن اتبعنی وسبحان اللّٰہِ وما أنا من المشرکین) (۱۲ : ۱۰۸)

عن ابن عباس رضی اللّٰہ عنہما ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم لمّا بعث معاذًا قال لہ انک تأتی قومًا من اھل الکتاب فلیکن اول ما تدعوھم الیہ شھادۃ ان لا إلٰہ إلا اللّٰہ، وفی روایۃ الی ان یوحدوا اللّٰہ، فان ھم اطاعوک لذلک فأعلمھم أن اللّٰہ افترض علیھم خمس صلوٰت فی کل یوم ولیلۃ، فان ھم اطاعوک لذلک فأعلمھم أن اللّٰہ افترض علیھم صدقۃ تؤخذ من أغنیائھم فترد علی فقرائھم، فان ھم اطاعوک لذلک فإیاک وکرائم أموالھم، واتق دعوۃ المظلوم فإنہ لیس بینھا وبین اللّٰہ حجاب أخرجاہ۔

ولھما عن سھل بن سعد رضی اللّٰہ عنہ أن رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال یوم خیبر لأعطین الرایۃ غدًا رجلًا یحب اللّٰہ ورسولہ ویحبہ اللّٰہ ورسولہ یفتح اللّٰہ علی یدیہ فبات الناس یدوکون لیلتھم ایھم یعطاھا فلما اصبحوا غدوا علی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کلھم یرجو ان یعطاھا، فقال این علی بن ابی طالب فقیل ھو یشتکی عینیہ، فارسل الیہ فأتی بہ فبصق فی عینیہ ودعا لہ فبرأ کأن لم یکن بہ وجع، فاعطاہ الرایۃ فقال انفذ علی رسلک حتی تنزل بساحتھم ثم ادعھم الی الاسلام وأخبرھم بما یجب علیھم من حق اللّٰہ تعالیٰ فیہ فواللّٰہ لأن یھدی اللّٰہ بک رجلًا واحدًا خیر

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) پڑھ کر مسلمان بن جائے، حالانکہ وہ سراسر اس کے خلاف عمل کر رہا ہے، ایمان کے لیے اولاً علم پھر زبان، دل اور اعضاء ظاہری کا خوشی سے ماننا شرط ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لك من حُمر النَّعَمِ يَدُوْكُوْنَ اى يَخُوضُوْنَ۔

باب ہے اس بارہ میں کہ "لا الٰہ الا اللہ" کے اقرار کے لیے لوگوں کو بلایا جائے

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ کہدے یہ میرا راستہ ہے کہ میں اور میری پیروی کرنے والے اللہ کی طرف عقل و بصیرت سے بلاتے ہیں اور اللہ تو ہر ایک شرک و برائی سے پاک ہے اور میں بھی شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب معاذ بن جبل کو یمن بھیجا تو ان سے کہا تم اہل کتاب کی ایک قوم میں جا رہے ہو (یعنی پڑھے لکھے لوگ ہیں)، سو سب سے پہلے جس چیز کی طرف تم انھیں دعوت دو وہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کا سچے دل سے اقرار ہے۔ اور ایک روایت میں اس کی جگہ اللہ کی توحید ہے پس اگر وہ لوگ یہ قبول کرلیں تو انھیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر ہر رات و دن میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ اگر وہ اسے قبول کرلیں تو انھیں بتاؤ کہ اللہ نے ان پر صدقہ فرض کیا ہے جو ان کے مالدار لوگوں سے لے کر فقراء میں تقسیم کیا جائے گا۔ پس اگر وہ اسے قبول کرلیں۔ تو ان کے عمدہ مالوں کے لینے سے بچنا اور مظلوم کی بددعا نہ لینا، اس لیے کہ اس میں اور اللہ میں کوئی حجاب نہیں ہوتا، اسے بخاری، مسلم دونوں نے روایت کیا۔

اور بخاری و مسلم میں سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے آخری دن فرمایا، کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا جو اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہے اور اللہ و رسول اس سے محبت رکھتے ہیں، اسی کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔ پس لوگ رات بھر خیال دوڑاتے رہے کہ کس کو دیا جائے گا؟ جب صبح ہوئی تو سب آپ کے حضور میں آئے۔ ہر ایک یہی امید کیے تھا کہ اسی کو آپ جھنڈا دیں گے۔ آپ نے فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں۔ جواب ملا کہ ان کی آنکھیں دکھ رہی ہیں۔ آپ نے ایک آدمی بھیجا کہ انھیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لے آئے، جب وہ آگئے تو دعا کی اور آنکھوں میں تھوکا۔ اسی وقت آنکھیں درست ہوگئیں گویا کچھ تھا ہی نہیں۔ پھر انھیں جھنڈا دیا، اور فرمایا، جاؤ سہولت سے، جب ان کے میدان میں پہنچو، تو انھیں اسلام کی طرف بلاؤ، اور جو اللہ کے حقوق ان پر عائد ہوتے ہیں ان کو بتاؤ، خدا کی قسم اگر ایک آدمی تمھاری بدولت ہدایت پائے تو سرخ اونٹوں سے بہتر ہے۔ (سرخ اونٹ عرب میں قیمتی چیز ہے۔)

اس میں (۳۰) مطالب ہیں

۱۔ آپ کے متبعین کا یہی طریقہ ہے کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلائیں۔

۲۔ اس میں اخلاص کا بیان ہے، کیونکہ بہت سے لوگ جب حق کی طرف بلاتے ہیں تو اپنے نفس کی عظمت کی طرف بلاتے ہیں۔

۳۔ سوچ سمجھ کر دعوت دینا فرض ہے۔

۴۔ توحید کی خوبی یہ ہے کہ وہ اللہ کی ذات کو برائی سے پاک کرتی ہے۔

۵۔ شرک کی برائیوں میں سے یہ ہے کہ وہ اللہ کی ذات میں عیب لگاتا ہے۔

۶۔ مسلمانوں کو مشرکوں سے بچانا، یہ نہایت اہم مسئلہ ہے ایسا نہ ہو کہ وہ ان میں رہے، اگرچہ شرک نہ کرے۔

۷۔ توحید سب سے پہلا فرض ہے جس کی دعوت دی جائے۔

۸۔ سب سے پہلے توحید کی دعوت دی جائے گی، یہاں تک کہ نماز سے بھی پہلے۔

۹۔ لاالٰہ الااللہ کے اقرار کے یہی معنیٰ ہیں کہ اللہ کی توحید کا اقرار کیا جائے۔

۱۰۔ انسان کبھی اہل کتاب ہوتا ہے لیکن وہ "توحید" کو نہیں جانتا، یا جانتا ہے مگر اس کے مطابق عمل نہیں کرتا۔

۱۱۔ بتدریج تعلیم دینے کی ضرورت پر توجہ دلانا۔

۱۲۔ اہم باتوں کو یکے بعد دیگرے بہ ترتیب بتانا چاہیے۔

۱۳۔ زکوٰۃ کہاں صرف کرنی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴۔ عالم کا طالب العلم کے ذہن سے شبہہ دور کر دینا۔
۱۵۔ زکوٰۃ میں عمدہ مالوں کے لینے سے ممانعت۔
۱۶۔ مظلوم کی بد دعا سے بچنا۔
۱۷۔ یہ خبر دینا کہ مظلوم کی دعا کے لیے کوئی حجاب نہیں ہوتا۔
۱۸۔ جو کچھ سید المرسلین سید الاولیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دکھ تکلیف، بھوک اور بیماری وغیرہ پہنچی۔ یہ سب توحید کے دلائل سے ہے۔
۱۹۔ آپ کا یہ فرمانا "کل میں ایسے شخص کو جھنڈا دوں گا آخر تک" نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔
۲۰۔ آپ کا حضرت علی کی آنکھ میں تھوکنا بھی نبوت کی نشانیوں میں سے ہے۔
۲۱۔ حضرت علیؓ کی فضیلت۔
۲۲۔ صحابہ کی فضیلت کہ وہ رات بھر اس خیال میں رہے کہ دیکھنا چاہیے صبح جھنڈا کسے ملتا ہے۔ اس خیال میں فتح کی خوشخبری بھی بھول گئے۔
۲۳۔ یہاں سے تقدیر پر ایمان لانا ثابت ہوتا ہے کیوں کہ جو جھنڈے کا خیال بھی نہ رکھتا تھا۔ اسے مل گیا۔ اور جو رات بھر اسی خیال میں رہا وہ محروم رہا۔
۲۴۔ آپ کا ادب سکھانا، یعنی یہ فرمانا کہ جاؤ جلدی نہ کرنا۔
۲۵۔ جنگ سے پیشتر دعوتِ اسلام دینا۔
۲۶۔ دعوتِ اسلام ہر حالت میں مشروع ہے، خواہ ان لوگوں سے پہلے پہل خطاب ہو یا پہلے دعوت ہو چکی ہو۔ اور جنگ بھی (جیسا کہ خیبر میں ہوا تھا۔)
۲۷۔ حکمت و دانش مندی سے دعوت دینا، جیسا کہ آپ نے فرمایا: "انھیں چوان پر فرض ہے۔ اس کی اطلاع دے۔"
۲۸۔ اسلام میں اللہ کا حق پہچاننا۔
۲۹۔ اس شخص کی فضیلت جس کے ہاتھ پر ایک آدمی ہدایت پائے۔
۳۰۔ کسی فتوے پر قسم کھانا۔ جیسا کہ آپ نے قسم کھا کر بیان فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ تَفْسِيرِ التَّوْحِيدِ وَشَهَادَةُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ

وقول الله تعالى ﴿أُولٰئِكَ الَّذِينَ يَدْعُونَ يَبْتَغُونَ إِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيلَةَ أَيُّهُمْ أَقْرَبُ وَيَرْجُونَ رَحْمَتَهُ وَيَخَافُونَ عَذَابَهُ إِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُورًا﴾ (۱۷: ۵۷)

وقوله تعالى ﴿وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَقَوْمِهِ إِنَّنِي بَرَاءٌ مِمَّا تَعْبُدُونَ. إِلَّا الَّذِي فَطَرَنِي فَإِنَّهُ سَيَهْدِينِ﴾ (۴۳: ۲۶-۲۷)

وقوله تعالى ﴿اتَّخَذُوا أَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللّٰهِ وَالْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَمَا أُمِرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا إِلٰهًا وَاحِدًا لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ سُبْحَانَهُ عَمَّا يُشْرِكُونَ﴾ (۹: ۳۱)

وقوله تعالى ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَتَّخِذُ مِنْ دُونِ اللّٰهِ أَنْدَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلّٰهِ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللّٰهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ﴾ (۲: ۱۶۵)

فی الصحیح عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال لا الہ الا اللہ وکفر بما یعبد من دون اللہ حرم مالہ ودمہ وحسابہ علی اللہ عزوجل۔

باب ہے توحید اور کلمہ طیبہ "لا الہ الا اللہ" کے اقرار کے مطلب میں

اور اللہ عزوجل کا فرمان۔ یہ لوگ تو اللہ سے دعا کرتے رہتے تھے، اور اس کے قرب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے ذریعے ڈھونڈ رہتے تھے کہ کون زیادہ مقرب ہو۔ اور اس کی رحمت کے امیدوار اور عذاب سے خوفزدہ تھے، اس میں کوئی شبہہ نہیں کہ تیرے رب کا عذاب ڈرنے کی چیز ہے۔

اور فرمایا:۔ جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے صاف کہدیا کہ "میں ان تمام چیزوں سے جن کی تم پرستش کرتے ہو بیزار ہوں اور اس اللہ کا ماننے والا ہوں جس نے مجھے پیدا کیا سو وہی مجھے سیدھی راہ دکھائے گا"

اور فرمایا:۔ انھوں نے اپنے عالموں اور پیروں کو اللہ بنا دیا۔ اللہ کو چھوڑ کر اور مسیح بن مریم کو بھی، اور انھیں اس کے سوا کچھ حکم نہیں دیا گیا تھا کہ صرف ایک معبود کی پرستش کریں جس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں، وہ پاک و برتر ہے اس چیز سے کہ یہ شریک کرتے ہیں۔

اور فرمایا:۔ اور بعض لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کو چھوڑ کر دوسروں کو اس کا شریک ٹھہراتے ہیں ان سے وہ ایسی محبت کرتے ہیں جو خدا سے ہونی چاہیے۔ اور ایمان والے تو اللہ ہی سے زیادہ محبت رکھتے ہیں۔ اور اگر ان ظالموں کو یہ بات سوجھے کہ جب یہ عذاب دیکھیں گے اس وقت یقین کریں گے کہ ساری قوت خدا ہی کی ہے۔ اور یہ کہ اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

صحیح مسلم میں وارد ہے، آپ نے فرمایا:۔ جو شخص کہ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا جن چیزوں کی پرستش ہوتی ہے ان سے منکر ہو تو اس کا مال و خون حرام ہو گیا، اور اس کے دل کا حال اللہ جانتا ہے۔

اس باب کی شرح وہ تمام ابواب ہیں جو آئندہ آئیں گے

اس میں اہم ترین اور بزرگ ترین جو مسئلہ ہے وہ ہے توحید کی تفسیر اور کلمہ شہادت کے معنی جن کو چند باتوں سے واضح کر دیا گیا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں سورۂ بنی اسرائیل کی آیت ہے جس میں ان مشرکین کا صاف صاف رد فرمایا ہے، جو نیک لوگوں سے حاجتیں مانگتے اور انھیں وسیلہ گردانتے تھے۔

اس میں صاف تصریح ہے کہ یہی کام شرکِ اکبر ہے یعنی اصلی شرک۔

اور اس میں سے آیۂ براءۃ ہے جس میں توضیح ہے کہ اہل کتاب نے اپنے علماء و زاہدوں کو اللہ کے سوا رب بنا رکھا ہے۔ جب کہ انھیں صرف اللہ کی عبادت کا حکم تھا۔ اور اس کی صاف کھلی تفسیر یہی ہے کہ رب بنانے کے معنی حکم الٰہی کے مقابلہ میں علماء اور پیروں کی فرمانبرداری ہے۔ نہ کہ ان سے دعاء کرنا۔

اور اس میں سے حضرت خلیل اللہ کا کافروں سے یہ فرمانا ہے کہ: میں اللہ کے سوا تمھارے تمام معبودوں سے بیزار ہوں۔ انھوں نے اللہ عزوجل کو ان کے تمام معبودوں سے الگ کیا، پھر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان فرمایا کہ یہ برأت شرک و مشرکین سے اور یہ موالات و محبت اللہ والوں سے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ" کے معنیٰ میں شامل ہے، اسی کو فرمایا کہ اسے ان کے خاندان میں بطور یادگار "کلمہ" چھوڑا، شاید کہ وہ لوٹ جائیں۔ (الزخرف : ۲۸)

اور اس میں سے سورۂ بقرہ کی کافروں کی بابت یہ آیت ہے جن کی شان میں فرمایا وہ ہرگز جہنم سے نہ نکلیں گے"۔ اس آیت میں یہ ذکر فرمایا ہے کہ وہ اپنے شریکوں سے اللہ کی سی محبت رکھتے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ وہ اللہ تعالیٰ سے بھی بڑی محبت رکھتے تھے۔ باوجود اس کے انھیں مسلمان نہیں کہا، پس ان لوگوں کا کیا حال ہوگا جو شریک سے اللہ کی بہ نسبت زیادہ محبت رکھتے ہیں! اور وہ لوگ کہاں جائیں گے؟ جو صرف شریکوں سے محبت رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کو جانتے ہی نہیں۔

اور اس میں سے آپ کا یہ فرمانا ہے کہ جس نے کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ۔ کہا، اور اللہ کے سوا تمام معبودوں سے کفر کیا اس کا مال و خون حرام ہوگیا، اور اس کے دل کا حال خدا جانتا ہے، یہ ان اہم ترین باتوں میں سے ہے جو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ کے معنی میں شامل ہے۔

آپ نے صرف زبان سے کلمہ پڑھ لینے کو مال و جان بچانے والا نہیں فرمایا، نہ اس کے لفظ و معنی کے پہچاننے کو بھی، محض اقرار کو نہیں بلکہ صرف اللہ وحدہ لاشریک ہی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے پکارنے کو بھی اس کی جان و مال حرام نہ ہوں گے۔ جب تک کہ اس کے ساتھ اللہ کے سوا جو معبود ہیں ان سے کفر نہ کرے، سوا گر شک کرے یا توقف کرے تو اس کی جان و مال حرام نہ ہوں گے۔ پس یہ کیا ہی عجیب مسئلہ ہے! جس کا کتنا بڑا زبردست مرتبہ ہے اور کیا واضح بیان ہے! اور کیسی صریح حجت کہ نزاع کی جڑ کاٹ دیتی ہے۔

بَابُ مِنَ الشِّرْكِ لُبْسِ الْحَلْقَةِ وَالْخَيْطِ وَنَحْوِهِمَا لِرَفْعِ الْبَلَاءِ أَوْ دَفْعِهِ

وقولہ تعالیٰ (قُلْ أَفَرَءَيْتُم مَّا تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ إِنْ أَرَادَنِيَ اللَّهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كَاشِفَاتُ ضُرِّهِ أَوْ أَرَادَنِي بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ. قُلْ حَسْبِيَ اللَّهُ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُونَ.) (۳۹ : ۳۸)

عن عمران بن حُصين رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رأی رجلاً فی یدہ حلقة من صُفْرٍ، فقال ماھذا؟ قال من الواھنة، فقال انزعھا فانھا لاتزیدك الا وھنا، فانك لومت وھی علیك ما افلحت ابدًا. رواہ احمد بسند لا باس بہ۔

ولہ عن عقبة بن عامر رضی اللہ عنہ مرفوعًا مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللَّهُ لَهُ وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللَّهُ لَهُ، وفی روایۃ من تعلق تمیمة فقد أَشْرَكَ، ولابن ابی حاتم عن حذیفة انہ رأی رجلا فی یدہ خیط من الحمی فقطعہ وتلا قولہ (وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُم بِاللَّهِ إِلَّا وَهُم مُّشْرِكُونَ.) (۱۲ : ۱۰۶)

باب ہے اس بارہ میں کہ کڑا چھلا اور گنڈا وغیرہ بلاء دفع

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کرنے کے لیے پہننا شرک ہے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان :۔ کہدے، بتاؤ جن چیزوں کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو، اگر اللہ مجھے کوئی ضرر پہنچانا چاہے کیا وہ اس ضرر کو دور کر سکتے ہیں ؟ یا اللہ اگر مجھ پر رحم فرمائے تو کیا یہ اس کی رحمت روک سکتے ہیں ؟ تو کہدے مجھے تو اللہ ہی بس ہے، اسی پر سب توکل کرنے والے توکل کرتے ہیں۔

عمران بن حصین کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے ہاتھ میں پیتل کا حلقہ دیکھا یا چھلہ، دیکھا، فرمایا یہ کیا ہے ؟ بولا کہ واہنہ کی وجہ سے ہے، فرمایا کہ اسے اتار دے، یہ تجھے کمزوری کے سوا کچھ نفع نہ دے گا، بلاشبہ اگر تو اسے پہنے ہوئے مرجائے گا کبھی کامیاب نہ ہوگا۔ احمد نے اسے اچھی سند سے روایت کیا ہے۔

اور مسند احمد میں عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جو تعویذ لٹکائے اللہ اس کا مطلب پورا نہ کرے۔ اور جو سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے، ایک روایت میں ہے جس نے تعویذ لٹکایا، سو شرک کیا، ابن ابی حاتم نے حضرت حذیفہ سے بیان کیا کہ انھوں نے ایک شخص کے ہاتھ میں بخار کے لیے ڈورا بندھا دیکھا تو اسے کاٹ ڈالا، پھر یہ آیت پڑھی۔ ''اور بہت سے ایمان نہیں لاتے، مگر وہ شرک کرتے ہیں۔

اس میں (۱۱) مطالب ہیں

۱۔ چھلا، تاگا وغیرہ باندھنے میں سخت حکم ہے۔

۲۔ صحابی اگر ایسی حالت میں مرجاتے تو کامیاب نہ ہوتے اس میں صحابہ کے اس کلام کی دلیل پائی جاتی ہے کہ شرک اصغر بھی تمام بڑے گناہوں سے بڑا ہے۔

۳۔ انسان جہالت کی وجہ سے شرک میں معذور نہیں متصور ہو سکتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴۔ گنڈا، چھلا وغیرہ دنیا میں بھی ضرر رساں ہے جیسا کہ آپ نے فرمایا۔ اس سے کمزوری ہی بڑھے گی۔

۵۔ ایسا کرنے والے نے سختی سے برأت اور اس پر نکیر۔

۶۔ صاف یہ بیان کر دینا کہ جو شخص کسی چیز کو لٹکائے گا، اسی کے سپرد کیا جائے گا۔

۷۔ جس نے تعویذ لٹکایا شرک کیا۔

۸۔ بخار وغیرہ کے لیے تاگا لٹکانا بھی اس شرک میں داخل ہے۔

۹۔ حضرت حذیفہؓ کا آیت سورۂ یوسف پڑھنا اس بات کی دلیل ہے کہ صحابہ رضوان اللہ علیہم شرک اکبر کی آیتیں شرک اصغر پر پڑھا کرتے تھے جیسا کہ ابن عباسؓ نے سورۂ بقرہ کی آیت کے باب میں ذکر کیا ہے[1]

۱۰۔ سیپی وغیرہ نظر بد سے بچنے کے لیے لٹکانا اسی میں داخل ہے۔

۱۱۔ اس شخص کو بددعا دینا جو تعویذ لٹکائے، کہ اللہ اس کا مطلب پورا نہ کرے، اور جو سیپی وغیرہ لٹکائے اللہ اسے آرام نہ دے، یعنی اللہ اسے مصیبت سے نہ چھوڑے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرُّقَى وَالتَّمَائِمِ

فی الصحیح عن ابی بَشِیْرِ الانصاری رضی اللہ عنہ انہ کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعض اسفارہ فارسل رسولاً ان لایبقین فی رقبۃ بعیر قلادۃٌ من وترا و قلادۃٌ الا قُطِعَتْ۔

وعن ابن مسعود رضی اللہ عنہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

---

[1] ۔ ابن عباسؓ نے آیت "فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ" (۲ : ۲۲) کی تفسیر کی ہے جیسا آگے اسی آیت کے باب میں آئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

یقول ان الرُّقیٰ وَالتَّمَائِمَ وَالتِّوَلَةَ شرکٌ رواہ احمد وابوداود۔

وعن عبد اللہ بن حکیم مرفوعاً من تعلّق شیئاً وکل الیہ رواہ احمد والترمذی۔

(التَّمَائِمُ) شئ یُعلّق علی الاولاد من العین، لکن اذا کان المعلق من القرآن فرخّص فیہ بعضُ السلف وبعضھم لم یُرَخِّص فیہ ویجعلہ من المنھی عنہ۔ منھم ابن مسعود رضی اللہ عنہ۔

(والرُّقیٰ) ھی التی تُسمّی العَزَائِمَ وخص منھا الدلیل ما خلا من الشرک فقد رخص فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من العین والحُمۃ۔

(وَالتِّوَلَة) شئ یَصْنَعُوْنَہ یَزْعُمون اَنَّہٗ یُحَبِّبُ المَرْأۃَ الیٰ زوجھا والرجل الیٰ امرأتہ۔

وروی اَحْمَدُ عن رُوَیفع قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رُوَیفع لعلّ الحیواۃ تطولُ بک فاَخبر النّاس اَنَّ من عقد لِحْیَتَہٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا، او اسْتَنْجیٰ برجیعِ دَابَّۃٍ او عظمٍ فان محمدا بریٌٔ منہ۔

وعن سَعِیْد بن جُبَیْر قال من قطع تمیمۃً من انسان کان کعدل رقبہ رواہ وکیع ولہ عن ابراھیم قال کانوا یکرھون التمائم کلھا من القرآن وغیر القرآن۔

باب ہے منتروں اور تعویذوں میں

صحیح (مسلم) میں ابوبشیر انصاریؓ سے روایت ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں تھے آپ نے ایک منادی کو بھیجا کہ کسی اونٹ کی گردن میں تانت باقی نہ رہے (اسے نظر بد کے لیے باندھ دیا کرتے تھے) اگر ہو تو کاٹ دی جائے۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا۔ فرماتے تھے، منتر اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تعویذ گنڈے اور حُب کے اعمال سب شرک ہیں، اسے احمد اور ابوداؤد نے روایت کیا۔

عبداللہ بن حکیم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جو کوئی کسی چیز کو لٹکائے گا۔ اسی کے حوالے کیا جائے گا۔ اسے احمد اور ترمذی نے روایت کیا۔

"تمائم" وہ چیز ہے کہ بچوں پر نظر سے بچانے کے لیے لٹکاتے تھے، جو چیز لٹکائی جائے۔ اگر قرآن سے ہو تو سلف میں سے بعض اس کی اجازت دیتے ہیں، اور بعض ممنوع قرار دیتے ہیں۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ اس سے منع کرتے تھے۔

اور "رقی" جن کو عزائم بھی کہتے ہیں، یعنی منتر، دلیل کے رو سے جس منتر میں شرک نہ ہو اس کی بابت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر اور زہریلے جانوروں میں رخصت دی ہے۔

اور "تولہ" وہ عمل ہے جسے اس خیال سے کیا کرتے تھے کہ عورت مرد میں محبت پیدا کرائے۔ (چاہے یہ گنڈا تعویذ ہو یا اور کچھ۔)

احمد نے رویفع رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ مجھ سے آنحضرت صلی اللہ وسلم نے فرمایا۔ رویفع! شاید تم مدت تک زندہ رہو۔ سو لوگوں کو یہ پہنچا دینا کہ جس نے اپنی ڈاڑھی کی گرہ لگائی، یا تانت گردن میں لٹکائی۔ یا گوبر یا ہڈی سے استنجا کیا، تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس سے بری ہیں۔[1]

سعید بن جبیر کہتے ہیں جس نے کسی آدمی کا تعویذ کاٹ دیا۔ گویا اس نے ایک جان آزاد کی۔ وکیع نے اسے روایت کیا، اور یہ بھی ابراہیم نخعی سے کہ ہر قسم کے تعویذوں کو پہلے لوگ ناپسند کرتے تھے، خواہ قرآن سے ہوں یا اس کے سوا۔

اس میں (۹) مطالب ہیں

۱۔ رقی (منتر) اور تمائم (تعویذوں) کی تفسیر

۲۔ تولہ یعنی حُب کے عمل کی تفسیر۔

---

[1] ۔ یہ روایت ضعیف ہے۔ اس لیے کہ اس میں ابن لہیعہ یا اور اسی قسم کے ناقابل اعتبار راوی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳۔ یہ تینوں بلا تخصیص شرک ہیں۔
۴۔ غیر شرکیہ کلام سے منتر کرنا نظر اور زہریلے جانوروں میں شرک میں داخل نہیں ہے۔
۵۔ تعویذ جب کہ آیت قرآنی ہو تو علماء میں اختلاف ہے کیا یہ شرک ہے یا نہیں؟۔
۶۔ جانوروں پر تانت نظر کے خیال سے لٹکانا اسی قبیل سے ہے۔ (یعنی ممنوع ہے)
۷۔ اس شخص کے لیے جو تانت لٹکائے سخت سزا۔
۸۔ اس شخص کا ثواب جو کسی آدمی کے تعویذ کو کاٹ ڈالے۔
۹۔ ابراہیم نخعی کا یہ کہنا کہ پہلے لوگ تعویذوں کو مکروہ سمجھتے تھے۔ خواہ قرآن سے ہوں یا غیر قرآن سے یہ ہمارے پہلے بیان کے خلاف نہیں ہے کیونکہ یہاں لوگوں سے مراد ابن مسعودؓ کے شاگرد ہیں [1]

بَابُ مَنْ تَبَرَّكَ بِشَجَرٍ أَوْ حَجَرٍ وَنَحْوِهِمَا

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: أَفَرَأَيْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزَّى. وَمَنَاةَ الثَّالِثَةَ الْأُخْرَى أَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْأُنْثَى. تِلْكَ إِذًا قِسْمَةٌ ضِيزَى. إِنْ هِيَ إِلَّا أَسْمَاءٌ سَمَّيْتُمُوهَا أَنْتُمْ وَآبَاؤُكُمْ مَا أَنْزَلَ اللهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ، إِنْ يَتَّبِعُونَ إِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْأَنْفُسُ وَلَقَدْ جَاءَهُمْ مِنْ رَبِّهِمُ الْهُدَى. (۵۳: ۱۹ تا ۲۳)

عن ابی واقد اللیثی قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی حنین ونحن حدثاء عھد بکفر وللمشرکین سدرۃ یعکفون عندھا وینوطون

---

[1] ۔ بہت سے لوگ جائز معاملات میں قرآن مجید وغیرہ کے تعویذ کا استعمال روا جانتے ہیں، مگر اس کا ثبوت کسی صحیح روایت سے نہیں ہوتا۔ اس لیے ایک جماعت ہر حال میں اسے حرام جانتی ہے۔ قرآن مجید کے نزول کی غرض وغایت تعویذ و منتر ہونا نہیں بلکہ عمل و اعتقاد کی اصلاح ہے جسے لوگ بھولے بیٹھے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بِهَا أَسْلِحَتَهُمْ يُقَالُ لَهَا ذَاتُ أَنْوَاطٍ فَمَرَرْنَا بِسِدْرَةٍ، فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ اجْعَلْ لَنَا ذَاتَ أَنْوَاطٍ كَمَا لَهُمْ ذَاتُ أَنْوَاطٍ، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهُ أَكْبَرُ إِنَّهَا السُّنَنُ، قُلْتُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ كَمَا قَالَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ لِمُوسَى (اجْعَلْ لَنَا إِلٰهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ) (۷ : ۱۳۸) لَتَرْكَبُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، رواہ الترمذی وصححہ۔

باب ہے درخت اور پتھر وغیرہ سے تبرک لینے میں

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان: کیا تم نے لات و عزیٰ اور ایک تیسری دیوی مناۃ کی حقیقت پر غور کیا ہے۔ کیا تمھارے واسطے بیٹے ہوں اور اللہ کے واسطے بیٹیاں، یہ بڑی ناقص تقسیم ہے یہ تو صرف نام ہی نام ہیں، جو تم اور تمھارے باپ دادا وں نے رکھ لیے ہیں۔ جن کی بابت اللہ تعالیٰ نے کوئی حجت نہیں اتاری، یہ لوگ صرف گمان اور من مانی بات کی پیروی کرتے ہیں۔ حالانکہ ان کے پاس ان کے رب کی ہدایت آچکی ہے۔

ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ حنین میں نکلے۔ اور ابھی ابھی ہم مسلمان ہوئے تھے، مشرکوں نے ایک بیری کو طواف کے واسطے منتخب کیا تھا، اور اس پر اپنے ہتھیار بھی لٹکاتے تھے جس کا نام ذات انواط رکھا تھا، سو ہم بھی ایک بیری پر گذرے اسوقت ہم نے عرض کیا کہ ہمارے واسطے بھی ایک ذات انواط بنا دیجئے جیسا کہ کفار کا ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ اکبر، یہی تو گمراہی کے راستے ہیں، قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم نے بھی وہی بات کی جو بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام سے کی تھی، کہ ہمارے واسطے کوئی ایک معبود ایسا بنا، جیسا کہ ان کے ہیں، موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ تم بڑی جاہل قوم ہو۔

پھر فرمایا ضرور تم اگلی امتوں کے طریقوں پر چلو گے۔ اسے ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۲۲) مطالب ہیں

۱ ۔ سورۂ نجم کی آیت کی تفسیر۔
۲ ۔ صحابہؓ کے طلب کرنے کی حقیقت معلوم کرنا (کہ وہ معبود بنانا نہیں چاہتے تھے، بلکہ بطور تبرک اسے استعمال کرنا چاہتے تھے)۔
۳ ۔ صحابہؓ نے عملاً ایسا نہیں کیا تھا۔
۴ ۔ انھوں نے اسے تقرب الی اللہ کا ذریعہ سمجھا تھا۔ کیونکہ وہ یہ سمجھتے تھے کہ اللہ اسے پسند فرماتا ہے۔
۵ ۔ جب بعض صحابہ اس قسم کی بات نہ سمجھ سکے تو دوسروں کا نہ سمجھنا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوا۔
۶ ۔ اُن کی نیکیاں اور ان کے واسطے مغفرت کے وہ وعدے ہیں جو دوسروں کے لیے نہیں ہیں۔
۷ ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان لوگوں کو اس بات میں معذور نہیں سمجھا، بلکہ یہ فرما کر رد کیا: "اللہ اکبر! یہی تو وہ راستے ہیں، تم بھی اپنے پہلوں کے راستے کی پیروی کرو گے"۔ پس ان تینوں باتوں سے معاملہ کی سختی بیان فرمائی۔
۸ ۔ بڑی بات جو کہ اصلی غرض ہے یہ ہے کہ آپ نے خبر دی کہ ان کی فرمایش بنی اسرائیل کی فرمایش کی طرح ہے جب کہ انھوں نے حضرت موسیٰؑ سے کہا تھا کہ ہمارے لیے بھی کوئی معبود بنا۔
۹ ۔ اس قسم کے تبرک کا انکار بھی لا الٰہ الا اللہ کے معنی میں داخل ہے۔ حالانکہ یہ مشکل اور مخفی رہا ان لوگوں پر۔
۱۰ ۔ آپ کا فتویٰ پر قسم کھانا، حالانکہ آپ بغیر ضرورت قسم نہیں کھاتے تھے۔
۱۱ ۔ شرک اصغر اور اکبر دونوں قسم کا ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ لوگ یہ بات کہنے سے مرتد نہیں ہوئے[1]۔

---

[1] ۔ بنی اسرائیل کا فعل تو مرتبۂ کفر تھا، مگر ان لوگوں کا کہنا ایک قسم کی عبادت گاہ بنانے کے مرادف تھا۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۲ - ان کا یہ بیان کہ:- ہم ابھی ابھی مسلمان ہوئے تھے، ظاہر کرتا ہے کہ دوسرے ایسی باتوں کو جانتے تھے۔

۱۳ - تعجب کے موقع پر تکبیر کہنا بخلاف اس کے جس نے اسے مکروہ سمجھا۔

۱۴ - ہر ایک شرک کے اسباب کا دروازہ بند کر دینا۔

۱۵ - اہل جاہلیت سے مشابہت کی ممانعت۔

۱۶ - تعلیم کے وقت (کسی مصلحت سے) غصہ ہونا۔

۱۷ - عام قاعدہ جیسا کہ آپ نے فرمایا "یہی تو وہ راستے ہیں"۔

۱۸ - یہ نبوت کی علامات میں سے ہے کیونکہ جیسا آپ نے فرمایا۔ ویسا ہی ہوا۔

۱۹ - اللہ عزوجل نے قرآن مجید میں جس کی وجہ سے یہود و نصاریٰ کی مذمت فرمائی، وہ ہمارے لیے بھی ہے (اگر نعوذ باللہ ہم ویسے ہی افعال کے مرتکب ہوں[1])

۲۰ - یہ امر طے شدہ ہے کہ عبادتوں میں قیاس کو دخل نہیں، بلکہ وہ حکم پر مبنی ہیں، پس اس میں قبر کے مسائل پر تنبیہ ہوئی، کیونکہ اللہ عزوجل کی طرف سے تو آیت ہی سے ظاہر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے آپ کی پیشین گوئی موجود ہے (کہ تم ضرور پہلی امتوں کی پیروی کرو گے)، اور دین کی طرف سے ان کے یہ کہنے میں اشارہ ہے کہ ہمارے لیے ذات انواط بناؤ۔

۲۱ - اہل کتاب کا طریقہ بھی مشرکین کے طریقہ کی طرح قابل مذمت و ناپسندیدہ ہے۔

---

[1] - عام جاہلوں، دربیت سے علم کے مدعی لوگوں میں مشہور ہے کہ یہ آیت مشرکوں، کافروں، یہود و نصاریٰ کی بابت ہے۔ وہ اس سے مستثنیٰ ہیں، یہ نہایت غلط اور بے اصل بات ہے۔ قرآن مجید موعظت و عبرت کے لیے ہے اس میں کسی مخصوص زمانہ، یا قوم کی قید نہیں۔ اگر کسی جگہ ہو بھی تو وہ اتفاقی ہے۔ اسے بطور ضرب المثل سمجھنا چاہیے جو ہر زمانہ ہر قوم پر یکساں صادق آتی ہے۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) جس کو شریعت پسند نہیں کرتی۔ لہٰذا اسے شرک اصغر کہا۔ گویا کسی جگہ یا درخت کو بلا حکم الٰہی میلہ یا اجتماع کا مقام بنا لینا اسے بت بنانا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۲ ۔ جو کوئی باطل سے حق کی طرف آجاتا ہے تو اس میں اپنی قدیم عادات کا کچھ نہ کچھ اثر باقی رہنا ممکن ہے جیسا کہ یہ لوگ بولے "ہم ابھی ابھی مسلمان ہوئے تھے"۔

بَابُ مَاجَاءَ فِی الذَّبْحِ لِغَیْرِ اللّٰہِ

وَقَوْلُ اللّٰہِ تَعَالٰی (قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۔ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا اَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ ۔ (۶:۱۶۲-۱۶۳)

وقولہ تعالٰی (فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ) (۱۰۸:۲)

عن علی رضی اللہ عنہ قال حدثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باربع کلمات، لَعَنَ اللّٰہُ من ذبح لغیر اللّٰہ، لعن اللّٰہ من لَعَنَ والدیہ لَعَنَ اللّٰہُ من اٰوٰی مُحْدِثًا لَعَنَ اللّٰہُ من غیّر مَنَارَ الْاَرْضِ، رواہ مُسْلِم۔

عن طَارِق بن شہاب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال دخل الْجَنَّۃَ رجل فی ذُبَابٍ ودخل النَّارَ رجل فی ذباب، قالوا وکیف ذٰلِکَ یارسول اللّٰہ؟ قال مَرَّ رَجُلَانِ علی قومٍ لَھُمْ صنمٌ لایجوزہ احد حتی یُقَرِّبَ لہ شیئًا، فقالوا لاحدھما قَرِّبْ، قَالَ لَیْسَ عندی شئی اقرب قالوا لہ قَرِّبْ ولو ذبابًا، فقرب ذبابا فَخَلَّوْا سَبِیْلَہٗ، فدخل النَّارَ، وقالوا للاٰخر قَرِّبْ فقال ماکنت لاُقَرِّبَ لاحد شیئًا دون اللّٰہ عزوجل فَضَرَبُوْا عُنُقَہٗ فدخل الجنۃ رواہ احمد۔

باب ہے غیر اللہ کے لیے ذبح کی بابت

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، کہدے کہ بلاشبہ میری نماز اور ذبیحہ اور میری زندگی اور موت صرف اللہ عزوجل کے لیے ہے، جو سارے جہاں کا رب ہے۔ اس کا کوئی شریک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہیں اور اسی کا مجھے حکم ہوا ہے، اور میں سب سے پہلا اسے ماننے والا ہوں۔

اور فرمایا: پس اپنے پروردگار کے لیے ہی نماز پڑھ اور قربانی کر۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتیں بتائیں (۱) اللہ کی لعنت اس پر جو اللہ کے سوا کسی اور کے لیے ذبح کرے۔ (۲) اللہ کی لعنت اس پر جو اپنے ماں باپ پر لعنت کرے۔ (۳) اللہ کی لعنت اس پر جو کسی مجرم کو پناہ دے۔ (۴) اللہ کی لعنت اس پر جو زمین کے نشانات بدل دے[1]

طارق بن شہاب کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک شخص ایک مکھی کی بدولت جنت میں گیا، اور ایک شخص ایک مکھی کی وجہ سے جہنم میں گیا صحابہؓ نے عرض کیا یہ کیسے یارسول اللہ؟ فرمایا کہ دو آدمیوں کا ایک قوم پر گذر ہوا، جن کا ایک بت تھا، ان کا دستور تھا کہ یہاں سے کسی کو گزرنے نہ دیتے تھے جب تک کہ اس بت پر کچھ چڑھاوا نہ چڑھائے، سو انھوں نے ان دونوں میں سے ایک کو کہا کہ کچھ چڑھا دے، وہ بولا کہ میرے پاس چڑھانے کے لیے کچھ نہیں ہے، بولے کہ کچھ نہ کچھ ضرور چڑھا دے۔ اگرچہ ایک مکھی ہی ہو، اس نے ایک مکھی مار کر چڑھا دی، تب اسے چھوڑ دیا، پس وہ شخص داخل جہنم ہوا، اس شرک کی وجہ سے، پھر ان لوگوں نے دوسرے سے کہا کہ میاں تو بھی کچھ چڑھا دے۔ وہ بولا میں تو کبھی اللہ عزوجل کے سوا کسی کے واسطے کچھ چڑھاوا نہیں چڑھاتا ہوں، سو ان لوگوں نے اس کی گردن مار دی، پس یہ شخص جنت میں پہنچا۔ احمد نے اسے روایت کیا۔

---

[1] اللہ کے سوا دوسرے کے لیے ذبح کرنے کی دو صورتیں ہیں۔ ایک کسی بت خانہ یا قبر وغیرہ پر بطور تبرک ذبح کرے اور نذر چڑھا دے۔ دوسری یہ کہ بسم اللہ کی جگہ کسی اور کے نام پر ذبح کرے۔ ماں باپ پر لعنت کی ایک صورت تو صاف ہے یعنی ایسا نالائق بداطوار ہو جائے کہ خود انھیں ایسے کلمات سنائے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ کسی بدمعاش کے سنوائے ادا سے گالیاں دے جس سے وہ اس کے ماں باپ پر بددعا نکالے۔ مجرم بھی دو قسم کے ہوں گے، جو کسی سرقہ، زنا، قتل وغیرہ میں گرفتاری کے قابل ہو۔ دوسری صورت یہ کہ جرم الٰہی یا شریعت میں بدعت ایجاد کر کے فتنہ قائم کرے۔ زمین کے نشانات بدلنے کے بھی دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ زمین غصب کرنے کے لیے ایسا کرے۔ دوم راستے سے بہکانے کے لیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۱۳) مطالب ہیں

۱ - آیۃ ان صلوتی ونسکی کی تفسیر۔
۲ - فصل لربک وانحر کی تفسیر۔
۳ - جو غیر اللہ کے لیے ذبح کرے اس کا پہلے ذکر کرنا، اور لعنت فرمانا۔
۴ - جو اپنے والدین پر لعنت کرے اس پر لعنت کرنا۔ اور اسی قبیل سے یہ ہے کہ کوئی کسی کے ماں باپ پر لعنت کرے اور دوسرا اس کے ماں باپ پر جواب میں لعنت کرے۔
۵ - جو مجرم کو پناہ دے اس پر لعنت، یہ وہ شخص ہے کہ ایسا جرم کرے جس پر اللہ کی حد قائم ہو جائے، پھر کسی کے پاس جا کر پناہ لینا چاہے۔
۶ - جو زمین کے نشانات بدل دے، اس پر لعنت، یہ وہ نشانات ہیں کہ ایک کی زمین کو دوسرے سے الگ کرتے ہیں، انھیں آگے پیچھے کر کے بدل دے۔
۷ - معین شخص اور بدکاروں کی جماعت پر عمومی لعنت کرنے میں فرق۔
۸ - مکھی کا عظیم الشان قصہ۔
۹ - اس کا آگ (جہنم) میں ایک مکھی پڑھا لے پر جانا، حالانکہ اس نے قصداً ایسا نہیں کیا، بلکہ جان چھڑانے کے لیے کیا۔[1]

---

[1] اس جگہ ایک سوال ہو سکتا ہے جس کے حل کی ضرورت ہے۔ اسے بغور سمجھنا چاہیے کہ یہ شخص جب کہ اکراہ کی حالت میں ایسے فعل کو بے اختیار کر گذرا، اس پر کیوں مواخذہ ہوا، حالانکہ ارشاد الٰہی ہے اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ (۱۶: ۱۰۶) مگر اس شخص سے کفریات وغیرہ کا مواخذہ نہیں جو کہ مجبور کیا جائے، اور اس کا دل ایمان پر ثابت ہو، جواب اس کا یہ ہے کہ اس شخص نے اس شرکیہ عمل کا کچھ اثر اپنے دل پر نہیں لیا، اور بلا ساختہ بغیر پس و پیش اسے کر بیٹھا تو قَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ کی صفت سے عاری ہو گیا، اور قابل مواخذہ سمجھا گیا۔ ایک بات اور مزدری قابل فہم و تدبر ہے وہ یہ کہ یہ فعل رخصت اور معافی کے قابل ہے ورنہ اصل اور مقام عزیمت یہی ہے کہ جان دیدے (بقیہ الگے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۰ - ایمان والوں کے نزدیک شرک کس قدر برا کام ہے۔ اس شخص نے قتل ہونا پسند کیا مگر مشرکوں کا ساتھ نہ دیا، حالانکہ وہ صرف یہی ظاہری عمل چاہتے تھے۔

۱۱ - جو آگ میں گیا یقیناً مسلمان تھا، اس لیے کہ اگر وہ کافر ہوتا تو یہ نہ فرمایا جاتا کہ ایک مکھی کے عوض جہنم میں گیا۔

۱۲ - اس میں دوسری صحیح حدیث کی شہادت پائی جاتی ہے، جس میں فرمایا: تمھارے جوتے کے تسمے سے بھی جنت زیادہ قریب ہے۔ اور اسی طرح جہنم بھی تمھارے جوتے کے تسمے سے زیادہ قریب ہے۔

۱۳ - یہ بات خوب سمجھنا چاہیے کہ دراصل فعل قلب ہی ہر ایک بات کا مرکز ہے، اور یہی مقصود اعظم ہے۔ حتیٰ کہ بت پرستوں کے نزدیک بھی۔

بَابُ لَا يُذْبَحُ لِلّٰهِ بِمَكَانٍ يُذْبَحُ فِيهِ لِغَيْرِ اللّٰهِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: ﴿لَا تَقُمْ فِيهِ أَبَدًا لَمَسْجِدٌ أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ أَحَقُّ أَنْ تَقُومَ فِيهِ، فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا، وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ﴾ (۹:۱۰۸)

عن ثابت بن الضحاك رضي الله عنه قال نذر رجل ان ينحر ابلاً ببوانة فسأل النبي صلى الله عليه وسلم فقال هل كان فيها وثن من اوثان الجاهلية يعبد؟ قالوا لا، قال فهل كان فيها عيد من اعيادهم؟ قالوا لا، فقال رسول

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) پر شرک و کفر نہ کرے، کیونکہ جان رہنے والی چیز نہیں ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ ارحم الراحمین ہے اس نے بندہ کا حق اپنے حق پر مقدم فرمایا جو اس کی عین عنایت و رافت ہے، اضطرار و اکراہ الگ الگ چیزیں ہیں، دونوں کو ایک سمجھنا اور ایک کے احکام دوسرے پر چسپاں کرنا سخت نادانی اور جہل عظیم ہے۔ اکراہ اس حالت کو کہتے ہیں جس میں انسان دوسروں کے ظلم و ستم کا صریحاً تختۂ مشق بنایا جا رہا ہو، اور اس کی جان پر آ بنے، اضطرار یہ ہے کہ انسان کسی وجہ سے ایسا محتاج ہو کہ اپنا کوئی چارہ کار اس کے بغیر نہ پائے، پس معالجہ وغیرہ میں نہ اضطرار ہے، نہ اکراہ۔ نہ شرکیات کی رخصت ہو سکتی ہے نہ محرمات کی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أوف بنذرك فانه لا وفاء لنذر فی معصیة الله ولا فیما لا یملك ابن آدم، رواہ ابوداؤد واسنادہ علی شرطهما۔

باب ہے اس بارہ میں کہ جہاں غیر اللہ کے لیے ذبح ہو وہاں اللہ کے لیے بھی ذبح کرنا حرام ہے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان۔ تو اس مسجد میں کبھی کھڑے بھی نہ ہونا، ہاں وہ مسجد جس کی بنیاد ہی پہلے روز سے تقویٰ پر رکھی گئی۔ زیادہ حقدار ہے اس بات کی کہ تو اس میں (نماز کے لیے) کھڑا ہو، اس میں ایسے لوگ ہیں کہ ستھرا پن اور پاکی پسند کرتے ہیں، اور اللہ بہت ستھرا رہنے والوں کو پسند کرتا ہے[1]

ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک شخص نے (زمانہ جاہلیت میں) نذر مانی تھی کہ بوانہ مقام، میں اونٹ ذبح کروں گا۔ اس نے (اسلام کے بعد) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں دریافت کیا، آپ نے فرمایا: کیا وہاں جاہلیت میں کسی بت کی پرستش ہوتی تھی؟ لوگوں نے جواب دیا نہیں، پھر فرمایا کیا وہاں کوئی تہوار یا میلہ لگتا تھا۔ بولے نہیں، آپ نے ارشاد فرمایا، اپنی نذر پوری کر بلاشبہ جو نذر اللہ عزوجل کی نافرمانی میں ہو پوری نہیں کی جائے گی۔ اور نہ اس نذر کا پورا کرنا انسان پر واجب ہے جو اس کی وسعت سے باہر ہے، ابوداؤد نے اسے روایت کیا، اس کی سند بخاری و مسلم کی شرط کے مطابق ہے۔

---

[1] ذبح مالی قربانی میں اعلیٰ ترین قربانی ہے پس اللہ عزوجل کے لیے مسجد میں نماز پڑھنے سے ممانعت کرنے سے جو مسلمانوں کی ایذا رسانی اور مکر و تدابیر سوچنے کے لیے بنائی گئی۔ یہ مسئلہ سمجھا گیا کہ نیک کام بری جگہ نہ ہونا چاہیے نیز جو نیک عمل بری نیت سے کیا جائے اس کا اثر برا ہوتا ہے پس ایسے مقامات پر ذبیحہ جیسی اہم یا شان عبادت انجام نہ دی جائے، جہاں شرک کا شبہ ہو یا شرک سے ادنیٰ سے ادنیٰ تعلق بھی ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۱۱) مطالب ہیں

۱ - لاتقم فیہ ابدا کی تفسیر۔

۲ - طاعت و معصیت کا اثر زمین پر بھی ہوتا ہے، کیونکہ آپ نے بعض مقامات سے منع فرمایا نیز مسجد ضرار سے ممانعت کی گئی۔

۳ - مشکل مسئلہ کے حل کی یہی صورت ہے کہ اسے واضح غیر مشکل کی طرف لوٹا دیا جائے، ایسی صورت میں اشکال رفع ہو جائے گا۔

۴ - مفتی بعض صورتوں میں تفصیل دریافت کر سکتا ہے، جب ضرورت سمجھے۔

۵ - کسی خاص مقام کی کوئی نذر ماننی درست ہے بشرطیکہ کوئی مانع نہ ہو[1]

۶ - ایسے مقام پر نذر نہیں پوری کی جائے گی، جہاں قدیم زمانہ میں کوئی بت تھا مشرکانہ رسم جاری تھی، اگرچہ وہ اب باقی نہ رہی ہو۔

۷ - نیز ایسی جگہ بھی نذر پوری نہ کریں گے جہاں اہل کفر و شرک کا کوئی میلہ یا تہوار منایا جاتا رہا ہو اگرچہ اب باقی نہ رہا ہو۔

۸ - ایسی نذر کا پورا کرنا واجب نہیں جو شرکیہ مقام میں ہو، اس لیے کہ یہ جائز نذر نہیں بلکہ ناجائز ہے۔

۹ - مشرکوں کی ہر بات میں مشابہت حرام ہے حتیٰ کہ ان کے تہوار وغیرہ میں بھی، اگرچہ بالقصد نہ ہو۔

۱۰ - گناہ کے کاموں میں نذر منعقد نہیں ہوتی[2]

---

[1] مطلب یہ ہے کہ نذر کہیں نہ کہیں تو ہو کر رہے گی، اگر جگہ کا تعین کیا گیا تو کیا حرج ہے، بشرطیکہ شرعاً ممنوع نہ ہو یعنی ایسی جگہ نہ ہو جہاں شرک ہوتا ہو، یا شرکیہ رسوم ادا ہوتی ہوں، اسی طرح عقلاً بھی ممنوع نہ ہو، یا تکلیف مالایطاق میں داخل نہ ہو، مثلاً ایسے پہاڑ پر نذر ماننے جہاں چڑھنا مشکل ہو یا چڑھا نہ جائے۔ یا آسمان کا تارا کسی کو دینے کی نذر مانے، یا ایسا غیر کا مال جو کسی کے قبضہ میں نہ آ سکے۔ (بقیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱۔ انسان کی وسعت سے باہر چیزوں میں بھی نذر منعقد نہیں ہوتی۔

بَابُ مِنَ الشِّرْكِ النَّذْرُ لِغَيْرِ اللّٰهِ

وقول اللّٰه تعالیٰ (يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا) (۷۶: ۷)

وقوله تعالیٰ (وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ نَّفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ) (۲: ۲۷۰)

وفی الصحیح عن عائشة رضی اللّٰه عنها ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم قال من نذر ان یطیع اللّٰه فلیطعه ومن نذر ان یعصی اللّٰه فلا یعصه۔

باب ہے اس بات میں کہ غیر اللہ کی نذر شرک ہے

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے، یہ لوگ اپنی نذریں پوری کرتے ہیں، اور ایسے دن سے ڈرتے ہیں جس کی بُرائی اڑ کر لگنے والی ہے۔

اور فرمایا:۔ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے، یا کوئی نذر مانو گے سو اللہ اسے جانتا ہے، اور ظالموں کا کوئی بھی حمایتی نہیں ہے۔

صحیح (بخاری) میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص یہ نذر مانے کہ اللہ کی اطاعت کرے گا، سو اس کی اطاعت کرے اور

۱۱۔ (حاشیہ صفحہ گذشتہ کا)۔ جس نذر کو پورا کرنا ضروری ہے وہ منعقد ہوگی، اور جس کا پورا کرنا ضروری نہیں اسے غیر منعقد کہتے ہیں یعنی شرعاً وہ درست نہیں نہ اس پر کوئی حکم ہوگا۔ نہ اس کا کفارہ لازم آئے گا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جو کوئی ایسی نذر مانے کہ اللہ کی نافرمانی کرے گا، سو ایسا نہ کرے۔

اس میں (۳) مطالب ہیں

۱ - نذر کا پورا کرنا واجب ہے۔
۲ - جب ثابت ہوا کہ یہ خدا کی عبادت ہے، تو اسے غیر کے ساتھ کرنا شرک ہے۔
۳ - ناجائز باتوں کی نذر کا وفا کرنا حرام ہے، مثلاً یہ کہے کہ میرا فلاں کام ہوا تو شیخ سدو کا بکرا کروں گا یا فلاں قبر پر دیگ یا چادر چڑھاؤں گا۔

بَابُ مِنَ الشِّرْكِ الِاسْتِعَاذَةُ بِغَيْرِ اللّٰهِ

وقول اللہ تعالیٰ (وَأَنَّهُ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْإِنسِ يَعُوذُونَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوهُمْ رَهَقًا۔ (۷۲: ۶)

وعن خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قالت سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم يقول من نزل منزلاً فقال اعوذ بكلمات اللہ التامات من شر ما خلق لم يضره شئ حتى يرحل من منزله ذلك۔ رواہ مسلمٌ۔

باب ہے اس بارہ میں کہ غیر اللہ سے پناہ لینی شرک ہے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اور بلاشبہ بہت سے انسان جنوں سے پناہ لیا کرتے تھے۔ پس زیادہ کیا انھوں نے ان لوگوں کو خوف میں۔

خولہ بنت حکیم کہتی ہیں، میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا، جو شخص کسی جگہ اترے اور یہ دعا "اعوذ بکلمات اللہ التامات" (میں اللہ تعالیٰ کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

پورے کلمات کی پناہ چاہتا ہوں، اس کی تمام مخلوقات کے شر سے، پڑھے تو اسے کوئی چیز ضرر نہ دیگی یہاں تک کہ وہ اس جگہ سے کوچ کرے۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱۔ سورۂ جن کی آیت کی تفسیر۔
۲۔ خدا کے سوا دوسرے کی پناہ لینا شرک ہے۔
۳۔ اس پر حدیث سے دلیل پکڑنا، کیونکہ علماء نے اس حدیث سے یہ دلیل پکڑی ہے کہ اللہ کے کلمات مخلوق نہیں[1] اس لیے کہ مخلوق سے پناہ پکڑنا شرک ہے۔ اور اس حدیث میں کلمات کی پناہ پکڑی گئی ہے۔
۴۔ اس مختصر دعاء کی فضیلت۔
۵۔ کسی چیز کا ایسا ہونا کہ اس سے کوئی دنیاوی نفع ہو، مثلاً تکلیف رُک جائے یا فائدہ حاصل ہو جائے اس پر دلیل نہیں ہو سکتا کہ یہ کام شرک کا نہیں ہے (مطلب یہ ہے کہ واقعی نفع و نقصان حاصل ہونا اور چیز ہے اور شرک دوسری چیز)

---

[1] معتزلہ قرآن کو مخلوق کہتے تھے جبکہ علماء اسلام کے نزدیک کلام اللہ غیر مخلوق ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کو اسی مسئلہ کے سلسلہ میں سخت آزمائشوں سے دوچار ہونا پڑا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مِنَ الشِّرْكِ اَنْ يَّسْتَغِيْثَ بِغَيْرِ اللّٰهِ اَوْ يَدْعُوَهُ

وقول الله تعالیٰ ﴿وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ﴾.

﴿وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗ اِلَّا هُوَ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَآدَّ لِفَضْلِهٖ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ﴾ - (۱۰ : ۱۰۷ - ۱۰۸)

وقوله تعالیٰ ﴿فَابْتَغُوْا عِنْدَ اللّٰهِ الرِّزْقَ وَاعْبُدُوْهُ وَاشْكُرُوْا لَهٗ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ﴾ - (۲۹ : ۱۷)

وقوله تعالیٰ ﴿وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ﴾ - (۴۶ : ۵)

﴿وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ﴾ - (۴۶ : ۶)

وقوله تعالیٰ: ﴿اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ﴾ - (۲۷ : ۶۲)

وروی الطبرانی باسناده انه کان فی زمن النبی صلی الله علیه وسلم منافق یؤذی المؤمنین قال بعضهم قوموا بنا نستغیث برسول الله صلی الله علیه وسلم من هذا المنافق فقال النبی صلی الله علیه وسلم انه لا یُستغاث بی وانما یُستغاث بالله.

باب ہے اس بارہ میں کہ غیر اللہ سے فریاد کرنی اور اسے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دکھ وغیرہ کے وقت پکارنا شرک ہے

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اور مت پکار اللہ کے سوا ایسے کو کہ نہ تجھے کچھ فائدہ دیگا اور نہ کچھ نقصان دے گا، سو اگر تو نے ایسا کیا تو تو بھی اس وقت ظالموں میں سے ہو جائیگا۔

اور اگر اللہ تجھے کسی قسم کا ضرر پہنچائے تو کوئی اسے بجز اللہ کے دور کرنے والا نہیں ہے، اور اگر تجھ پر احسان کرے تو کوئی بھی اس کے فضل کو روکنے والا نہیں ہے، پہنچاتا ہے وہ اپنا فضل جسے چاہے اپنے بندوں میں سے، اور وہی بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ سو تم اللہ تعالیٰ ہی سے رزق مانگو، اور اسی کی عبادت کرو، اور اسی کا شکر بجالاؤ، اسی کی طرف تم پلٹ کر جاؤ گے۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اور کون زیادہ گمراہ ہو سکتا ہے اس سے کہ اللہ کے سوا ایسوں کو پکارتا ہے جو اسے قیامت تک جواب نہیں دے سکتے۔ اور وہ ان کی دعا سے بے خبر ہیں۔

اور جب میدان حشر میں سب لوگ جمع کیے جائیں گے تو وہ (معبود) ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت کا انکار کریں گے۔

اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے:۔ کون ہے کہ لاچار و مضطر کی دعا قبول کرتا ہے، جب وہ پکارتا ہے اور اس کے دکھ درد کو دور کرتا ہے؟۔

طبرانی نے اپنی سند سے یہ روایت بیان کی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک منافق تھا جو مسلمانوں کو سخت ایذا دیتا تھا۔ کچھ لوگوں نے کہا، چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس منافق کی بابت فریاد کریں، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔ مجھ سے فریاد نہیں کی جا سکتی، صرف اللہ تعالیٰ سے فریاد کر سکتے ہیں۔

اس میں (۱۸) مطالب ہیں

۱۔ دعا عام ہے۔ اور استغاثہ خاص۔ پس استغاثہ کے بعد دعا کا ذکر کرنا خاص کے بعد عام کا ذکر کرنا ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ آیۃ وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی تفسیر (یعنی اس میں کسی چھوٹے بڑے کی رعایت نہیں، چنانچہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو خطاب فرما کر کہا کہ تو مت پکار۔

۳۔ شرک اکبر (یعنی اصلی اور بڑا شرک) یہی ہے۔ (کہ انسان غیر اللہ کو پکارے اور اس سے مدد طلب کرے۔)

۴۔ تمام لوگوں میں بہترین و افضل شخص (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) اگر کوئی فعل غیر اللہ کی خوشنودی کے حصول کے لیے کریں، تو وہ ظالموں میں شامل ہو جائیں گے۔

۵۔ اس آیت کی تفسیر جو اس کے بعد ہے، یعنی وان یمسسک اللہ الخ۔

۶۔ یہ بات دنیا میں بھی فائدہ نہیں دیتی، علاوہ ازیں یہ کفر ہے۔

۷۔ آیۃ فابتغوا عند اللہ کی تفسیر۔

۸۔ رزق صرف اللہ سے طلب کرنا چاہیے جیسا کہ جنت بھی اس کے سوا کسی دوسرے سے نہیں طلب کی جاتی۔

۹۔ چوتھی آیت "ومن اضل" کی تفسیر۔

۱۰۔ اس سے بڑھ کر کوئی گمراہ نہیں، جو غیر اللہ کو پکارے۔

۱۱۔ جن کو پکارا جاتا ہے، وہ اس پکار سے بے خبر ہیں مطلق اس سے واقف نہیں۔

۱۲۔ یہ پکارنا پکارنے والے سے عداوت کا باعث ہوگا یعنی روز قیامت جس کو پکارا ہے وہ پکارنے والے کا دشمن ہوگا۔

۱۳۔ یہ پکارنا شرعاً عبادت میں شمار کیا گیا، گویا پکارنے والے نے اس شخص کی عبادت کی۔

۱۴۔ جس کی عبادت کی گئی وہ روز قیامت اس کا انکار کرے گا۔

۱۵۔ اس پکارنے کی وجہ سے یہ شخص تمام لوگوں سے زیادہ گمراہ ہوا۔

۱۶۔ پانچویں آیت "اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ" کی تفسیر۔

۱۷۔ یہ عجیب بات کہ بت پرست بھی اس کا اقرار کرتے ہیں کہ مجبور و ناچار کا صرف اللہ ہی مددگار ہے۔ اور اسی لیے تمام سخت سے سخت کاموں میں صرف اللہ تعالیٰ ہی کو پکارتے، اور اسی کے واسطے دین کو خالص کرتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۸ ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید کی چار دیواری کی حفاظت فرمانا اور اللہ تعالیٰ کی جناب میں ادب و احترام کا برتنا و کرنا (جب آپ سے فریاد کی گئی تو فرمایا مجھ سے نہیں، صرف اللہ تعالیٰ سے فریاد کی جائے۔)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى أَيُشْرِكُونَ مَا لَا يَخْلُقُ

شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُونَ ۔ (۷ : ۱۹۱)

وَلَا يَسْتَطِيعُونَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا أَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُونَ (۷ : ۱۹۲)

وَإِنْ تَدْعُوهُمْ إِلَى الْهُدٰى لَا يَتَّبِعُوكُمْ سَوَاءٌ عَلَيْكُمْ أَدَعَوْتُمُوهُمْ أَمْ أَنْتُمْ صَامِتُونَ ۔ (۷ : ۱۹۳)

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللّٰهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِينَ ۔ (۷ : ۱۹۴)

وقولہ تعالیٰ (وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِنْ دُونِهِ مَا يَمْلِكُونَ مِنْ قِطْمِيرٍ (۳۵ : ۱۳)

إِنْ تَدْعُوهُمْ لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ وَلَوْ سَمِعُوا مَا اسْتَجَابُوا لَكُمْ، وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكْفُرُونَ بِشِرْكِكُمْ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيرٍ ۔ (۳۵ : ۱۴)

وَفِي الصَّحِيحِ عَنْ أَنَسٍ قَالَ شَجَّ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم يَوْمَ أُحُدٍ وَكُسِرَتْ رُبَاعِيَتُهُ فَقَالَ كَيْفَ يُفْلِحُ قَوْمٌ شَجُّوا نَبِيَّهُمْ. فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ۔

وَفِيهِ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رضي الله عنهما أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم يَقُولُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ مِنَ الْفَجْرِ. اللّٰهُمَّ الْعَنْ فُلَانًا وَفُلَانًا بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ۔

فَأَنْزَلَ اللّٰهُ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ الْآيَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ يَدْعُو عَلٰى صَفْوَانَ بْنِ أُمَيَّةَ وَسُهَيْلِ بْنِ عَمْرٍو وَالْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ فَنَزَلَتْ لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شیٔ الخ۔ (۳: ۱۲۸)

وفیہ عن اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وسلم حین اُنْزِلَ علیہ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ۔ (۲۶: ۲۱۴)

قَالَ یَا مَعْشَرَ قُرَیْشٍ اَوْ کَلِمَۃً نَحْوَھَا اِشْتَرُوْا اَنْفُسَکُمْ لَا اُغْنِیْ عَنْکُمْ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا یَا عَبَّاسَ بن عَبْدِ المطلب لَا اُغْنِیْ عَنْکَ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا، یَا صَفِیَّۃُ عَمَّۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا وَ یَا فَاطِمَۃُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَلِیْنِیْ مِنْ مَالِیْ مَا شِئْتِ لَا اُغْنِیْ عَنْکِ مِنَ اللّٰہِ شَیْئًا۔

باب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بیان میں کہ کیا شریک کرتے ہیں ایسوں کو کہ کچھ بنا نہیں سکتے

بلکہ وہ خود بناتے ہوتے ہیں۔

اور نہ ان کی وہ کچھ مدد کر سکتے ہیں نہ ہی اپنی جانوں کی مدد کر سکتے ہیں۔

اور اگر تم انھیں سیدھی راہ پر بلاؤ گے تو وہ تمھاری پیروی نہ کریں گے۔ برابر ہے خواہ بلاؤ تم ان کو یا چپ ہو رہو۔

یقیناً جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ سب تمھاری طرح اللہ کے بندے ہیں۔ پس پکارو تم انھیں اگر ان میں کچھ طاقت ہے تو وہ تمھاری پکار سنیں، اگر تم سچے ہو۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان، اور جن کو تم اللہ تعالیٰ کے سوا پکارتے ہو وہ ذرہ برابر قدرت نہیں رکھتے۔

اگر تم انھیں پکارو، وہ تمھاری پکار نہیں سنتے، اور اگر (بفرض محال) سن بھی لیں تو قبولیت کی قدرت نہیں رکھتے اور وہ روز قیامت تمھارے اس شرک کا انکار کریں گے اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تجھے خدائے یا خبر کی طرح کوئی اطلاع نہیں دے سکتا۔

صحیح بخاری و مسلم میں انسؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو احد کی جنگ میں زخم پہنچے، اور آپ کے اگلے دانت توڑ دیئے گئے۔ اس پر آپ نے فرمایا، ایسی قوم کیونکر کامیاب ہوگی جو اپنے نبی کو زخمی کرے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی "تمھیں ان امور سے کوئی واسطہ نہیں" یعنی یہ مشیت الٰہی سے متعلق ہے، جو کچھ وہ چاہے وہی ہو سکتا ہے۔ اور صحیح میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے۔ انھوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا، نماز فجر کی دوسری رکعت میں جب رکوع سے کھڑے ہوتے تو سمع اللہ لمن حمدہ کے بعد فرماتے۔ "اے اللہ فلاں اور فلاں شخص پر لعنت فرما"

پس اللہ تعالیٰ نے آیت لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ نازل فرمائی، اور آپ کو بد دعا کرنے سے روک دیا۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ صفوان بن امیہ اور سہیل بن عمرو اور حارث بن ہشام پر بد دعا کرتے تھے۔ تب یہ آیت "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ" اتری۔

اور صحیح (بخاری)، وغیرہ میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر جب آیت "وانذر عشیرتك الاقربین" اتری جس کے معنی یہ ہیں "اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرا" تو آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا "اے قریش کی جماعت (یا ایسا ہی کلمہ فرمایا) اپنی جانوں کو خرید لو، میں اللہ کے یہاں تمھارے لیے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اے صفیہ (رسول اللہ کی پھوپھی) میں تمھارے کچھ کام نہ آؤں گا۔ اور اے بیٹی فاطمہ! مجھ سے جو میرے پاس مال ہے مانگ لے۔ میں اللہ کے یہاں تیرے کچھ کام نہ آؤں گا۔

اس میں (۱۳) مطالب ہیں

۱۔ دونوں آیتوں کی تفسیر۔ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے کام نہیں آسکتے تو اور کون کام آسکتا ہے۔

۲۔ احد کا واقعہ جس میں آپ زخمی ہوئے۔

۳۔ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا نماز میں قنوت پڑھنا اور تمام اولیاء کے سرداروں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(صحابہ رضوان اللہ علیہم) کا آپ کے پیچھے آمین کہنا۔[1]

۴۔ جن پر آپ نے بد دعا کی وہ کھلے کافر تھے۔

۵۔ ان کفار نے ایسے کام کیے تھے کہ دوسرے کافروں نے نہیں کیے۔ منجملہ ان کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زخمی کرنا۔ اور آپ کے قتل کی فکر کرنا اور ان میں سے ایک یہ کہ مسلمان شہیدوں کے ناک کان کاٹنا۔ حالانکہ وہ ان کے چچازاد بھائی تھے۔

۶۔ اللہ عزوجل کا آیت "لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ" اتار کر آنحضرت کو روکنا۔

۷۔ اللہ تعالیٰ کا اس آیت میں یہ فرمانا کہ اللہ انھیں معاف کرے یا عذاب دے (اس کا اختیار اسے ہے) سو اللہ نے معافی دی۔ اور وہ کفار مسلمان ہو گئے۔

۸۔ عام مصیبتوں کے وقت قنوت پڑھنا۔

۹۔ جن پر بد دعا کی گئی ان کے اور ان کے باپ دادا وں کے نام نماز میں لیے۔

۱۰۔ دعائے قنوت میں معین شخص پر لعنت کرنا۔

۱۱۔ آپ کا وہ قصہ جب آپ پر آیت وَأَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ اتری۔

۱۲۔ آپ کا توحید و شریعت کے شائع کرنے میں بے حد کوشش کرنا جس کی بدولت آپ کو کفار نے مجنون بتایا۔ اسی طرح اگر آج کوئی مسلمان ایسی ہی کوشش کرے تو وہ بھی مجنون کہا جائے گا۔

۱۳۔ آپ کا تمام لوگوں سے خواہ دور کے ہوں یا قرابت دار یہ فرمانا "میں تمھارے کچھ کام نہ آؤں گا" یہاں تک کہ حضرت فاطمہؓ سے بھی فرمایا کہ "میں تمھارے کچھ کام نہ آؤں گا" پس جب آپ نے سید المرسلین ہوتے ہوئے سیدۃ النساء سے یہ فرمایا کہ "میں تمھارے کچھ کام نہ آؤں گا" اور انسان کو اس کا یقین بھی ہو جائے کہ آپ جو کچھ فرماتے ہیں سچ ہے۔ پھر اس کا مقابلہ اس سے کرے جس میں آج کل خاص لوگ مبتلا ہیں تو اسے صحیح توحید صاف طور پر معلوم ہو گی اور دین کی بے بسی بھی معلوم ہو گی۔

---

[1] ۔ صحابہ کرامؓ کے آمین کہنے کا ذکر اس حدیث میں نہیں ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ

قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ ؕ قَالُوا الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ (۳۴ : ۲۳)

فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا قَضَى اللّٰهُ الْأَمْرَ فِي السَّمَاءِ ضَرَبَتِ الْمَلَائِكَةُ بِأَجْنِحَتِهَا خُضْعَانًا لِقَوْلِهِ كَأَنَّهُ سِلْسِلَةٌ عَلَى صَفْوَانٍ يَنْفُذُهُمْ ذٰلِكَ حَتّٰى إِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوبِهِمْ قَالُوا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا الْحَقَّ ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ . فَيَسْمَعُهَا مُسْتَرِقُ السَّمْعِ وَمُسْتَرِقُ السَّمْعِ هٰكَذَا بَعْضُهُ فَوْقَ بَعْضٍ ، وَوَصَفَهُ سُفْيَانُ بِكَفِّهِ فَحَرَّفَهَا وَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ فَيَسْمَعُ الْكَلِمَةَ فَيُلْقِيهَا إِلٰى مَنْ تَحْتَهُ ثُمَّ يُلْقِيهَا الْآخَرُ إِلٰى مَنْ تَحْتَهُ حَتّٰى يُلْقِيَهَا عَلٰى لِسَانِ السَّاحِرِ أَوِ الْكَاهِنِ ، فَرُبَّمَا أَدْرَكَهُ الشِّهَابُ قَبْلَ أَنْ يُلْقِيَهَا ، وَرُبَّمَا أَلْقَاهَا قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُ فَيَكْذِبُ مَعَهَا مِائَةَ كِذْبَةٍ ، فَيُقَالُ أَلَيْسَ قَدْ قَالَ لَنَا يَوْمَ كَذَا وَكَذَا فَيُصَدَّقُ بِتِلْكَ الْكَلِمَةِ الَّتِي سُمِعَتْ مِنَ السَّمَاءِ .

وَعَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ اللّٰهُ تَعَالٰى أَنْ يُوحِيَ بِالْأَمْرِ تَكَلَّمَ بِالْوَحْيِ أَخَذَتِ السَّمٰوَاتُ مِنْهُ رَجْفَةً أَوْ قَالَ رَعْدَةً شَدِيدَةً خَوْفًا مِنَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَإِذَا سَمِعَ ذٰلِكَ أَهْلُ السَّمٰوَاتِ صَعِقُوا وَخَرُّوا لِلّٰهِ سُجَّدًا ، فَيَكُونُ أَوَّلُ مَنْ يَرْفَعُ رَأْسَهُ جِبْرَئِيلُ فَيُكَلِّمُهُ اللّٰهُ مِنْ وَحْيِهِ بِمَا أَرَادَ ، ثُمَّ يَمُرُّ جِبْرَئِيلُ عَلَى الْمَلَائِكَةِ كُلَّمَا مَرَّ بِسَمَاءٍ سَأَلَ مَلَائِكَتَهَا مَاذَا قَالَ رَبُّنَا يَا جِبْرَئِيلُ ؟ فَيَقُولُ جِبْرَئِيلُ قَالَ الْحَقَّ وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيرُ فَيَقُولُونَ كُلُّهُمْ مِثْلَ مَا قَالَ جِبْرَئِيلُ فَيَنْتَهِي جِبْرَئِيلُ بِالْوَحْيِ إِلٰى حَيْثُ أَمَرَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں "یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے ڈر دور ہوتا ہے"

پوچھتے ہیں تمھارے رب نے کیا فرمایا، وہ بولتے ہیں کہ حق فرمایا، اور وہی بلند مرتبہ اور بڑا ہے۔

صحیح (بخاری وغیرہ) میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ آسمان میں کوئی حکم دیتا ہے تو فرشتے اسے سنتے ہی اپنے پر عاجزی سے مارتے ہیں، وہ فرمان ایسا ہوتا ہے جیسے زنجیر کسی چٹان پر یہ انھیں پہنچ جاتا ہے یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے ڈر دور ہوتا ہے تو وہ آپس میں دریافت کرتے ہیں کہ تمھارے رب نے کیا فرمایا؟ دوسرے فرشتے جواب دیتے ہیں حق فرمایا، اور وہی بلند مرتبہ بڑا ہے، پس اسے وہ (جن) جو باتیں چرانے والے ہیں سنتے ہیں۔ اور باتیں چرانے والے ایک پر ایک ہوتے ہیں سفیان (راوی) نے اسے اپنے ہاتھ سے بتایا اپنے ہاتھ کو ٹیڑھا کیا اور کچھ انگلیوں میں فاصلہ کیا پس وہ کوئی بات سنتا ہے پھر اپنے نیچے والے کو بتاتا ہے۔ وہ اپنے سے نیچے والے کو بتاتا ہے یہاں تک کہ وہ ساحر یا کاہن کو بتاتا ہے۔ پس کبھی اسے شہابہ جلا دیتا ہے۔ اس سے پہلے کہ وہ بات بتائے، اور کبھی بات بتا چکنے کے بعد شہابہ اس پر گرتا ہے۔ پس وہ اس ایک بات کے ساتھ سو جھوٹ ملاتا ہے۔ اگر کچھ ہو جائے تو کہا جاتا ہے فلاں فلاں روز ہم سے ساحر یا کاہن نے یہ نہیں کہا تھا! صرف اس ایک بات کی وجہ سے جو آسمان سے سنی گئی اس کی تصدیق کی جاتی ہے۔

نوّاس بن سمعان سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ کسی بات کی وحی فرماتا ہے تو کلام کرتا ہے جس کی وجہ سے رعب و ہیبت کے مارے آسمانوں میں زلزلہ یا کپکپی سی پیدا ہوتی ہے۔ پھر جب اسے آسمان والے سنتے ہیں

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تو بے ہوش ہو کر سجدے میں گر پڑتے ہیں، پس سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ اپنی وحی سے جو کچھ چاہتا ہے گفتگو فرماتا ہے پھر جبرئیلؑ تمام فرشتوں پر سے گذرتے ہیں، جب کسی آسمان سے گذرتے ہیں وہاں کے فرشتے دریافت کرتے ہیں، ہمارے رب نے کیا فرمایا؟ وہ کہتے ہیں حق فرمایا اور وہی بلند مرتبہ اور بڑا ہے، وہ سب اسی طرح بولتے ہیں۔ پھر جبرئیلؑ اس وحی کو جہاں اللہ عزوجل کا حکم ہوتا ہے پہنچاتے ہیں۔

اس میں (۲۲) مطالب ہیں

۱۔ آیت کی تفسیر۔
۲۔ جو کچھ دلیل اس میں شرک کے باطل ہونے پر ہے خاص کر وہ چیز جو صالحین سے متعلق ہے اور یہ وہی آیت ہے کہ جس کی بابت کہا گیا کہ شرک کے درخت کی جڑ دل سے کاٹ دیتی ہے۔
۳۔ آیت قَالُوا الْحَقَّ الخ۔ کی تفسیر۔
۴۔ ان کے سوال کا سبب۔
۵۔ جبرئیل علیہ السلام انھیں بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ایسا ایسا فرمایا۔
۶۔ سب سے پہلے جبرئیل علیہ السلام سر اٹھاتے ہیں۔
۷۔ وہ تمام آسمان والوں کو جواب دیتے ہیں کیونکہ وہ سب ان سے دریافت کرتے ہیں۔
۸۔ غشی تمام آسمان والوں کو عام ہوتی ہے۔
۹۔ آسمانوں میں اللہ کے کلام سے بھونچال آنا۔
۱۰۔ جبرئیل علیہ السلام ہی وحی پہنچاتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ حکم دیتا ہے۔
۱۱۔ شیطانوں کا آسمانی باتوں کو چرانا۔
۱۲۔ بعض جنوں کا بعض جنوں پر سوار ہونا، وحی سننے کے لیے۔
۱۳۔ شہابہ کا گرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۴ ۔ شہاب بعض وقت بات پہنچانے سے پہلے آلگتا ہے اور بعض وقت جسے وہ جن اپنے انسانی دوست کے کان میں بات پہنچا دیتا ہے، اس کے بعد۔

۱۵ ۔ کاہن وغیرہ دروغ گو بھی کبھی سچ بول جاتے ہیں۔

۱۶ ۔ کاہن وغیرہ ایک سچ کے ساتھ سو جھوٹ ملا تے ہیں۔

۱۷ ۔ اس کے جھوٹ کی تصدیق صرف اس کلمہ کی بدولت کی جاتی ہے جو آسمان سے سنا گیا۔

۱۸ ۔ نفس کا باطل کو قبول کر لینا۔ غور کا مقام ہے کہ ایک سچ اور سو جھوٹ میں سو کا خیال نہیں کیا جاتا اور ایک سچ کا خیال کیا ہے جسکی بدولت سارا جھوٹ قابل اعتبار ہو گیا۔

۱۹ ۔ وہ شیاطین اس ایک کلمہ کو ایک دوسرے سے حاصل کر کے یاد کر لیتے ہیں۔ اور اس سے استدلال کرتے ہیں۔

۲۰ ۔ اس سے صفات باری تعالیٰ کا ثبوت ہوا بخلاف فرقہ اَشعَرِیہ کے جو اللہ کی صفتوں کا منکر ہے۔

۲۱ ۔ یہ بھوچال اور غشی اللہ کے خوف سے ہوتی ہے۔

۲۲ ۔ وہ فرشتے اللہ کی عظمت سے اس کے حضور میں گر پڑتے ہیں۔

بَابُ الشَّفَاعَةِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ:۔ وَاَنْذِرْ بِهِ الَّذِيْنَ يَخَافُوْنَ اَنْ يُّحْشَرُوْا اِلٰى رَبِّهِمْ لَيْسَ لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ وَلِيٌّ وَّلَا شَفِيْعٌ۔ (لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ)۔ (۶:۵۱)

وَقَوْلُهٗ قُلْ لِّلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا۔ (لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ، ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ)۔ (۳۹:۴۴)

وقولہٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَشْفَعُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا بِاِذْنِهٖ۔ (۲:۲۵۵)

وقولہٗ وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَرْضٰى۔ (۵۳:۲۶)

وقولہ قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ وَمَا لَهُمْ فِيْهِمَا مِنْ شِرْكٍ وَّمَا لَهٗ مِنْهُمْ مِّنْ ظَهِيْرٍ۔ (۳۴:۲۲)

وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ عِنْدَهٗٓ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ، حَتّٰٓى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ، قَالُوْا مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوا الْحَقَّ، وَهُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ (۳۴:۲۳)

وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ نَفَى اللّٰهُ عَمَّا سِوَاهُ كُلَّ مَا يَتَعَلَّقُ بِهِ الْمُشْرِكُوْنَ فَنَفٰى اَنْ يَّكُوْنَ لِغَيْرِهٖ مِلْكٌ اَوْ قِسْطٌ مِّنْهُ، اَوْ يَكُوْنَ عَوْنًا لِلّٰهِ وَلَمْ يُبْقِ اِلَّا الشَّفَاعَةَ۔

فَبَيَّنَ اَنَّهَا لَا تَنْفَعُ اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهُ الرَّبُّ كَمَا قَالَ "وَلَا يَشْفَعُوْنَ اِلَّا لِمَنِ ارْتَضٰى" فَهٰذِهِ الشَّفَاعَةُ الَّتِيْ يُظَنُّهَا الْمُشْرِكُوْنَ هِيَ مُنْتَفِيَةٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَمَا نَفَاهَا الْقُرْاٰنُ۔ وَاَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ يَاْتِيْ فَيَسْجُدُ لِرَبِّهٖ وَيَحْمَدُهٗ لَا يَبْدَاُ بِالشَّفَاعَةِ اَوَّلًا، ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ اِرْفَعْ رَاْسَكَ وَقُلْ يُسْمَعْ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ۔

وَقَالَ لَهٗ اَبُوْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ؟ قَالَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِّنْ قَلْبِهٖ فَتِلْكَ الشَّفَاعَةُ لِاَهْلِ الْاِخْلَاصِ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَا تَكُوْنُ لِمَنْ اَشْرَكَ بِاللّٰهِ۔

وَحَقِيْقَتُهٗ اَنَّ اللّٰهَ سُبْحَانَهٗ هُوَ الَّذِيْ يَتَفَضَّلُ عَلٰى اَهْلِ الْاِخْلَاصِ فَيَغْفِرُ لَهُمْ بِوَاسِطَةِ دُعَاءِ مَنْ اَذِنَ لَهٗ اَنْ يَّشْفَعَ لِيُكْرِمَهٗ وَيُنَالَ الْمَقَامَ الْمَحْمُوْدَ، فَالشَّفَاعَةُ الَّتِيْ نَفَاهَا الْقُرْاٰنُ مَا كَانَ فِيْهَا شِرْكٌ، وَلِهٰذَا اَثْبَتَ الشَّفَاعَةَ بِاِذْنِهٖ فِيْ مَوَاضِعَ۔

وَقَدْ بَيَّنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا لَا تَكُوْنُ اِلَّا لِاَهْلِ التَّوْحِيْدِ وَالْاِخْلَاصِ اِنْتَهٰى كَلَامُهٗ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

شفاعت کا باب

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔ اور ڈرا تو اس قرآن سے ان لوگوں کو کہ ڈرتے ہیں اس بات سے کہ وہ اپنے رب کے روبرو جمع کیے جاویں گے۔ وہاں بجز اس کے نہ ان کا کوئی حمایتی ہوگا اور نہ سفارشی شاید کہ وہ پرہیزگار ہو جائیں۔

اور فرمایا:۔ ہر قسم کی شفاعت صرف اللہ کے لیے ہے۔ اسی کے واسطے آسمانوں اور زمینوں کی حکومت ہے۔ پھر تم سب اُسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

اور فرمایا:۔ کون ہے کہ شفاعت کرے اس کے پاس بلا اجازت اس کے۔

اور فرمایا: اور کتنے ہی فرشتے آسمانوں میں ہیں کہ ان کی شفاعت کچھ بھی نفع نہیں دے سکتی مگر بعد اس کے کہ اللہ جس کے واسطے اجازت دے اور پسند کرے۔

اور فرمایا:۔ کہدے پکارو ان لوگوں کو کہ گمان کیا ہے تم نے اللہ کے سوا۔ نہیں قدرت رکھتے وہ ذرہ برابر آسمانوں اور زمین میں اور نہ ان کا ان میں کچھ حصہ ہے۔ اور نہ ان میں سے کوئی خدا کا معاون ہے۔

اور اس کے پاس شفاعت کچھ نفع نہ دے گی۔ مگر جس کے واسطے وہ اجازت دے، یہاں تک کہ جب ان کے دلوں سے خوف دور ہوتا ہے کہتے ہیں کیا فرمایا تمھارے رب نے؟ کہتے ہیں کہ حق فرمایا۔ اور وہی بلند مرتبہ بڑا ہے۔

شیخ الاسلام امام ابوالعباس (احمد بن تیمیہ رحمہ اللہ) نے کہا:۔ اللہ نے اپنے علاوہ تمام مخلوق سے ان باتوں کی نفی کر دی جس سے مشرکین سند پکڑتے ہیں، پس اس کا انکار فرمایا کہ کسی کو آسمان و زمین میں کسی قسم کی قدرت ہو یا کچھ حصہ قدرت کا۔ یا وہ خدا کی کچھ مدد کرتے ہوں، اب صرف سفارش باقی رہی۔

پس بیان کیا کہ یہ شفاعت بھی اسی کو نفع دے گی جس کی بابت اللہ تعالیٰ اجازت دے جیسا کہ فرمایا:۔ "اور وہ سفارش نہ کریں گے مگر جس کے واسطے اللہ راضی ہو" پس یہ شفاعت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

جس کو مشرکین سمجھتے ہیں۔ قیامت کے دن نہ ہوگی جیسا کہ قرآن مجید نے انکار کیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ آپ روز قیامت خدا کے حضور میں سجدہ کر کے تسبیح اور حمد کریں گے نہ کہ پہلے سے شفاعت کریں گے۔ پھر آپ سے کہا جائے گا اپنا سر اٹھاؤ اور کہو سنی جائے گی اور سوال کرو دیا جائے گا اور شفاعت کرو شفاعت قبول کی جائے گی۔

ابو ہریرہؓ نے آپ سے عرض کیا۔ آپؐ کی شفاعت سے زیادہ نصیبہ ور کون ہوگا؟ فرمایا جس نے لاالٰہ الااللہ خالص دل سے کہا ہو۔ پس یہ شفاعت خالص مُوَحّدوں کے لیے اللہ کے حکم سے ہوگی، نہ کہ مشرکوں کے واسطے۔

اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ خود خالص موحدوں پر رحم کر کے ان کے گناہ معاف فرمائے گا اس نبیؐ کی دعاء کے وساطت سے جنھیں وہ شفاعت کی اجازت دیگا۔ تاکہ ان کا اعزاز فرمائے اور وہ مقام محمود حاصل کریں۔ پس قرآن مجید نے جس شفاعت کا انکار کیا ہے وہ ایسی شفاعت ہے جس میں شرک ہے اسی واسطے شفاعت بالاذن کو کئی جگہ ثابت کیا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صاف طور پر فرمایا کہ یہ صرف موحدین اور سچی توحید والوں کے لیے ہوگی۔ شیخ الاسلام کا کلام ختم ہوا۔

اس میں (۸) مطالب ہیں

۱۔ آیتوں کی تفسیر۔
۲۔ وہ شفاعت جس کا قرآن نے انکار کیا ہے۔
۳۔ وہ شفاعت جس کا اثبات کیا ہے۔
۴۔ شفاعتِ کبریٰ یعنی مقام محمود کا بیان۔
۵۔ آپ کس طرح شفاعت فرمائیں گے اس کی تفصیل بایں طور کہ سب سے قبل آپ شفاعت نہیں کریں گے بلکہ سجدہ میں گر جائیں گے۔ جب اجازت ملیگی اسوقت سفارش کریں گے۔
۶۔ اس شفاعت کے لیے کون سب سے زیادہ خوش نصیب ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۷ ۔ یہ شفاعت کسی مشرک کے حق میں نہ ہوگی۔

۸ ۔ شفاعت کی حقیقت۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ

مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ، وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِیْنَ. (۲۸:۵۶)

وَفِی الصَّحِیْحِ عَنِ ابْنِ الْمُسَیَّبِ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ اَبَا طَالِبِ الْوَفَاةُ جَاءَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم وَعِنْدَهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ اَبِیْ اُمَیَّةَ وَاَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ لَهٗ یَا عَمِّ قُلْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللّٰهِ، فَقَالَا لَهٗ اَتَرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ؟ فَاَعَادَ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعَادَا فَكَانَ اٰخِرَ مَا قَالَ هُوَ عَلٰی مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ وَاَبٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ.

فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَاَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ اُنْهَ عَنْكَ، فَاَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: مَا كَانَ لِلنَّبِیِّ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ یَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِیْنَ وَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِیْ اَبِیْ طَالِبٍ.

اِنَّكَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ.

باب ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان کے بیان میں بیشک تو نہیں ہدایت کرتا

جسے چاہے، لیکن اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت پانے والوں کو خوب جانتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور صحیح بخاری و مسلم، میں سعید بن المسیب سے مروی ہے وہ اپنے باپ مسیب سے روایت کرتے ہیں:۔ جب ابوطالب کی وفات کا وقت آیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس آئے، وہاں ابوجہل اور عبداللہ بن ابی امیہ بھی بیٹھے ہوئے تھے، آپ نے ابوطالب سے کہا اے چچا! "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" کہدو۔ میں اس کلمہ پر تمھارے واسطے اللہ سے حجت کرلوں گا۔ وہ دونوں بولے کہ کیا عبدالمطلب کے مذہب کو چھوڑتے ہو؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دوہرایا تو ان دونوں نے اپنی بات دوہرائی۔ ابوطالب نے آخری وقت یہ کہا۔ میں عبدالمطلب کے مذہب پر ہوں اور لا الٰہ الا اللہ کہنے سے انکار کیا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میں تمھارے واسطے دعا مغفرت کروں گا جب تک کہ مجھے ممانعت نہ ہو، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی "نبی اور ایمان والوں کو سزاوار نہیں کہ وہ مشرکوں کے لیے دُعا مغفرت کریں"۔ اور اللہ تعالیٰ نے ابوطالب کے لیے یہ آیت نازل فرمائی:۔

"بیشک تو جسے چاہے ہدایت نہیں کرسکتا لیکن اللہ تعالیٰ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے"

اس میں (۱۲) مطالب ہیں

۱ ۔ آیۃ اِنَّکَ لَا تَھْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ کی تفسیر

۲ ۔ مَاکَانَ لِلنَّبِیِّ الخ کی تفسیر۔

۳ ۔ اور یہ بہت بڑی بات ہے آپ کا "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ" فرمانا اور اس کی تفسیر اس کے برعکس جو علم کے مدعی سمجھے بیٹھے ہیں (یعنی فقط زبان سے لا الٰہ الا اللہ کہنا فائدہ نہیں دیتا، جب تک کہ اخلاص تو حید بھی نہ ہو)۔

۴ ۔ ابوجہل اور اس کے ساتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد "لا الٰہ الا اللہ" سے جانتے تھے۔ پس اللہ بُرا کرے ان لوگوں کا جن سے ابوجہل دین کی اصل زیادہ سمجھتا تھا۔

۵ ۔ آپ کی کوشش اور حد سے زیادہ محنت اپنے چچا کے مسلمان کرنے میں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶ ۔ اس میں رد ہے اس شخص کا جو عبد المطلب اور اس کے آباو اجداد کو مسلمان سمجھتا ہے۔

۷ ۔ آپ کا اپنے چچا کے واسطے مغفرت کی دعا کرنا، پھر مغفرت نہ ہونا، بلکہ آپ کو دعا کرنے سے اللہ عزوجل کا منع فرمانا۔

۸ ۔ برے ساتھیوں اور دوستوں کی برائی اور ضرر۔

۹ ۔ اپنے باپ دادا اور بڑوں کی تعظیم کا نقصان۔

۱۰ ۔ اہل جاہلیۃ کا اپنے بڑوں سے استدلال۔

۱۱ ۔ اس بات پر دلیل کہ عمل کا دارومدار خاتمہ پر ہے کیونکہ اگر ابو طالب کلمہ پڑھتے تو یقیناً انھیں نفع دیتا۔

۱۲ ۔ غور کرنا چاہیے کہ گمراہوں کے دلوں میں یہ شبہ کتنا بڑا ہے؟ اس لیے کہ اس قصہ میں مذکور ہے کہ وہ لوگ صرف اسی سے جھگڑتے رہے۔ حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تبلیغ میں پوری سعی فرمائی، اور کھلا کھلا پیغام پہنچایا۔ چونکہ یہ حجت ان کے نزدیک واضح اور بڑی تھی، اس پر انھوں نے کفایت کی۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ سَبَبَ كُفْرِ بَنِيْ اٰدَمَ وَتَرْكِهِمْ دِيْنَهُمْ هُوَ الْغُلُوُّ فِي الصَّالِحِيْنَ

وَقَوْلُ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ يَا اَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ۔ (۴: ۱۷۱)

فِي الصَّحِيْحِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا۔ (۷۱: ۲۳)

قَالَ هٰذِهٖ اَسْمَاءُ رِجَالٍ صَالِحِيْنَ مِنْ قَوْمِ نُوْحٍ، فَلَمَّا هَلَكُوْا اَوْحَى الشَّيْطٰنُ اِلٰى قَوْمِهِمْ اَنِ انْصِبُوْا اِلٰى مَجَالِسِهِمْ الَّتِيْ كَانُوْا يَجْلِسُوْنَ فِيْهَا اَنْصَابًا وَسَمُّوْهَا بِاَسْمَائِهِمْ فَفَعَلُوْا وَلَمْ تُعْبَدْ حَتّٰى اِذَا هَلَكَ اُولٰئِكَ وَنُسِيَ الْعِلْمُ عُبِدَتْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ قَالَ غَيْرُ وَاحِدٍ مِنَ السَّلَفِ لَمَّا مَاتُوا عَكَفُوا عَلٰى قُبُوْرِهِمْ ثُمَّ صَوَّرُوْا تَمَاثِيْلَهُمْ، ثُمَّ طَالَ عَلَيْهِمُ الْاَمَدُ فَعَبَدُوْهُمْ۔

وَعَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُطْرُوْنِيْ كَمَا اَطْرَتِ النَّصَارٰى ابْنَ مَرْيَمَ اِنَّمَا اَنَا عَبْدُهٗ فَقُوْلُوْا عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُوْلُهٗ اَخْرَجَاهُ۔

عن ابن عباس قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِيَّاكُمْ وَالْغُلُوَّ فَاِنَّمَا اَهْلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمُ الْغُلُوُّ۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ قَالَهَا ثَلٰثًا۔

باب ہے اس بات کے بیان میں کہ بنی آدم کے کفر کرنے اور دین چھوڑنے کا اصلی سبب نیک لوگوں میں غلو ہے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان:۔ اے کتاب والو! اپنے دین میں غلو مت کرو[1]

صحیح (بخاری) میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کی کہ "وہ بولے ہرگز نہ چھوڑنا اپنے معبودوں کو، اور ہرگز نہ چھوڑنا وَدّ اور سواع اور یغوث اور یعوق اور نسر کو۔" تفسیر ہے کہ یہ (یعنی وَدّ، سواع وغیرہ) نسب قوم نوح کے نیک لوگ ہیں، جب وہ مر گئے شیطان نے ان کے خاندان کو یہ بات سجھائی کہ یہ نیک لوگ جس جگہ بیٹھتے تھے، وہاں بطور یادگار ان کے بت نصب کرو۔ اور انھیں ان کے نام سے پکارو سو انھوں نے ایسا ہی کیا جب وہ اگلے

---

[1] غلو کے معنی ہیں حد سے بڑھنا، تمام شرک اور بے دینی، بت پرستی اور جہالت و تقلید کی اصل یہی غلو فی المحبت ہے عیسائیوں کا حضرت عیسیٰ کو خدا کا بیٹا کہنا بھی اسی محبت کا نتیجہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

مر گئے اور علم ان سے جاتا رہا، تب ان کی اولاد نے ان یادگاروں کی پرستش کی۔ ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا اکثر سلف صالحین نے بیان کیا ہے کہ جب وہ مر گئے تو پہلے یہ لوگ ان کی قبروں کے مجاور بنے، پھر اُن کی مورتیں بطور یادگار بنائیں، پھر زمانہ دراز گذرنے پر ان کی عبادت کرنے لگے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا مجھے حد سے نہ بڑھانا، جیسا عیسائیوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بڑھایا۔ میں صرف بندہ ہوں اس لیے تم مجھے اللہ کا بندہ اور اس کا رسول کہو (بخاری، مسلم)۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تم غلو سے بچو۔ اس لیے کہ پہلی امتوں کو اسی غلو نے تباہ کیا (احمد ترمذی ابن ماجہ)۔

صحیح مسلم میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، تکلف اور حد سے بڑھنے والے ہلاک ہو گئے اسے تین بار فرمایا۔

اس میں (۲۰) مطالب ہیں

۱۔ جو شخص اس باب کو اور اس کے بعد کے دو بابوں کو اچھی طرح سمجھ لے گا۔ اسے اسلام کی بے کسی معلوم ہو جائے گی۔ اور وہ اللہ کی قدرت اور دلوں کے بدلنے میں عجیب بات پائے گا کہاں وہ پکے دیندار مسلمان، کہاں آج کل کے مسلمان!

۲۔ سب سے پہلا شرک جو روئے زمین پر شروع ہوا، وہ نیک لوگوں کی شبیہ بنانے کی وجہ سے شروع ہوا۔

۳۔ سب سے پہلے نبیوں کا دین کیسے بدلا گیا؟ اور کس چیز سے؟ حالانکہ یہ جانتے تھے، کہ اللہ نے انھیں بھیجا ہے۔

۴۔ لوگوں کا بدعت کو قبول کر لینا، حالانکہ وہ شریعت اور فطرت سلیمہ کے خلاف ہوتی ہے۔

۵۔ تمام شرک و بدعت کا سبب حق کو باطل سے ملا دینا ہے۔ یعنی نیک لوگوں کی محبت میں غلو اور قبر پرستی و بت پرستی کی اصل، چند علم والوں کا کسی چیز کو نیک نیتی سے کرنا۔ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ان کے بعد والوں کا اسے سمجھنے میں غلطی کرنا اور دھوکہ کھانا[۱]

۶ ۔ سورۂ نوح کی تفسیر۔

۷ ۔ عام انسانی سرشت ہے کہ دل میں حق کم ہوتا جاتا ہے اور باطل ترقی کرتا رہتا ہے۔[۲]

۸ ۔ اس میں سلف صالحین کے اس قول کی تصدیق ہے کہ "کفر کا اصلی سبب بدعت ہے۔[۳]

---

[۱] ۔ حق کچھ ہوتا ہے باطل کو اس کے ساتھ ملا کر کچھ بنا دیا جاتا ہے۔ "غلو" میں محبت اور اسے حد سے بڑھانا دو چیزیں ہیں، نیک لوگوں کی محبت یقیناً اچھی چیز ہے، بلکہ انبیاء کی محبت تو ضروری اور یقیناً۔ ایمان کا جزو ہے۔ لیکن نبی نبی ہے خدا نہیں۔ نبی کے ساتھ وہ باتیں کرنا جو خدا کے ساتھ مخصوص ہیں یا نبی کو خدا کا بیٹا کہہ لینا یا اور اسی قسم کی ناجائز نسبت دینا یہی غلو ہے۔ اسی طرح نیک لوگوں کی محبت، عالموں کی عزت و عظمت و اطاعت اچھی چیز ہے، مگر کسی عالم و زاہد کی ایسی محبت و عظمت کرنی جو اسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھا دے۔ یا اس کی بات یا فتویٰ کو آپ کے فرمان و سنت پر ترجیح دی جائے یہ غلو ہے۔ اور یہی شرعاً حرام ہے یادگار کی بھی یہی صورت ہے، اگر شریعت اجازت دے اور نیک اور بڑے لوگوں کی یادگار اس لیے قائم کی جائے کہ لوگ اس سے اپنے واسطے نمونہ سمجھ کر ترقی کی راہ اختیار کریں۔ یہ بہتر چیز ہے۔ مگر اس کی عبادت کرنا یا اس سے دین میں اضافہ کرنا یہی ناجائز ہے۔

[۲] ۔ حق کا کم ہونا، اور باطل کا بڑھنا اس طرح سمجھنا چاہیے کہ حق اکثر خواہش اور عام رواج کے خلاف ہوتا ہے، دنیا کے اکثر لوگوں کا عمل یعنی رواج باطل کے موافق ہوا کرتا ہے انسان کو جس سے روزمرہ، ہر وقت سابقہ پڑتا ہے، اس کا اثر ضروری ہے۔ پھر حکومت بھی جس کے ساتھ ہو اس کا اثر المضاعف ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ دینداری، ایمانداری روز بروز کم ہوتی جاتی ہے۔ باطل بظاہر آسان اور خوش منظر بھی ہے اسی واسطے زیادہ تر لوگ اس کے شیدا ہوتے ہیں، عمومی مشاہدہ ہے کہ مسلمان اپنی وضع قطع میں سنت نبوی چھوڑ کر کفار کی وضع اختیار کرتے جاتے ہیں۔ یہ محبت کا نتیجہ نہیں تو اور کیا ہے؟ محبوب کی ہر ادا محب کو پسند آتی ہے، جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور سچی محبت ہو وہ کافر کی عادات و اطوار کیونکر پسند کر سکتا ہے۔

[۳] ۔ اس کی وجہ صاف ہے، اصل میں لوگ مسلمان تھے، بدعات میں پڑ کر رفتہ رفتہ گمراہ ہوتے گئے، پیر پرستی، قبر پرستی وغیرہ کی راہ سے اللہ کے حق راستہ کو چھوڑ بیٹھے۔ اپنے دل میں سمجھتے ہیں کہ ہم نیکی کرتے ہیں، خدا کے نزدیک

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹ ۔ شیطان بدعت کے انجام کو اچھی طرح جانتا ہے۔ اگرچہ بدعت کرنے والے کی نیت اچھی کیوں نہ ہو۔

۱۰ ۔ یہ عام قاعدہ معلوم کرنا چاہیے۔ کہ "غلو حرام ہے"، اور اس کا انجام ہمیشہ بد ہوتا ہے۔

۱۱ ۔ قبر کے مجاور بننے کا نقصان، اگرچہ وہاں نیک کام کیوں نہ کیا جاتے[1]

۱۲ ۔ تصویر کی حرمت کس وجہ سے ہوئی، اور اس کے مٹانے میں کیا حکمت ہے۔

۱۳ ۔ اس قصہ کو اچھی طرح سمجھنا، اور اس کا ضروری ہونا۔ حالانکہ سب لوگ اس سے غافل ہیں۔

۱۴ ۔ یہ سب سے عجیب تر بات ہے کہ یہ سب لوگ اس قصہ کو تفسیر و حدیث کی کتابوں میں پڑھتے اور اس کے معنیٰ بھی سمجھتے ہیں، پھر اللہ نے ان کی سمجھ اس طرح پھیر دی کہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ نوحؑ کی قوم نے جو کام (قبر پرستی) کیا، وہ بہترین عبادت ہے۔ پس جس چیز کو اللہ و رسول نے حرام فرمایا، اس کا اعتقاد رکھا، حالانکہ بہ ایسا صریح

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) یہی اصلی برائی اور شرک ہے۔

[1] ۔ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے کسی قبر وغیرہ کو مقرر کرنا، یا وہاں ثواب زیادہ سمجھنا اس لیے حرام ہے کہ اس میں غیر اللہ کی عظمت ملحوظ ہوتی ہے، ورنہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے، سب جگہیں اسی کی بنائی ہوئی ہیں، پھر اس قبر کے خاص کرنے کی کیا وجہ ہے؟ بجز اس کے کہ قبر والے کو اس میں شریک کیا جائے، اس کی طرف سے کسی فیض کی امید کی جائے، اس کے معنی یہ ہوئے کہ خدا کچھ نہیں کرتا، یا اس قسم کے واسطے و وسیلہ کے بغیر خدا عزوجل کچھ نہیں دیتا۔ یہی شرک ہے، اسی واسطے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود و نصاریٰ کا نام لے کر فرمایا، "خدا ان پر لعنت کرے، یہ اپنے نیک لوگوں کی قبروں پر مسجدیں بنایا کرتے ہیں یہ بدترین مخلوق ہیں"۔ آپ نے صاف طور پر اعلان فرمایا کہ خانہ کعبہ (مسجد حرام) مسجد نبوی، اور مسجد اقصیٰ کے سوا زمین کے کسی قطعہ کو کسی دوسرے پر کوئی فضل و بزرگی نہیں نہ وہاں بطور زیارت سفر درست ہے، افسوس مسلمانوں نے اس آخری وصیت کا بھی لحاظ نہ رکھا، اور ہر پختہ قبر و قبہ کو عبادت گاہ بنا دیا، سفر کا تو ٹھکانہ ہی نہیں، دنیا میں کون سی پکی قبر ایسی ہے جہاں کا سفر حج کے قائم مقام نہ مانتے ہوں، کیا اسی بنا پر یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم مسلمان اور ہم موحد ہیں، انا للہ وانا الیہ راجعون۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کفر ہے جس سے مال اور خون حلال ہو جاتا ہے۔

۱۵۔ ان پہلے مشرکوں کی یہ تصریح کہ وہ اپنے بزرگوں سے صرف شفاعت و سفارش چاہتے ہیں نہ کہ اور کچھ۔

۱۶۔ ان کا یہ خیال کہ جن علماء نے یہ مورتیں بنائی تھیں ان کا مقصود بھی یہی عبادت تھا۔

۱۷۔ وہ کھلا عظیم الشان بیان جو آپ نے حدیث "لا تطروني" سے دیا یعنی مجھے میری حد سے نہ بڑھانا، جیسا کہ عیسائیوں نے حضرت عیسیٰؑ کو بڑھا دیا پس اللہ کی رحمتیں اور سلام اس ذات بابرکات پر ہوں جس نے یہ کھلا اعلان کیا۔

۱۸۔ آپ کا ہمیں یہ سمجھانا کہ تکلف کرنے اور حد سے آگے بڑھنے والے ہلاک ہو گئے۔

۱۹۔ اس قصہ میں بصراحت مذکور ہے کہ "جب علم نہ رہا تو لوگوں نے مورتوں کی عبادت کی" اس میں علم کی خوبی اور اس کے وجود کی برکت اور جہالت کی برائی ہے۔

۲۰۔ علم کے فنا ہونے کا صرف یہی راز ہے کہ علماء نہ رہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِيظِ فِيمَنْ عَبَدَ اللّٰهَ عِنْدَ قَبْرِ رَجُلٍ صَالِحٍ فَكَيْفَ إِذَا عَبَدَهُ

فِي الصَّحِيحِ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الْحَبَشَةِ وَمَا فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ فَقَالَ أُولٰئِكَ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ أَوِ الْعَبْدُ الصَّالِحُ بَنَوْا عَلٰى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ أُولٰئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللّٰهِ. فَهٰؤُلَاءِ جَمَعُوا بَيْنَ فِتْنَتَيْنِ، فِتْنَةِ الْقُبُورِ وَفِتْنَةِ التَّمَاثِيلِ.

وَلَهُمَا عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلٰى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا فَقَالَ وَهُوَ كَذٰلِكَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوْا، وَلَوْلَا ذٰلِكَ اُبْرِزَ قَبْرُهٗ غَيْرَ اَنَّهٗ خُشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ يَّمُوْتَ بِخَمْسٍ وَهُوَ يَقُوْلُ "اِنِّيْ اَبْرَأُ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يَّكُوْنَ لِيْ مِنْكُمْ خَلِيْلٌ فَاِنَّ اللّٰهَ قَدِ اتَّخَذَنِيْ خَلِيْلًا كَمَا اتَّخَذَ اِبْرَاهِيْمَ خَلِيْلًا، وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنْ اُمَّتِيْ خَلِيْلًا لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَكْرٍ خَلِيْلًا، اَلَا وَاِنَّ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ كَانُوْا يَتَّخِذُوْنَ قُبُوْرَ اَنْبِيَاءِهِمْ مَسَاجِدَ، اَلَا فَلَا تَتَّخِذُوا الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ، فَاِنِّيْ اَنْهَاكُمْ عَنْ ذٰلِكَ۔ فَقَدْ نَهٰى عَنْهُ فِيْ اٰخِرِ حَيَاتِهٖ ثُمَّ اِنَّهٗ لَعَنَ وَهُوَ فِي السِّيَاقِ مَنْ فَعَلَهٗ وَالصَّلٰوةُ عِنْدَهَا مِنْ ذٰلِكَ وَاِنْ لَّمْ يُبْنَ مَسْجِدٌ وَهُوَ مَعْنٰى قَوْلِهٖ خُشِيَ اَنْ يُّتَّخَذَ مَسْجِدًا فَاِنَّ الصَّحَابَةَ لَمْ يَكُوْنُوْا لِيَبْنُوْا حَوْلَ قَبْرِهٖ مَسْجِدًا وَكُلُّ مَوْضِعٍ قُصِدَتِ الصَّلٰوةُ فِيْهِ فَقَدِ اتُّخِذَ مَسْجِدًا بَلْ كُلُّ مَوْضِعٍ يُصَلِّيْ فِيْهِ يُسَمّٰى مَسْجِدًا كَمَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ "جُعِلَتْ لِيَ الْاَرْضُ مَسْجِدًا وَّطَهُوْرًا" وَلِاَحْمَدَ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوْعًا اِنَّ مِنْ شِرَارِ النَّاسِ مَنْ تُدْرِكُهُمُ السَّاعَةُ وَهُمْ اَحْيَاءٌ، وَالَّذِيْنَ يَتَّخِذُوْنَ الْقُبُوْرَ مَسَاجِدَ وَرَوَاهُ اَبُوْ حَاتِمٍ فِيْ صَحِيْحِهٖ۔

اس باب میں یہ بیان ہے کہ جو کسی نیک آدمی کی قبر پر اللہ کی عبادت کرنے اس کا کیا گناہ ہے۔ پس جو اس نیک کو پوجے اس کا کیا حشر ہوگا؟

صحیح (بخاری و مسلم) میں بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ ام سلمہؓ نے آنحضرت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صلی اللہ علیہ وسلم سے حبشہ کے ایک گرجا کا ذکر کیا جو نہایت خوبصورت بنایا گیا تھا، اور اس میں تصویریں بھی تھیں، آپ نے فرمایا، یہ لوگ ایسے ہیں کہ جب کوئی نیک آدمی مرجاتا ہے، اس کی قبر پر عبادت گاہ بناتے ہیں، اور اس میں یہ تصویریں بناتے ہیں یہ لوگ اللہ عزوجل کے نزدیک بدترین مخلوق ہیں۔ ان لوگوں نے دونوں فتنے جمع کیے۔ (قبروں پر عبادت گاہ بنائی، یہ فتنۂ قبر ہے، اور تصویریں بھی بنائیں، یہ فتنۂ تماثیل ہے)

بخاری و مسلم میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے جب آپ پر جاں کنی کا عالم طاری ہوا تو آپ نے اپنے چہرہ پر ایک چادر اوڑھی، جب دم گھٹتا، چادر کو ہٹا دیتے، اسی حال میں آپ نے فرمایا، "یہود و نصاریٰ پر خدا کی لعنت ہو، انھوں نے اپنے انبیاء کے قبروں کو عبادت گاہ بنالیا۔ اس سے آپ امت کو ڈرا رہے تھے، اگر یہ بات نہ ہوتی تو آپ کی قبر بھی کھلی ہوتی، لیکن اس خوف سے کہ اس کو سجدہ نہ کیا جائے بند رکھا گیا۔

صحیح مسلم میں حضرت جندب بن عبداللہؓ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا اپنی وفات سے پانچ روز پہلے فرماتے تھے۔ "میں اللہ کے روبرو ہر ایک کی خُلّت سے برأت ظاہر کرتا ہوں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح ابراہیمؑ کو خلیل بنایا ویسا ہی مجھے بھی خلیل بنایا، اگر میں اپنی امت میں کسی کو خُلّت کا منصب دیتا تو ابوبکرؓ کو یہ منصب دیتا، خبردار تم سے پہلے لوگ اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بناتے تھے خبردار تم قبروں کو عبادت گاہ نہ بنانا، میں تم کو اس کی ممانعت کرتا ہوں" پس آپ نے اس سے آخری عمر میں ممانعت فرمائی۔ پھر جانکنی کے وقت ایسا کرنے والوں پر لعنت فرمائی۔ قبروں پر نماز پڑھنا بھی اس ممانعت میں داخل ہے، اگرچہ مسجد نہ ہو یہی مطلب ہے اس حدیث کا جس میں یہ ہے کہ اس خوف سے کہ اس کا سجدہ نہ ہو، قبر بند رکھی گئی۔ کیونکہ صحابہ آپ کی قبر پر مسجد نہیں بنا سکتے تھے۔ جس جگہ کو نماز کے واسطے معین کیا جائے، وہ مسجد ہو جاتی ہے یہی نہیں بلکہ جہاں نماز ادا ہو وہ مسجد ہے، چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، "میرے واسطے تمام روئے زمین مسجد اور پاک کرنے والی بنائی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گئی مسند احمد میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے بسند حسن مروی ہے آپ نے فرمایا: "وہ لوگ سب سے بدتر ہیں جو زندہ ہوں گے اور ان پر قیامت قائم ہوگی۔ اور وہ لوگ (بھی سب سے بدتر ہیں) جو قبروں کو مسجد بنائیں گے" اسے ابو حاتم (ابن حبان) نے بھی اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔

اس میں (۱۶) مطالب ہیں

۱۔ آپ کا سخت منع فرمانا، اور ایسے شخص پر لعنت کرنا جو کسی نیک شخص کی قبر پر مسجد بنائے جس میں اللہ کی عبادت کی جائے، اگرچہ بنانے والے کی نیت بخیر ہو۔

۲۔ تصاویر کی حرمت، اور ان کے بنانے پر سخت سزا۔

۳۔ غور کا مقام ہے کہ آپ نے کس طرح اس کو بیان فرمایا، پہلے ممانعت فرمائی، پھر اپنی وفات سے پانچ روز پہلے خاص طور پر ممانعت کی۔ پھر عین موت کے عالم میں بھی سختی سے ممانعت کی، اور پہلی ممانعت پر اکتفا نہ فرمائی۔

۴۔ آپ نے اپنے واسطے خاص طور پر ممانعت فرمائی، حالانکہ ابھی نہ آپ کی وفات ہوئی تھی نہ قبر بنی تھی۔

۵۔ یہ یہود و نصاریٰ کا طریقہ ہے کہ وہ اپنے انبیاء کی قبروں کے ساتھ ایسا کرتے آئے ہیں۔

۶۔ آپ کا اس بارہ میں یہود و نصاریٰ پر لعنت کرنا۔

۷۔ ان تمام باتوں سے آپ کا مقصد ہمیں نصیحت کرنا اور ڈرانا تھا کہ آپ کی قبر کے ساتھ ایسا نہ کیا جائے۔

۸۔ آپ کی قبر کیوں کھلی نہ رکھی گئی؟۔

۹۔ قبروں کو مسجد بنانے کے کیا معنیٰ ہیں؟۔

۱۰۔ آپ کا ان لوگوں کو جن پر قیامت قائم ہوگی اور قبروں پر مسجد بنانے والوں کو یکساں بتانا، گویا آپ نے شرک کے ذریعہ کو واقع ہونے کے پہلے بیان فرمایا، اور یہ بھی بتایا کہ قرب قیامت ایسا ہوگا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۱۱ ۔ آپ کا وفات سے پانچ روز قبل اپنے خطبہ میں ذکر کرنا۔ اس میں ان دو گروہوں کا رد ہے جو بدعتیوں کی جماعت میں بدترین ہیں۔ بلکہ بعض اہلِ علم نے انھیں بہتر فرقوں سے خارج کر دیا، یہ دونوں فرقے رافضی اور جہمیہ ہیں۔ رافضیوں کی وجہ سے شرک اور قبر پرستی کا اسلام میں رواج ہوا، اور انھوں نے ہی سب سے پہلے قبروں پر مسجدیں بنائیں۔

۱۲ ۔ آپ پر جانکنی کی سختی کا ہونا۔

۱۳ ۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنا کر اعزاز فرمایا۔

۱۴ ۔ خلت کا درجہ محبت سے اعلیٰ ہے۔

۱۵ ۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہ سے افضل ہیں۔

۱۶ ۔ ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کی طرف اشارہ۔

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْغُلُوَّ فِیْ قُبُوْرِ الصَّالِحِیْنَ یُصَیِّرُھَا اَوْثَانًا تُعْبَدُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ

رَوٰی مَالِکٌ فِی الْمُوَطَّاِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ قَبْرِیْ وَثَنًا یُعْبَدُ اِشْتَدَّ غَضَبُ اللّٰہِ عَلٰی قَوْمٍ اتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِھِمْ مَسَاجِدَ [1]

وَلِابْنِ جَرِیْرٍ بِسَنَدٍ عَنْ سُفْیَانَ عَنْ مَنْصُوْرٍ عَنْ مُجَاھِدٍ "اَفَرَاَیْتُمُ اللَّاتَ وَالْعُزّٰی" قَالَ کَانَ یَلُتُّ لَھُمُ السَّوِیْقَ فَمَاتَ فَعَکَفُوْا عَلٰی قَبْرِہٖ، وَکَذَا قَالَ اَبُو الْجَوْزَاءِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ کَانَ یَلُتُّ السَّوِیْقَ لِلْحَاجِّ۔

---

[1] ۔ امام مالک نے اس روایت کو بواسطہ عطاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا جو باصطلاح محدثین

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ وَالْمُتَّخِذِیْنَ عَلَیْھَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ رَوَاہُ اَھْلُ السُّنَنِ۔

باب ہے اس بارہ میں کہ نیک لوگوں کی قبروں میں غلو کرنا ان قبروں کو بت بنا دیتا ہے جن کی پرستش اللہ کے سوا ہوتی ہے

امام مالک نے اپنی موطا میں یہ حدیث بیان کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا، جس کی پرستش کی جائے اللہ تعالیٰ کا سخت غضب نازل ہو، اس قوم پر جنھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو عبادت گاہ بنایا۔

ابن جریر نے سفیان ثوری کے ذریعہ منصور سے روایت کی، وہ مجاہد سے بیان کرتے ہیں کہ آیۃ اَفَرَءَیْتُمُ اللّٰتَ میں جس لات کا ذکر ہے وہ ایک شخص تھا، جو مسافروں کو ستو گھول گھول کر پلایا کرتا تھا، جب مرگیا تو اس کی قبر پر لوگ مجاور بن بیٹھے۔ اسی طرح ابوالجوزاء نے حضرت ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے کہ یہ مسافر حاجیوں کے واسطے ستو گھولا کرتا تھا۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت کی اور ان پر بھی جو قبروں پر مسجدیں بناتے ہیں اور چراغ جلاتے ہیں۔ اسے ابوداؤد، ترمذی، ابن ماجہ، نسائی نے روایت کیا۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) مرسل ہے، مرسل وہ حدیث کہلاتی ہے جس میں صحابی نہ ہو، تابعی کہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کیا یا کہا۔ چونکہ واسطہ گر گیا اس لیے ایسی روایت قابل اعتبار نہیں ہوتی، مگر اس روایت کو بزار نے عطاء کے واسطے سے ابوسعید خدری سے روایت کیا ہے، جو مرسل نہ رہی، نیز مسند احمد میں بھی ابوہریرہ سے بعینہٖ یہ حدیث مذکور ہے، پس یہ روایت مجموعی طور سے حسن ہوگئی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۱۰) مطالب ہیں

۱ ۔ وثن کی تفسیر (ہر وہ چیز جو اللہ کے سوا پوجی جائے۔)

۲ ۔ عبادت کی تفسیر (ہر قسم کی عظمت وانکساری غیر اللہ کے لیے حرام ہے)۔

۳ ۔ آپ نے اپنی قبر کے بت بننے سے اس لیے پناہ مانگی کہ ایسا ہونا ممکن تھا۔

۴ ۔ آپ کا اس پناہ کے ساتھ انبیاء کی قبروں کو مسجد بنانے کا ذکر فرمانا۔

۵ ۔ ایسے کام کرنے والوں پر اللہ کا غضب ہونا۔

۶ ۔ سب سے زیادہ اہم اور قابل غور بات یہ ہے کہ وہ لات کی عبادت کیوں کرتے تھے، جو ان کا بہت بڑا بت تھا۔

۷ ۔ یہ ایک نیک شخص کی قبر تھی۔

۸ ۔ لات قبر والے کا نام تھا، اور یہ نام اس لیے مشہور ہوا کہ وہ حاجیوں کے واسطے ستو گھولا کرتا تھا۔

۹ ۔ آپ کا قبروں کی زیارت کرنے والیوں پر لعنت فرمانا۔

۱۰ ۔ آپ کا قبروں پر چراغ جلانے والے پر لعنت کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِمَايَةِ الْمُصْطَفٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَنَابَ التَّوْحِيْدِ وَسَدِّهٖ كُلَّ طَرِيْقٍ يُوْصِلُ اِلَى الشِّرْكِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى. لَقَدْ جَاءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ. (۹:۱۲۸)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا وَلَا تَجْعَلُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا. وَصَلُّوْا عَلَيَّ، فَاِنَّ صَلَاتَكُمْ تَبْلُغُنِيْ حَيْثُ كُنْتُمْ. رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ رَوَاتُهٗ ثِقَاتٌ[1]

وَعَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ اَنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَجِيْءُ اِلٰى فُرْجَةٍ كَانَتْ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيَدْخُلُ فِيْهَا فَيَدْعُوْ فَنَهَاهُ وَقَالَ اَلَا اُحَدِّثُكُمْ حَدِيْثًا سَمِعْتُهٗ مِنْ اَبِيْ عَنْ جَدِّيْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَتَّخِذُوْا قَبْرِيْ عِيْدًا. وَلَا بُيُوْتَكُمْ قُبُوْرًا. فَاِنَّ تَسْلِيْمَكُمْ لَيَبْلُغُنِيْ اَيْنَ كُنْتُمْ. رَوَاهُ فِي الْمُخْتَارَةِ.

---

[1] ۔ اپنے گھروں کو قبرستان یا قبریں نہ بناؤ۔ اس کے معنیٰ یہ ہیں کہ انسان زندگی میں اللہ کا ذکر کرتا ہے مرنے کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جاتا ہے پس جس گھر میں اللہ کا ذکر نہیں ہوتا وہ مردوں کا گھر یعنی قبر ہے، اور وہ شخص میت ہے، لہٰذا گھروں میں نماز و تلاوت کا سلسلہ قائم کرو۔ اس سے ایک تو برکت ہوگی۔ دوسرے بچوں پر نیک اثر ہوگا۔ آپ کی قبر کو عیدگاہ بنانے کے یہ معنیٰ ہیں کہ جس طرح عید کا مخصوص دن ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس باب میں یہ بیان ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے توحید کی چار دیواری کس طرح محفوظ کی۔ اور شرک کا ہر ذریعہ وسلسلہ کس طرح بند کیا

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان، بیشک تمھارے پاس تم میں سے ایسا رسول آیا ہے کہ اس پر تمھاری تکلیف شاق ہے۔ وہ تمھاری اصلاح پر حریص اور ایمان والوں پر بڑا ہی مہربان رحم والا ہے،

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اپنے گھروں کو قبریں نہ بناؤ اور میری قبر کو میلہ گاہ نہ بناؤ، مجھ پر درود پڑھو۔ یقیناً تم جہاں کہیں سے درود پڑھو گے مجھے پہنچ جائے گا، ابوداؤد نے بسند حسن روایت کیا" اس کے سب راوی ثقہ ہیں۔

علی بن حسین (زین العابدینؒ) سے مروی ہے کہ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا، جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس آتا، اور ایک سوراخ میں سے اندر جا کر دعا کرتا، انھوں نے اس کو منع کیا اور بولے کیا تمھیں وہ حدیث نہ بتاؤں، جو مجھے میرے والد حضرت حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بیان کی، وہ کہتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری قبر کو میلہ گاہ نہ بنانا، اور نہ اپنے گھروں کو قبریں بنانا اس لیے کہ تم جہاں سے سلام و

(بقیہ صفحہ گذشتہ کا) اسی طرح قبر کی زیارت کے واسطے دن یا وقت مخصوص نہ کرو۔ نہ اس کے واسطے سفر کرو کیونکہ جو مقصود زیارت سے ہے یعنی سلام و درود، وہ ہر جگہ سے پہنچ جاتا ہے۔ پھر اس تکلف سے کیا فائدہ؟ بلکہ بسا اوقات اس قسم کا تکلف شرک کی طرف لے جاتا ہے۔

گھروں کو قبرستان بنانے سے یہ مراد بھی ہو سکتی ہے کہ مردوں کو قربت حاصل کرنے کے خیال سے گھروں ہی میں نہ دفن کر دیا کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درود پڑھو گے مجھے پہنچ جائے گا، اسے (ضیاء نے) مختارہ میں روایت کیا۔

اس میں (۹) مطالب ہیں

۱ - سورہ براءۃ کی آیۃ کی تفسیر۔
۲ - آپ کا اپنی امت کو شرک کی چار دیواری سے بے حد دور رکھنا۔
۳ - آپ کا ہماری اصلاح و ہدایت پر حریص ہونا، اور حد سے زیادہ مہربان و رحیم ہونا۔
۴ - آپ کا اپنی قبر کی مخصوص طور پر زیارت سے منع فرمانا، حالانکہ آپ کے قبر کی زیارت بہترین عملوں میں ہے[1]
۵ - بکثرت زیارت کرنے سے منع فرمانا۔
۶ - نفل نماز کے گھر میں ادا کرنے کی رغبت دینا۔
۷ - یہ معاملہ گویا سب صحابہ جانتے تھے کہ "قبرستان میں نماز نہیں ہوتی"۔
۸ - آپ کا قبر پر آنے سے روک دینا، اس طرح کہ جہاں سے انسان مجھ پر سلام و درود بھیجے وہ پہنچتا ہے، اگرچہ بہت فاصلہ سے ہو۔ پس اس قسم کے وہم کی ضرورت نہیں جسے پاس آنے والے کرتے ہیں (یعنی پاس پہنچ کر سلام سے زیادہ فائدہ نہ ہوگا)۔
۹ - آپ پر برزخ میں درود و سلام کی بابت امت کے عمل پیش ہوتے ہیں۔

---

[1] مولف نے نہ معلوم کس سند کی بنا پر ایسا لکھا ہے کہ آپ کے قبر کی زیارت بہترین اعمال میں سے ہے، یقیناً زندگی میں آپ کی ملاقات بہترین اعمال میں سے تھی۔ اس لیے کہ اس سے تصدیق و ایمان کا کمال حاصل ہوتا تھا۔ بعد از وفات زیارت قبر سے درود و سلام کے علاوہ کوئی خاص مقصد نہیں، اور جب کہ یہ حضور و غیبت میں یکساں پہنچتا ہے، تو پھر زیارت کا بہترین اعمال سے ہونا کیونکر ثابت ہوا؟ درحقیقت بہترین اعمال ایمان و توحید اور اللہ و رسول کی سچی محبت ہے نہ کہ اس قسم کے خیالات واہیہ۔ دراصل قبروں کی زیارت صرف اس لیے مشروع ہے کہ یہ موت کی یاد دلاتی ہے۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت سے اس کا ایقان ہوتا ہے کہ انبیاء تک اس انجام زندگی سے مستثنیٰ نہیں ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ بَعْضَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ يَعْبُدُ الْاَوْثَانَ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ اُوْتُوْا نَصِيْبًا مِّنَ الْكِتٰبِ يُؤْمِنُوْنَ بِالْجِبْتِ وَالطَّاغُوْتِ وَيَقُوْلُوْنَ لِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا هٰٓؤُلَآءِ اَهْدٰى مِنَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ۔ (۵ : ۶۰)

وَقَوْلُهٗ قَالَ الَّذِيْنَ غَلَبُوْا عَلٰٓى اَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِمْ مَّسْجِدًا۔ (۱۸ : ۲۱)

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ حَذْوَ الْقُذَّةِ بِالْقُذَّةِ حَتّٰى لَوْ دَخَلُوْا جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمُوْهُ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى؟ قَالَ فَمَنْ؟ اَخْرَجَاهُ۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ ثَوْبَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ۔

وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ اَنْ لَّا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهٗ لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَّا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَّا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِّنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِاَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ فِيْ مُسْنَدِهٖ وَزَادَ وَاِنَّمَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيَ الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّيْنَ وَاِذَا وُضِعَ عَلَيْهِمُ السَّيْفُ لَمْ يُرْفَعْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَلْحَقَ حَيٌّ مِّنْ اُمَّتِيْ بِالْمُشْرِكِيْنَ وَحَتّٰى تَعْبُدَ فِئَامٌ مِّنْ اُمَّتِيَ الْاَوْثَانَ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاِنَّهٗ سَيَكُوْنُ فِيْ اُمَّتِيْ كَذَّابُوْنَ ثَلٰثُوْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ نَبِيٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَلَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ عَلَى الْحَقِّ مَنْصُوْرَةً لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتّٰى يَاْتِيَ اَمْرُ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى.

اس بات کا باب کہ امت محمدیہ میں بھی بت پوجنے والے ہونگے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان "کیا تو نے اہل کتاب کو نہیں دیکھا کہ بت اور طاغوت پر ایمان لاتے ہیں، اور کافروں کو ایمان والوں سے بہتر اور سیدھی راہ پر بتاتے ہیں"

اور فرمایا "کہدے کیا میں وہ لوگ نہ بتاؤں جن کا انجام اللہ کے نزدیک بد ہے؟ یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے لعنت کی اور ان پر غصہ ہوا، اور ان میں سے بندر اور سور بنادئے کیونکہ انھوں نے بت پرستی کی۔

اور فرمایا جن لوگوں نے ان پر (اصحاب کہف پر) غلبہ پایا، وہ یہ بولے کہ ہم ان پر مسجد بنائیں گے"[1]

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "بالضرور تم پہلی امتوں کی پیروی میں ایسے برابر ہو جاؤ گے جیسے تیر تیر سے۔ یہاں تک کہ اگر وہ گوہ کے بل میں

---

[1] ۔اس آیت سے بعض علماء کا یہ استدلال ہے کہ قبروں پر مسجدیں بنا سکتے ہیں۔ مگر یہ چند وجوہ ناقابل اعتبار اور غلط ہے، اول یہ کہ پہلی امت کا عمل ہمارے واسطے حجت نہیں ہو سکتا، دوم یہ کہ یہ کسی نبی و صالح کا عمل نہیں، سوم اللہ نے اس کی تعریف نہیں کی، چہارم یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرما کر ان لوگوں کا ذکر کیا تو ایسی حالت میں یہ عمل بجائے جائز ہونے کے سخت ترین حرام و ممنوع ہوا، کیونکہ آپ کا لعنت فرما کر ذکر کرنا کسی طرح جواز پر دلیل نہیں ہو سکتا، پھر یہ لعنت آخری وقت میں وفات کے وقت وارد ہوئی جس کے یہ معنی ہوئے کہ یہی آخری فیصلہ ہے اس کے بعد دوسرا فیصلہ نہیں ہوا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

گھسیں گے تو تم بھی گھسو گے، صحابہ نے عرض کیا کہ کیا یہود و نصاریٰ کی پیروی ہم کریں گے؟ فرمایا تو پھر کون؟ (بخاری و مسلم)

صحیح مسلم میں حضرت ثوبانؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام زمین سمیٹ دی، میں نے مشرق و مغرب دیکھے، میری امت کی حکومت وہاں تک پہنچے گی جہاں تک میرے لیے زمین سمیٹی گئی ہے۔

مجھے دونوں خزانے سرخ (قیصر کا خزانہ) اور سفید (کسریٰ کا خزانہ) ملے، میں نے اپنی امت کے لیے اپنے رب سے یہ دعا کی، کہ عام قحط سالی سے اسے فنا نہ کرے، نہ ان پر کوئی دوسرا دشمن اس طرح مسلط کرے کہ وہ ان کی جماعت کو تباہ کر دے، میرے رب نے فرمایا کہ اے محمدؐ میں جب کوئی فیصلہ کر دیتا ہوں تو وہ ٹل نہیں سکتا، میں نے تیری یہ بات قبول کی کہ عام قحط سالی سے تیری امت کو نہ ماروں گا، اور نہ کوئی دوسرا دشمن ان پر ایسا مسلط کروں گا جو انھیں تباہ کر دے۔ اگرچہ ساری دنیا اکٹھا ہو کر ایسا کرنا چاہے، یہاں تک کہ یہ خود آپس میں ایک دوسرے کو فنا کریں اور ایک دوسرے کو قید کریں، حافظ برقانی نے اسے اپنی صحیح میں روایت کر کے یہ اضافہ کیا۔" میں اپنی امت پر گمراہ کن سرداروں سے ڈرتا ہوں کیونکہ جب ان میں تلوار چلے گی تو قیامت تک بند نہ ہوگی، اور قیامت نہیں قائم ہوگی، جب تک کہ میری امت کی ایک جماعت مشرکوں سے نہ مل جائے! اور جب تک کہ میری امت کے بہت سے لوگ بت پرستی نہ کریں۔"

اور یقیناً میری امت میں تیس جھوٹے (دجال) ہوں گے، جو سب کے سب نبوت کا دعویٰ کریں گے حالانکہ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کسی قسم کا نبی نہیں ہوگا، اور میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم و فتحیاب رہے گا، انھیں وہ کچھ نقصان نہ پہنچا سکیں گے، جو بے مدد چھوڑ دیں یہاں تک کہ اللہ کا حکم (قیامت) آجائے۔

اس میں (۱۴) مطالب ہیں

۱۔ سورہ نساء کی آیت "اَلَمْ تَرَ" کی تفسیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲۔ سورہ مائدہ کی آیت " قل ھل انبئکم " کی تفسیر۔

۳۔ سورہ کہف کی آیت " قَالَ الذین " کی تفسیر۔

۴۔ یہ جاننا سب سے زیادہ ضروری ہے کہ جبت اور طاغوت پر ایمان لانے کے کیا معنی ہیں؟ کیا دل سے ان پر یقین کرنا، اگرچہ دل میں بغض ہو، اور اسے باطل سمجھے[1]

۵۔ اہلِ کتاب کی یہ بات کہ کھلم کھلا جو لوگ کافر ہیں وہ مسلمانوں سے اچھے اور سیدھی راہ پر ہیں[2]

۶۔ یہی اس باب کا لب لباب ہے کہ اس اُمت میں بھی ایسے لوگ ہوں گے، جیسا کہ ابو سعید خدری کی حدیث سے ثابت ہوا۔

۷۔ اس بات کی صراحت کہ اس اُمت کے بہت سے لوگ بت پرستی کریں گے۔

۸۔ عجیب ترین بات کہ اس اُمت میں بھی نبوت کے مدعی ہوں گے جیسا کہ مختار تھا[3]، حالانکہ

---

[1] جبت لغت میں گندگی، پلیدی اور ہاتھ پیر کے دھوون کو کہتے ہیں، ماسوی اللہ جس کی عبادت کی جائے، حق کے خلاف جس کی بات قبول کی جائے، ساحر، کاہن، جادوگر، رمّال جفار وغیرہ سب جبت ہیں، طاغوت طغیان سے لیا گیا ہے ہر سرکش حد سے بڑھ جانے والا، ہر وہ لیڈر یا سردار یا حاکم جو باطل پرست ہو، شیطان ماسوی اللہ جس کی عبادت کی جائے غیر اللہ کی عبادت یہود و نصاریٰ، یا مسلمان کھلم کھلا تو نہیں کرتے، بظاہر ایسے کام کرتے ہیں جو بت پرستوں کے ہیں۔

[2] یہ بظاہر کافروں کے ساتھ دوستی نہ رکھتے تھے، مگر مسلمانوں کی دشمنی سے کافروں کو مسلمانوں پر ترجیح دیتے تھے، جیسا کہ آج کل کے بدعتی قبر پرست اور مقلد ضدی موحدین و اہلِ حدیث کو کہتے ہیں کہ ان سے کافر اچھے ہیں، یا یہ کافروں سے بدتر ہیں۔ یہی نہیں بلکہ جو حنفی المشرب ان کی بدعتوں میں شریک نہ ہو اسے بھی ایسا ہی کہتے ہیں۔

[3] مختار بن ابی عبید ثقفی ۶۵ ہجری کے بعد کوفہ میں پہلے پہل حضرت حسین کے قاتلوں سے بدلہ لینے کے نام سے اٹھا، اس کے ساتھ اکثر شیعہ شریک ہو گئے، بہت سی جنگیں کیں، اور کوفہ پر اس کا تسلط ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ دعویٰ کیا، کہ مجھ پر وحی والہام ہوتا ہے، لوگ اس کو بھی تسلیم (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالطَّرْقُ وَالطِّيَرَةُ مِنَ الْجِبْتِ۔ قَالَ عَوْفٌ الْعِيَافَةُ زَجْرُ الطَّيْرِ وَالطَّرْقُ الْخَطُّ يُخَطُّ بِالْأَرْضِ وَالْجِبْتُ قَالَ الْحَسَنُ رَنَّةُ الشَّيْطَانِ إِسْنَادُهُ جَيِّدٌ۔

وَلِأَبِي دَاوُدَ وَالنَّسَائِيِّ وَابْنِ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ الْمُسْنَدُ مِنْهُ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ النُّجُومِ فَقَدِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ وَإِسْنَادُهُ صَحِيحٌ۔

وَلِلنَّسَائِيِّ مِنْ حَدِيثِ أَبِي هُرَيْرَةَ مَنْ عَقَدَ عُقْدَةً ثُمَّ نَفَثَ فِيهَا فَقَدْ سَحَرَ، وَمَنْ سَحَرَ فَقَدْ أَشْرَكَ وَمَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ إِلَيْهِ۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ قَالَ أَلَا أُنَبِّئُكُمْ مَا الْعِضَهُ هِيَ النَّمِيمَةُ الْقَالَةُ بَيْنَ النَّاسِ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَلَهُمَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ لَسِحْرًا۔

جادو کے بعض اقسام کا بیان

امام احمد نے محمد بن جعفر سے روایت کی، وہ عوف سے، وہ حیان بن معلی سے وہ قطن بن قبیصہ سے۔ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ پرندوں کو اڑا کر فال لینا، اور خط کھینچنا سحر میں داخل ہے۔ عوف نے کہا۔ عیافہ پرند کو اڑا کر فال لینا، اور طرق زمین میں لکیر کرنا ہے اور جبت شیطان کی آواز ہے۔ یہ حسن بصری کا قول ہے۔ اس کی سند حسن ہے۔

ابوداؤد و نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اس کا صرف مرفوع حصہ روایت کیا، (یعنی عیافہ وغیرہ کی تفسیر حذف کر دی)۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عباس کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے نجوم کا کوئی حصہ حاصل کیا، اس نے جادو کا ایک حصہ حاصل کیا، جس قدر نجوم زیادہ حاصل کرے گا، اسی قدر سحر زیادہ لے گا، اسے ابوداؤد نے بسند صحیح روایت کیا۔

نسائی میں ابوہریرۃ سے مروی ہے جس نے کوئی گرہ لگائی، پھر اس پر پھونکا سو اس نے جادو کیا اور جو جادو کرے وہ مشرک ہے اور جس نے کوئی چیز لٹکائی۔ اسی کے سپرد کیا جائے گا۔

ابن مسعود کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہیں عضہ کے بارے میں نہ بتاؤں؟ یہ چغلی اور باتوں کو لوگوں میں پھیلانا ہے، اسے مسلم نے روایت کیا۔

بخاری اور مسلم میں ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا بعض بیان بھی جادو ہوتا ہے[1]

اس میں (۶) مطالب ہیں

۱۔ عیافہ۔ طرق اور طیرہ جبت میں داخل ہیں۔
۲۔ عیافہ اور طرق کی تشریح۔
۳۔ نجوم جادو میں داخل ہے۔
۴۔ گرہ لگا کر پھونکنا اسی میں داخل ہے۔
۵۔ چغلی بھی اسی میں داخل ہے۔
۶۔ بعض خوش گوئی اور فصاحت بھی اس میں داخل ہے۔

---

[1] فصاحت اور بیان یقیناً بہترین چیز ہے لیکن جو فصاحت حق کو باطل اور غلط کو صحیح کرنے کے لیے یا الحاد و کفر کی حمایت میں استعمال ہو، وہ سحر میں داخل ہے۔ جملہ "ان من البیان لسحرا" کلام موجہ کہلاتا ہے، اس لیے کہ اس میں مدح و ذم دونوں پہلو پائے جاتے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكُهَّانِ وَنَحْوِهِمْ

رَوَى مسلم فِي صحيحه عن بعض اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَى عَرَّافًا فَسَاَلَهُ عَنْ شَيْءٍ فَصَدَّقَهُ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ مَنْ اَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ۔

وَلِاَرْبَعَةٍ وَالْحَاكِمِ وَقَالَ صَحِيْحٌ عَلٰى شَرْطِهِمَا عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ مَنْ اَتٰى عَرَّافًا اَوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ [1]

وَلِاَبِيْ يَعْلٰى بِسَنَدٍ جَيِّدٍ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلُهُ مَوْقُوْفًا۔

وَعَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ مَرْفُوْعًا لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَطَيَّرَ اَوْ تُطُيِّرَ لَهُ اَوْ تَكَهَّنَ اَوْ تُكُهِّنَ لَهُ اَوْ سَحَرَ اَوْ سُحِرَ لَهُ وَاَتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهُ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰى مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ رَوَاهُ الْبَزَّارُ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ جَيِّدٍ، وَرَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ فِي الْاَوْسَطِ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ دُوْنَ قَوْلِهٖ "وَمَنْ اَتٰى" اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

قَالَ الْبَغَوِيُّ اَلْعَرَّافُ الَّذِيْ يَدَّعِيْ مَعْرِفَةَ الْاُمُوْرِ بِمُقَدِّمَاتٍ يَسْتَدِلُّ بِهَا عَلَى الْمَسْرُوْقِ وَمَكَانِ الضَّالَّةِ وَنَحْوِ ذٰلِكَ وَقِيْلَ هُوَ الْكَاهِنُ وَالْكَاهِنُ هُوَ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَنِ الْغَيْبِيَّاتِ فِي الْمُسْتَقْبَلِ، وَقِيْلَ الَّذِيْ يُخْبِرُ عَمَّا فِي الضَّمِيْرِ۔

---

[1] ۔ اس جگہ نقل میں کچھ غلطی ہوئی ہے۔ احمد و حاکم کے الفاظ اس طرح ہیں من اتی عرافا او کاھنا الخ اور ابو داؤد کے الفاظ من اتی کاھنا فصدقہ بما یقول او اتی امراۃ الخ فقد برئی بما انزل۔ منذری نے کہا اسے ترمذی نسائی، ابن ماجہ نے روایت کیا۔ غالباً مولف نے کسی تفسیر یا رسالہ سے یہ روایتیں نقل کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاس ابْنُ تَيْمِيَّةَ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى اَلْعَرَّافُ اِسْمٌ لِلْكَاهِنِ وَالْمُنَجِّمِ وَالرَّمَّالِ وَنَحْوِهِمْ۔

مِمَّنْ يَتَكَلَّمُ فِي مَعْرِفَةِ الْاُمُوْرِ بِهٰذِهِ الطُّرُقِ۔ وَقَالَ اِبْنُ عَبَّاس فِي قَوْمٍ يَكْتُبُوْنَ اَبَاجَادَ وَيَنْظُرُوْنَ فِي النُّجُوْمِ مَا اَرٰى مَنْ فَعَلَ مِنْ ذٰلِكَ لَهٗ عِنْدَ اللهِ مِنْ خَلَاقٍ۔

کاہنوں کا بیان

صحیح مسلم میں بعض ازواج مطہرات سے مروی ہے وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتی ہیں۔ آپ نے فرمایا، جو شخص کسی کاہن و نجومی کے پاس آکر اس سے کوئی بات دریافت کرے پھر اس کے بیان کی تصدیق کرے۔ تو اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی۔

ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص کسی رمال جفار اور کاہن کے پاس آکر کچھ دریافت کرے، اور اس کی تصدیق کرے، تو اس نے قرآن سے کفر کیا۔ ابوداؤد نے اسے روایت کیا۔ ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم میں ابوہریرہ سے مروی ہے (حاکم نے اسے صحیح کہا) آپ نے فرمایا، جو کسی نجومی اور کاہن کے پاس آئے، اور اس کی بات سچی بتائے تو اس نے قرآن سے کفر کیا۔

ابویعلی نے بسند حسن ابن مسعود سے موقوف روایت کی[1]

عمران بن حصین سے مرفوعاً مروی ہے آپ نے فرمایا ہم سے وہ شخص نہیں جو فال لے یا اس کے واسطے فال لی جائے، یا کہانت کرے یا اس کے واسطے کہانت کی جائے۔ یا جادو کرے، یا اس کے واسطے جادو کیا جائے۔ اور جو کسی کاہن کے پاس آکر اس کی تصدیق کرے، وہ قرآن سے کافر ہوگیا۔ اسے بزار نے بسند حسن روایت کیا۔ طبرانی نے اوسط میں

---

[1] ۔ موقوف صحابی کا قول وفعل اور مرفوع آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول وفعل۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بسند حسن ابن عباس سے اسے روایت کیا، مگر وَمَنْ اَتٰی سے آخر تک اس میں نہیں ہے۔

بغوی نے کہا، عرّاف وہ ہے کہ خفیہ باتوں کے علم کا چند قرائن سے دعویٰ کرے، مثلاً چوری نکالے یا گمشدہ چیز بتائے۔

اور بعض نے کہا کہ عراف کاہن ہے۔ کاہن وہ ہے جو آئندہ آنے والی خفیہ باتوں کو بتائے، اور بعض نے کہا کاہن وہ ہے جو دل کی بات بتائے۔

اور ابو العباس ابن تیمیہ رحمہ اللہ تعالیٰ نے کہا۔ عراف ایک جامع لفظ ہے جو کاہن، نجومی، رمّال، جفّار وغیرہ سب پر بولا جاتا ہے[1] جو خفیہ باتیں اور تقدیریں علوم کے ذریعہ بتائے۔ ابن عباس نے ان لوگوں کی بابت جو ابجد کا حساب کرتے تھے۔ اور نجوم سیکھتے تھے کہا میرے نزدیک ایسے کام کرنے والوں کے لیے اللہ کے یہاں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اس میں (۷) مطالب ہیں

۱۔ قرآن پر ایمان اور کاہن کی تصدیق دونوں ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے

۲۔ صاف تصریح کہ کاہن وغیرہ کی تصدیق کفر ہے۔

۳۔ جس کے واسطے کہانت کی جائے وہ مسلمانوں سے خارج ہے۔

۴۔ جس کے واسطے فال لی جائے، وہ بھی مسلمانوں سے خارج ہے۔

۵۔ جس کے واسطے جادو کیا جائے وہ بھی اسلام سے خارج ہے۔

---

[1] عرب میں عرّاف، کاہن، منجّم وغیرہ کا بڑا اثر تھا۔ ان سے اپنی تقدیر دریافت کرتے، معاملات میں رائے و مشورہ لیتے۔ نزاع و جدال کے وقت فیصلہ حاصل کرتے، بیماری میں علاج کراتے، یہ تمام شعبے شیطانی اثر کے ماتحت ایک خاص قسم کی طرز گفتگو میں ادا ہوتے تھے۔ اسلام نے اگر ان سب کو یک لخت باطل و زور ٹھہرایا۔ کاہن وہ جو خفیہ امور بتائے، منجّم جو نجوم کے ذریعہ طالع وغیرہ ملا کر بھلائی برائی بتائے۔ عرّاف وہ جو بیماری و فال وغیرہ کے اسباب و عوارض بتائے۔ ان سب میں کاہن کا لفظ زیادہ عام ہے اسی واسطے کاہن کی برائی اور اس کے کفر کا اعلان کیا گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶ - جو ابجد کے حساب کو نجوم وغیرہ کے لیے استعمال کرے۔
۷ - کاہن و عراف کے معنی اور اس میں فرق۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّشْرَةِ

عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هِيَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَوَاهُ اَحْمَدُ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ وَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَسُئِلَ اَحْمَدُ عَنْهَا فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ يَكْرَهُ هٰذَا كُلَّهُ۔

وَفِي الْبُخَارِيِّ عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِابْنِ الْمُسَيَّبِ رَجُلٌ بِهٖ طِبٌّ اَوْ يُؤْخَذُ عَنِ امْرَاَتِهٖ اَيَحِلُّ عَنْهُ اَوْ يُنَشَّرُ ؟ قَالَ لَا بَاْسَ بِهٖ اِنَّمَا يُرِيْدُوْنَ بِهِ الْاِصْلَاحَ، فَاَمَّا مَا يَنْفَعُ فَلَمْ يُنْهَ عَنْهُ انْتَهٰى وَرُوِيَ عَنِ الْحَسَنِ اَنَّهٗ قَالَ لَا يَحُلُّ السِّحْرَ اِلَّا سَاحِرٌ۔

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ النُّشْرَةُ حَلُّ السِّحْرِ عَنِ الْمَسْحُوْرِ وَهِيَ نَوْعَانِ، حَلٌّ بِسِحْرٍ مِثْلِهٖ وَهُوَ الَّذِيْ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ رَعَلَيْهِ يُحْمَلُ قَوْلُ الْحَسَنِ فَتَقَرُّبُ النَّاشِرِ وَالْمُنْتَشِرِ اِلَى الشَّيْطَانِ بِمَا يُحِبُّ فَيُبْطِلُ عَمَلَهٗ عَنِ الْمَسْحُوْرِ۔

وَالثَّانِيْ النُّشْرَةُ بِالرُّقْيَةِ وَالتَّعَوُّذَاتِ وَالْاَدْوِيَةِ وَالدَّعَوَاتِ الْمُبَاحَةِ فَهٰذَا جَائِزٌ۔

جادو اتارنے کا بیان

جابر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نشرہ (جادو اتارنے) کی بابت فرمایا یہ شیطان کا کام ہے۔ احمد اور ابوداؤد نے بسند صحیح اسے روایت کیا۔ امام احمد سے اس کی بابت سوال کیا گیا تو وہ بولے ابن مسعود ان سب کو ناپسند کرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

صحیح بخاری میں قتادہ سے روایت ہے کہ میں نے سعید بن المسیبؒ سے دریافت کیا ایک شخص پر جادو ہو یا ایسا ٹوٹکا جس سے وہ اپنی عورت کے پاس نہیں آسکتا، کیا اس کا حل کیا جاتے یا نشرہ کریں، بولے اس میں کوئی حرج نہیں اس سے اصلاح مقصود ہے، جو فائدہ دے اس کی ممانعت نہیں[1]۔

---

[1] ۔ سعید بن المسیبؒ کے کلام سے یہ سمجھنا کہ جادو بذریعہ جادو اُتار سکتے ہیں، نہایت غلط اور قریب بہ کفر ہے۔ اس لیے کہ اللہ عزوجل نے جادو اور جادو کے تمام اعمال کفر فرمائے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے عمل شیطانی فرمایا۔ عمل شیطانی پر اعتقاد رکھنا، اور اس سے فائدہ اٹھانا بدترین کفر اور انتہا درجہ کی حماقت ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ سعید بن المسیبؒ نے صرف جائز اور مباح ذرائع کی اجازت دی ہے اور اس کے سوا ان کے کلام کا کوئی اور محمل ممکن نہیں، بعض جاہلوں نے یہ سمجھ کر کہ سحر کی حالت میں اضطرار کی صورت ہے۔ یا اکراہ کی، یہ اجازت دیدی ہے۔ کہ شرک وسحر کے ذریعہ اسے اتارنا درست ہے۔ ہم پہلے اس کا بیان کر آئے ہیں کہ اسے اضطرار اور اکراہ سے کوئی تعلق نہیں، اور یہ شرع کا بیجا استعمال اور محض تلبیس ہے۔ مگر اس جگہ پر مکرر توضیح کی جاتی ہے بغور پیلیے۔ اضطرار یہ ہے کہ انسان بھوکوں مرتا ہو کھانے پینے کی کوئی چیز نہ ملے تو وہ حرام چیز مردہ وغیرہ استعمال کر کے اپنی زندگی بچائے اس کی اجازت شرعًا ہے۔ اکراہ یہ ہے کہ انسان کو قتل کی دھمکی دی جائے، اور تلوار وآلۂ قتل اس کے روبرو پیش ہو، اس طرح کہ یا کفر وفسق کا کام کرو ورنہ تجھے قتل کر دیا جائے گا۔ ایسی صورت میں بظاہر کفر کرنا مباح ہے، بشرطیکہ دل میں اس سے نہایت سخت کراہت ہو، مگر یہ صرف مباح ہے۔ اس سے زیادہ اعلیٰ وافضل یہ صورت ہے کہ اپنی جان دیدے اور کفر نہ کرے یہی معنی ہیں لَاتُشْرِكْ بِاللّٰهِ وَاِنْ قُتِّلْتَ اَوْ حُرِّقْتَ (اللہ کے ساتھ ہرگز شرک نہ کر اگر چہ تجھے مار ڈالیں یا جلا ڈالیں)، نیز انبیاء علیہم السّلام کے لیے اکراہ میں بھی حق کہنا عزیمت وفرض تھا۔ ان کو کسی طرح اس کی رخصت نہ تھی۔ کیونکہ یہ لوگوں کے واسطے مقتدیٰ بنائے گئے تھے پس سحر کے ذریعہ یا شرکیہ وظائف کے ذریعہ علاج نہ تو اضطرار میں داخل ہے کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اللہ نے حرام چیز میں شفاء نہیں رکھی" اور فرمایا کہ حرام چیز شفاء نہیں بلکہ اور بیماری ہے" پھر ایک بیماری کے ہزاروں علاج ہوتے ہیں، اس لیے اس میں اضطرار کجا، نیز خود علاج کوئی فرض وضروری نہیں بلکہ محض مباح ہے اور ترک علاج کی فضیلت صحیح احادیث میں (بقیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

حسن بصریؒ کہتے ہیں جادو کو جادوگر ہی اتارتا ہے۔

ابن قیم کہتے ہیں نشرہ جادو کا اثر دور کرنا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں، ایک جادو بذریعہ جادو اتارنا ہے یہی شیطانی عمل ہے۔ اور اسی پر حسن بصری کا قول محمول ہوگا۔ سو جادو اتارنے اتارنے والا اور جادو اتروانے والا، دونوں شیطان کی پسند کے کام کر کے اس کی قربت حاصل کرتے ہیں، وہ اپنا اثر دور کر دیتا ہے۔

دوسری قسم جادو اتارنے کی منتر، استعاذہ، دوائیں اور مباح دعائیں ہیں، سو یہ جائز ہے۔

اس میں (۲) مطالب ہیں

۱۔ نشرہ کی ممانعت و حرمت۔

۲۔ کس قسم کا جادو اتارنا درست اور کس قسم کا حرام ہے، اس کی ایسی تفصیل کہ اشکال دور ہو جائے۔

(حاشیہ بقیہ صفحہ گذشتہ کا) وارد ہے۔ اکراہ بھی نہیں اس لیے کہ یہاں کوئی عمل کی دھمکی بصراحت نہیں۔ اور سحر کو قاتل سمجھنا صریح قرآن کے خلاف ہے جیسا کہ فرمایا " فیتعلمون منهما ما یفرقون به بین المرء وزوجه" سحر سے حُب وبغض کا عمل کیا جاتا ہے یا تخییل کی صورت پیدا ہوتی ہے، جو حقائق سے بھی دور اور محض نظر بندی ہے۔ یہ جو عام خیالات ہیں کہ جادو سے طیائع پلٹ دیئے جاتے ہیں۔ انسان کو طوطا مرغ وغیرہ بنا دیا جاتا ہے، محض خرافات اور بے اصل ہے، پس سحر کے واسطے کفر و سحر کی اجازت کسی طرح نہیں ثابت ہوئی۔ نہ اکراہ ہے، نہ اضطرار بلکہ اس کے ذریعہ شرک و شرکیات کا احترام و اعزاز ہوتا ہے، اور یہ اعتقاد قائم کیا جاتا ہے کہ شرک سے شرک دور ہوتا ہے۔ حالانکہ گندگی سے گندگی کیا دور ہوگی، بلکہ توحید سے شرک دور ہوگا۔ اللہ اپنا خاص رحم فرمائے اور اپنی سیدھی راہ سے کسی کو گمراہ نہ کرے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَيُّرِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى: اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ.
(۷ : ۱۳۱)

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى: قَالُوْا طٰٓئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ.
(۳۶ : ۱۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَلَا هَامَةَ وَلَا صَفَرَ اَخْرَجَاهُ زَادَ مُسْلِمٌ وَلَا نَوْءَ وَلَا غُوْلَ.

وَلَهُمَا عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا عَدْوٰى وَلَا طِيَرَةَ وَيُعْجِبُنِي الْفَالُ، قَالُوْا وَمَا الْفَالُ، قَالَ الْكَلِمَةُ الطَّيِّبَةُ.

وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ ذُكِرَتِ الطِّيَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَحْسَنُهَا الْفَالُ، وَلَا تَرُدُّ مُسْلِمًا فَاِذَا رَاٰى اَحَدُكُمْ مَا يَكْرَهُ، فَلْيَقُلْ اَللّٰهُمَّ لَا يَاْتِيْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ، وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِكَ

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ الطِّيَرَةُ شِرْكٌ وَمَا مِنَّا اِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ بِالتَّوَكُّلِ، رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَالتِّرْمِذِيُّ وَصَحَّحَهٗ وَجَعَلَ اٰخِرَهٗ مِنْ قَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ.

وَلِاَحْمَدَ مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَمْرٍو مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ عَنْ حَاجَتِهٖ فَقَدْ اَشْرَكَ قَالُوْا فَمَا كَفَّارَةُ ذٰلِكَ؟ قَالَ اَنْ تَقُوْلَ اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ اِلَّا خَيْرُكَ وَلَا طَيْرَ اِلَّا طَيْرُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

وَلَهٗ مِنْ حَدِيْثِ الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اِنَّمَا الطِّيَرَةُ مَا اَمْضَاكَ اَوْ رَدَّكَ.

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بدشگون لینے کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے، خبردار بلاشبہ ان کی بدشگونی اللہ کے پاس ہے لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں جانتے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہ بولے تمہاری بدفالی تمہارے ساتھ ہے۔ کاش تم نصیحت حاصل کرتے، مگر تم حد سے بڑھنے والے ہو۔

ابوہریرۃ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، چھوت کوئی چیز نہیں نہ بدفالی کوئی چیز ہے، نہ الو کا بولنا کوئی اثر رکھتا ہے، نہ صفر کچھ۔ یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے مسلم میں یہ بھی ہے کہ نہ بچھتر اور نہ بھوت۔

بخاری و مسلم نے حضرت انسؓ سے روایت کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کو متعدی نہیں ہوتی، نہ بدفالی کوئی چیز ہے، اور فال مجھے پسند ہے، عرض کیا گیا فال کیا چیز ہے؟ فرمایا عمدہ لفظ جو انسان دوسرے سے سنتا ہے[1]

ابوداؤد میں بسند صحیح عقبہ بن عامر سے مروی ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بدشگونی کا ذکر ہوا۔ آپ نے فرمایا، اس میں بہتر فال ہے۔ اور یہ مسلمان کو کسی مقصد سے باز نہیں رکھتی، جب کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو کہے اے اللہ تیرے سوا کوئی بھلائی نہیں لاتا، اور تیرے سوا کوئی برائی دور نہیں کرتا، اور تیری مدد کے بغیر ہمیں نہ بھلائی کی طاقت ہے نہ برائی سے باز رہنے کی ہمت۔

---

[1] ۔ مثلاً کوئی کام کر رہا ہے۔ اس اثناء میں سہل یا افلح سُنا، اور اپنے معاملہ کے آسان ہونے کا خیال کیا، یا کسی معاملہ میں کسی بات پر غور کر رہا ہے۔ راشد یا ہادی سُنا، اور اس سے خیال کیا کہ میرا معاملہ رُشد و ہدایت پر انجام پائے گا، یہ محض اتفاقی بات ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا بدفالی شرک ہے، بدفالی شرک ہے، اور ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے بشریت سے ایسا وہم نہ گذرتا ہو، مگر اللہ تعالیٰ توکل سے اس کو دفع کرتا ہے، اسے ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کر کے صحیح کہا، اور آخری جملہ "ومامنا" الخ ابن مسعود کا قول بتایا۔[1]

امام احمد نے اپنی مسند میں ابن عمر سے یہ روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا جسے بدفالی اپنے کام سے روکدے تو اس نے شرک کیا، بولے اس کا کیا کفارہ ہوگا؟ فرمایا یہ کہے۔ اے اللہ تیری بھلائی کے سوا کوئی بھلائی نہیں، اور تیرے پرند کے سوا کوئی پرند نہیں، اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اور مسند احمد میں فضل بن عباس کی روایت سے یہ ہے کہ بدفالی وہ ہے جو تجھے کسی کام میں لے جائے (یعنی صرف وسوسہ نہیں بلکہ اس پر عمل کرنا اس کا اعتقاد رکھنا گناہ ہے۔)

اس میں (۱۱) مطالب ہیں

۱ - یہ بتانا کہ ان کی بدشگونی اللہ کے پاس ہے اور یہ آیت بھی کہ تمھاری بدفالی تمھارے ساتھ ہے۔

۲ - مرض کے متعدی ہونے کا انکار۔

۳ - بدشگونی کا انکار۔

۴ - الّو سے بدفالی کا انکار

۵ - صفر کا انکار۔[2]

---

[1] - یعنی اتنا حصہ "ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے بشریت سے ایسا وہم نہ گذرتا ہو، مگر اللہ توکل سے اسے رفع کرتا ہے" آپ کا فرمان نہیں، بلکہ ابن مسعود کا قول ہے۔ پس یہ موقوف ہوگا۔

[2] - مؤلف رحمہ اللہ نے حسب دستور اس باب میں جو قابل تشریح الفاظ آئے ہیں ان کی تشریح نہیں کی۔ اس لیے ہم پہلے تمام باب کا خلاصہ لکھ کر پھر مشکل الفاظ کی تشریح کریں گے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۶۔ نیک فال ممنوع نہیں، بلکہ مستحب ہے۔
۷۔ فال کی تشریح۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کا) واقعہ یہ ہے کہ اسلام سے قبل جاہلوں اور بعض فلسفہ وطب کے مدعیوں میں یہ خیال قائم ہو چکا تھا، جو اب تک ملاحدہ و بے دین لوگوں میں رائج ہے کہ بہت سی بیماریاں متعدی ہیں۔ اگر کسی بیمار کے پاس دوسرا بیٹھے یا اس کے ساتھ کھائے پیئے، یا اس کا جھوٹا پانی پی لے تو وہ بیماری اسے بھی بالضرور لگ جاتی ہے۔ اس کے متعلق یہ بھی خیال تھا کہ ہر ایک بیماری کا ایک دیوتا یا بھوت پری وغیرہ ہے، اور وہ فلاں فلاں چیز سے ناراض ہو کر مریض کو ہلاک کر دیتا اور فلاں فلاں چیز سے خوش ہوتا ہے۔ اس اعتقاد میں شرک کی بہت سی باتیں ہیں۔ الف۔ یہ اعتقاد رکھنا کہ بیماری کا کوئی دیوتا ہے۔ صریح شرک اور عین وہم پرستی ہے۔ جس کی کوئی حقیقت نہیں۔ (ب) ضرر و نفع میں خدا کے سوا دوسروں کو شریک کرنا، اور بلا کسی معقول حجت و دلیل یہ فیصلہ کرنا کہ فلاں فلاں بیماری متعدی ہے۔ (ج) یقیناً دنیا عالم اسباب ہے، کھانے سے ہمارا پیٹ بھرتا ہے اور پانی سے پیاس بجھتی ہے۔ آگ سے بدن جلتا اور برف سے سردی حاصل ہوتی ہے۔ کھلے میدان میں دھوپ لگتی اور سایہ میں ٹھنڈک پہنچتی ہے۔ شرع نے ظاہری اسباب کی کبھی مخالفت نہیں کی، مگر باطنی اعتقادات میں وہ اعتقادات جو صریح توحید کے منافی ہیں۔ رد کر دیئے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ ظاہری امور نہیں، پھر ان پر اعتقاد رکھنا توحید کے خلاف ہے۔ کیونکہ توحید یہ ہے کہ باطنی امور میں صرف اللہ تعالیٰ کو مسبب الاسباب سمجھا جائے، نہ کسی اور چیز کو خواہ انسان ہو یا فرشتہ، جن ہو، یا کچھ اور۔ مثلاً پانی سے پیاس بجھتی ہے اور آگ جلاتی ہے مگر کیا یہ طبیعت خود آگ اور پانی کو بذات خود حاصل ہے۔ یا اس طبیعت پر کسی کا تصرف ہے جس کے حکم کے بغیر نہ پانی پیاس بجھائے نہ آگ جلائے اس جگہ ملاحدہ و فلاسفہ جو ظاہری امور کے معتقد اور ذات باری تعالیٰ کے منکر ہیں یہ کہتے ہیں کہ یہ طبیعت خود بخود اس چیز میں ہے۔ اس کی کوئی اور علت نہیں، یہ ان کی حماقت اور ظاہر پرستی ہے، واقعہ و حقیقت سراسر اس کے خلاف ہے۔ ہم ہزاروں مرتبہ دیکھتے ہیں کہ آگ نہیں جلاتی اور پانی سے پیاس نہیں بجھتی، بلکہ اور ترقی کر جاتی ہے۔ اگر اس کی کوئی اور علت نہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ یہ طبیعت اپنا اثر نہ کرے۔ یہ تجربے ہزاروں مرتبہ ہو چکے ہیں اور ہوتے رہتے ہیں۔ پس ظاہری اسباب کا ہم انکار نہیں کرتے مگر ان اسباب کی کوئی باطنی علت بھی ہے۔ یعنی جس کے ہوتے ہوئے وہ خاصیت یا طبیعت اپنا اثر کر سکتی ہے، ورنہ وہ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۸۔ دل میں اگر یہ باتیں اتفاقاً بطور وسوسہ آجائیں اور انسان انھیں ناپسند کرے تو کوئی نقصان نہیں ہوتا بلکہ اللہ تعالیٰ توکل سے اسے دفع کرتا ہے۔

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ کا) طبیعت اپنے اثر سے محروم رہے گی، یا یوں کہیے کہ وہ کیفیت ذاتی نہیں لہٰذا اس سے سلب ہو سکتی ہے ہم طبیعت کے اسی حد تک معتقد ہیں جو ظاہر سے متعلق ہے، باقی حصہ پر شرع کا تصرف کر کے اسے باطنی علت سے متعلق کرتے ہیں۔

انسانی علم کی بناء اَدِلّات، مشاہدات اور استقرا تجربہ و توہمات پر ہے، ان میں کوئی بھی ہر حیثیت سے قابلِ اعتماد و لائقِ اعتقاد نہیں، شرع درحقیقت اصل اصیل اور تمام علوم و فنون کی صحیح کسوٹی ہے اس کے بغیر ایک قدم ادھر اور دھر جانا کھلی ضلالت و بربادی ہے۔

پس بیماریوں کے متعلق جس قدر صحیح اسباب اطبا نے بیان کیے، اگر شرع کی کسوٹی کے خلاف نہیں ہیں قابلِ اعتماد اور صحیح سمجھے جائیں گے، اگر خلافِ شرع ہوں تو غلط اور باطل ٹھہریں گے، اس لیے کہ بعض فلنیات و توہمات یا تجربات وغیرہ پر مبنی ہیں، جن کا ہر حال میں صحیح ہونا کسی ذی عقل کے نزدیک معتبر نہیں، پھر ان بیماریوں کے متعلق جنھیں متعدی کہا جاتا ہے، زیادہ تر وہم و ظن کا اثر ہے، جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عدویٰ (بیماری کا متعدی ہونا) کوئی چیز نہیں، ایک شخص نے کہا کہ ایک اونٹ کے کھجلی ہو جاتی ہے۔ پھر یہ تندرست اونٹوں میں پہنچ جاتا ہے تو سب کو لگ جاتی ہے۔ آپ نے فرمایا آخر اس پہلے کے کھجلی کس نے لگائی؟ طاعون کی بابت اسی واسطے فرمایا کہ جس جگہ ہو وہاں نہ جاؤ۔ شرع نے جہاں برے اعتقاد کی ممانعت فرمائی وہاں ایسے ذرائع و اسباب سے بھی روک دیا ہے جن کی بدولت ایسے اعتقاد پیدا ہونے کا شبہہ ہو، یہ بہترین حکمت اور اعلیٰ ترین اصولِ تحفظ ہے، اس کا مقصد یہ ہے، کہ آگ ہو یا اور کوئی چیز۔ بلا حکم الٰہی کچھ ایذا انہیں دے سکتی۔ حقیقت یہی ہے، مگر خواہ مخواہ اپنے آپ کو ایسے امتحان میں مت ڈالو۔ نہ خدا کی قدرت کا امتحان کرو کہ یہ تمھارے منصب سے خارج اور تمھارے فرائض سے الگ ہے۔ امراض کے متعدی ماننے میں شرک کے علاوہ بدترین بد اخلاقی کا اظہار بھی ہے، بسا اوقات اس سے انسان انسان کی ہمدردی سے دور چلا جاتا ہے، جو انسانیت کے خلاف ہے، مثلاً طاعون کے مریض کی تیمارداری نہیں کی جاتی، چیچک والوں سے دور بھاگتے ہیں، عموماً ایسے بیمار اکیلے پڑے پڑے مر جاتے ہیں، اور اپنے رشتہ داروں کی اعانت سے محروم ہو جاتے ہیں،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹ - جس کے دل میں ایسا وسوسہ آئے وہ کیا کہے۔
۱۰ - صاف بیان فرمانا کہ بدشگونی شرک ہے۔
۱۱ - بدشگونی کی تشریح۔

(بقیہ حاشیہ گزشتہ صفحہ کا) ان تمام خرابیوں کو دیکھتے ہوئے شرع مطہر نے یہ اعلان فرمایا کہ یہ سب اوہام وخرافات ہیں کوئی بیماری کسی دوسرے کو ہرگز نہیں لگتی، نہ متعدی ہونا کوئی قابل اعتماد خیال ہے۔

تعدیہ مرض (INFECTION) کے سلسلہ میں یہ جان لینا ازحد ضروری ہے کہ تحقیق جدید کی رو سے بھی جراثیم امراض (ANTIBODIES) ہر شخص کے جسم میں داخل ہوتے اور موجود رہتے ہیں۔ لیکن علامات مرض (SYMPTOMS) کا اس وقت تک ظہور نہیں ہوتا جب تک جسم کی قوت مناعت یا قوت مدبرہ بدن (IMMUNITY) غالب رہتی ہے اس سے ثابت ہوا کہ اصل چیز قوت مدبرہ بدن (IMMUNITY) ہے۔ جس کا ذخیرہ اللہ تعالیٰ نے ہر جسم میں ایک مخصوص مقدار میں رکھ چھوڑا ہے۔ نہ کہ جراثیم یا عدوی (INFECTION) کیونکہ اگر عدوی کی کوئی حقیقت ہوتی تو کسی شخص کو کسی بھی مرض سے نجات ملنی ناممکن تھی رہی بات کسی وبازدہ (EPIDEMIC HIT) علاقہ میں جانے کی تو دراصل یہ اقدام خود کو امتحان میں ڈالنا ہے۔ اس لیے اس سے احتراز ہی بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "وَلَا تُلْقُوْا بِاَيْدِيْكُمْ اِلَى التَّهْلُكَةِ" یعنی جان بوجھ کر اپنے کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

اب رہا معاملہ بدفالی لینے، بھوت سے ڈرنے نجوم وغیرہ کے اعتقاد پر بارش کا انحصار سمجھنے اُلّو کے متعلق بُرے یا بھلے اعتقاد رکھنے کا تو یہ سب اوہام پرستی اور شرک وجاہلیت کے کام ہیں، واقعہ میں ظن کے سوا اس کی کوئی اصلیت نہیں، پھر شرع کے مقصد کے صریح خلاف ہیں، اس لیے کہ یہ اعتقاد سے متعلق ہیں، بالخصوص بھلائی، برائی کے متعلق کسی باطنی چیز کو مسبب سمجھنا صاف شرک ہے، خواہ وہ ولی ہو یا قبر نبی ہو یا فرشتہ، جن ہو یا اور کوئی آسمان وزمین کی چیز، یہ اعتقاد صرف ذات باری تعالیٰ سے مخصوص ہے۔ اور بس۔

اب ہم مشکل الفاظ کی تشریح کرتے ہیں۔

عدوی مرض کا متعدی ہونا، ایک بیمار کا اثر دوسرے کو پہنچنا، طیرہ، طیر، طائر، کسی چیز سے فوست لینا بدفالی لینا، بدشگون سمجھنا عموماً عرب لوگ پرندوں کو اڑا کر یا جانوروں کو (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّنْجِيمِ

قَالَ الْبُخَارِيُّ فِي صَحِيحِهِ قَالَ قَتَادَةُ خَلَقَ اللّٰهُ هٰذِهِ النُّجُومَ لِثَلَاثٍ، زِينَةً لِلسَّمَاءِ، وَرُجُومًا لِلشَّيَاطِينِ، وَعَلَامَاتٍ يُهْتَدٰى بِهَا، فَمَنْ تَأَوَّلَ فِيهَا غَيْرَ ذٰلِكَ أَخْطَأَ

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) اپنے مقام سے بھگا کر نیک و بد فال لینے کے عادی تھے، اس لیے اس کا نام طیر و طائر وطیرہ رکھا گیا۔ مذکورہ احادیث میں طیرہ (بدشگونی) کی بالکلیہ نفی کر دی گئی ہے۔ رہی یہ روایت کہ نحوست تین چیزوں میں ہے۔ عورت، مکان اور گھوڑا۔ تو اس کا مفہوم حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی تنقید ہی سے واضح ہو جاتا ہے کہ نحوست اگر ہوتی تو ان تین چیزوں میں ہوتی۔ یعنی نحوست کسی چیز میں نہیں ہے۔

هَامَةٌ۔ اُلّو، اس کے دو معنی ہیں، ایک یہ جو عام لوگ رات کو اُلّو کے بولنے پر بُرے بُرے اعتقاد رکھتے، اور جس جگہ بولے اسے ویران ہونے والا بتاتے ہیں، یا اسی قسم کے خیالات جو اُلّو کی بابت مشہور ہیں، دوم وہ جو عرب زمانہ جاہلیت میں خیال کرتے تھے کہ جب کسی مقتول کا بدلہ نہ لیا جائے تو اس کی کھوپری میں سے ایک اُلّو نکل کر پکارتا ہے۔ اُسْقُونِي اُسْقُونِي (مجھے پلاؤ مجھے پلاؤ) جب بدلے لیا جاتا وہ چپ ہو جاتا تھا، بدلہ لینے کا عقیدہ باطل ٹھہرایا گیا، جو حقیقی الفت و اخوت کے خلاف تھا اور جس سے آئے دن اتحاد کو نقصان پہنچنے کا خوف و خطرہ تھا۔

صَفَر کے بھی دو معنی ہیں، ایک پیٹ کا کیڑا جس کی بابت مشہور ہے کہ یہ جس کے پیٹ میں ہو۔ اس کا پیٹ کبھی نہیں بھرتا، دوسرے جاہلیت میں بجائے محرم صفر کو شہر حرام مقرر کر کے محرم کو حلال کر لیا کرتے تھے۔ تاکہ مسلسل تین مہینہ تک ان پر حرام مہینے نہ رہیں، کیونکہ جنگ و غارت گری کے بغیر ان کی گذر مشکل تھی۔ اسلام نے اسے باطل قرار دیا۔ فال کوئی عمدہ لفظ سن کر خوش ہونا یہ ایک انسانی فطرت ہے اس لیے بھلائی میں مستحسن اور برائی کو حرام قرار دیا مگر عام جاہلوں اور بعض مدعیان علم میں عام طور پر جو دیوان حافظ یا قرآن مجید وغیرہ سے فال لینے کا چرچا ہے۔ وہ قطعاً حرام اور کہانت میں داخل ہے اسلام میں ایسا طریقہ کوئی نہیں ہے جس سے علم غیب حاصل ہو سکے یا آئندہ کے واقعات پر کوئی فیصلہ کیا جائے۔ (بقیہ حاشیہ اگلے صفحہ پر)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاَضَاعَ نَصِيْبَهٗ وَتَكَلَّفَ مَالَا عِلْمَ لَهٗ بِهٖ اِنْتَهٰى۔

وَكَرِهَ قَتَادَةُ تَعَلُّمَ مَنَازِلِ الْقَمَرِ وَلَمْ يُرَخِّصِ ابْنُ عُيَيْنَةَ فِيْهِ ذَكَرَهٗ حَرْبٌ عَنْهُمَا، وَرَخَّصَ فِيْ تَعَلُّمِ الْمَنَازِلِ اَحْمَدُ وَاِسْحَاقُ۔

وَعَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ، مُدْمِنُ الْخَمْرِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ، وَقَاطِعُ الرَّحِمِ، رَوَاهُ اَحْمَدُ وَابْنُ حِبَّانَ فِيْ صَحِيْحِهٖ۔

نجوم کا بیان

صحیح بخاری میں قتادہ کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تارے تین باتوں کے لیے بنائے ہیں (۱) آسمان کی زینت (۲) شیطانوں کی مار (۳) سمت و راستہ معلوم کرنے کی علامتیں، سو جس نے ان باتوں کے علاوہ کچھ اور سمجھا خطا کی، اور اپنا آخرت کا حصہ ضائع کیا۔ اور اس چیز کا تکلف کیا جس کا اسے علم نہیں، بخاری کی عبارت ختم ہوئی۔

قتادہ نے چاند کی منزلوں کا سیکھنا مکروہ بتایا ابن عیینہ نے بھی اس کی اجازت نہیں دی، حرب نے یہ دونوں روایتیں بیان کی ہیں، امام احمد اور اسحاق نے منازل کے سیکھنے کی اجازت دی ہے[1]

ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص جنت میں

---

[1] فن نجوم جو غیب دانی اور نجوم کے اثرات بتاتا ہے وہ سراپا غلط اور اس کا سیکھنا حرام ہے۔ مگر منازل قمر اور تاروں کے طلوع و غروب و مقامات کو جاننا جائز بلکہ بعض اوقات ضروری ہے۔

(بقیہ حاشیہ گذشتہ صفحہ کا) بارش کے متعلق نجمتر سے فیصلہ کرنا یا یہ اعتقاد رکھنا کہ فلاں ستارہ نے بارش دی۔ عرب جاہلیت اور کفار کا قدیم دستور تھا، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تردید فرما کر اعلان کیا کہ یہ شرک ہے، اس قسم کے وہمی امور اسلام کے سراسر خلاف اور کفریات ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

نہ جائیں گے (۱) ہمیشہ شراب پینے والا (۲) جادو کی تصدیق کرنے والا رشتوں کو قطع کرنے والا۔ احمد نے اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا۔

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱۔ تاروں کے بنانے میں کیا حکمت ہے؟۔
۲۔ جو اس کے سوا سمجھے اس کا رد
۳۔ چاند کے منازل سیکھنے کی بابت علماء کا اختلاف۔
۴۔ اس کی بابت سخت سزا جو کسی قسم کے جادو کی تصدیق کرے اگرچہ اسے باطل بھی سمجھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْاِسْتِسْقَاءِ بِالْاَنْوَاءِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ۔ (۵۶ : ۸۲)

وَعَنْ اَبِيْ مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ فِيْ اُمَّتِيْ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ لَا يَتْرُكُوْنَهُنَّ اَلْفَخْرُ بِالْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ وَالنِّيَاحَةُ، وَقَالَ النَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَدِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَلَهُمَا عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلٰى اَثَرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ اَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ؟ قَالُوْا اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ، قَالَ قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ، فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِيْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ، وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِيْ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَلَهُمَا مِنْ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَعْنَاهُ وَفِيْهِ قَالَ بَعْضُهُمْ لَقَدْ صَدَقَ نَوْءُ كَذَا وَكَذَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ هٰذِهِ الْآيَاتِ فَلَا أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُوْمِ (۷۵) وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ (۷۶) إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيْمٌ (۷۷) فِيْ كِتَابٍ مَّكْنُوْنٍ (۷۸) لَا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ (۷۹) تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعَالَمِيْنَ (۸۰) أَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ أَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ (۸۱) وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ (۷۵ : ۸۲)

تاروں کے اثر (نچھتر) سے بارش کا اعتقاد کرنا

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، اور تم اپنا شکریہ کرتے ہو کہ جھٹلاتے ہو۔

ابو مالک اشعری کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں چار جاہلیت کی باتیں ایسی ہیں کہ لوگ انھیں نہ چھوڑیں گے (۱) اپنے حسب و نسب پر فخر کرنا (۲) دوسرے کے نسب پر طعنہ کرنا (۳) تاروں سے بارش کا اعتقاد رکھنا (۴) مُردوں پر نوحہ کرنا، پھر فرمایا جو عورت نوحہ کرے اور موت سے پہلے توبہ نہ کرے، تو اسے روزِ قیامت تارکول کا کرتا اور خارش کی کرتی پہنائی جائے گی۔ (مسلم)

بخاری و مسلم میں زید بن خالد جہنی سے مروی ہے، وہ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں (صبح) کی نماز حدیبیہ میں ایسی رات پڑھائی، جس میں بارش ہوئی تھی جب آپ نے سلام پھیرا، تو لوگوں کی طرف مُنہ کر کے فرمایا، تمھیں معلوم ہے کہ اس وقت اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا؟ بولے اللہ و رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آج صبح میرے بہت سے بندے مومن ہو گئے، اور بہت سے کافر پس جو بولا کہ ہمارے اوپر اللہ کے فضل و رحمت سے بارش ہوئی، وہ مجھ پر ایمان لایا، اور تاروں سے کافر ہوا، اور جس نے کہا ہمارے اوپر فلاں فلاں نچھتر سے بارش ہوئی، وہ مجھ سے کافر ہوا، اور تاروں پر ایمان لایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بخاری و مسلم نے ابن عباس سے بھی اسی طرح روایت کی۔ اور اس میں یہ بعض کہتے ہیں فلاں فلاں نچھتر سچ ہوا، پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیتیں نازل فرمائیں، سو ہرگز نہیں، میں تاروں کے گرنے کی قسم کھاتا ہوں، بیشک یہ بڑی قسم ہے۔ اگر تم سمجھو، بلاشبہ یہ عزت والا قرآن ہے محفوظ دفتر میں، جسے صرف پاک فرشتے چھو سکتے ہیں، سارے جہاں کے پروردگار نے اتارا، کیا اس بات سے تم سستی کرتے ہو، اور اپنا شکریہ کرتے ہو کہ جھٹلاتے ہو۔

اس میں (۱۰) مطالب ہیں

۱۔ سورہ واقعہ کی آیتوں کی تفسیر۔
۲۔ جاہلیت کی چار باتوں کا بیان۔
۳۔ کفر بھی ان باتوں میں ہے۔
۴۔ بعض کفر (عملی) اسلام سے خارج نہیں کرتا۔[1]
۵۔ یہ فرمانا کہ میرے بعض بندے آج صبح اس رحمت کے اترنے کی وجہ سے مجھ سے کافر ہو گئے، اور بعضے مؤمن۔
۶۔ اس جگہ جو ایمان فرمایا اسے اچھی طرح سمجھنا چاہیے۔
۷۔ اس جگہ جو کفر ہے، اسے بھی سمجھنا چاہیے۔
۸۔ اس بات کو سمجھنا چاہیے کہ "فلاں فلاں نچھتر سچ ہوا" اس کے کیا معنی ہیں۔
۹۔ عالم کا کسی مسئلہ کو تعلیم کے لیے سوال و جواب کی صورت میں پیش کرنا، کیونکہ آپ نے فرمایا، کیا تم جانتے ہو، اللہ نے کیا فرمایا؟۔
۱۰۔ توحہ کرنے والی کی سزا۔

---

[1] ۔ کفر اصلی تجود و عناد ہے، یعنی اللہ و رسول کی باتوں کو نہ ماننا، ان میں دل کی تسلی نہ ہونا، رہا آپس میں جنگ کرنا نماز نہ پڑھنا وغیرہ کفر کے اعمال ہیں، گویا کفر اعتقادی و عملی دو قسم کے ہوا، اعتقادی اصلی کفر ہے۔ عملی کفر کی وجہ سے انسان کافر نہیں ہو جاتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ۔ (۲ : ۱۶۵)

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰی، قُلْ اِنْ كَانَ اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ وَاِخْوَانُكُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيْرَتُكُمْ وَاَمْوَالُ اِقْتَرَفْتُمُوْهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَآ اَحَبَّ اِلَيْكُمْ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَجِهَادٍ فِيْ سَبِيْلِهٖ فَتَرَبَّصُوْا حَتّٰى يَاْتِيَ اللّٰهُ بِاَمْرِهٖ وَاللّٰهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِيْنَ (۹ : ۲۴)

عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَّلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ اَخْرَجَاهُ بُخَارِيُّ وَمُسْلِمٌ۔

وَلَهُمَا عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ، اَنْ يَّكُوْنَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا، وَاَنْ يُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَاَنْ يَّكْرَهَ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّقْذَفَ فِي النَّارِ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا يَجِدُ اَحَدٌ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى اِلٰى اٰخِرِهٖ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مَنْ اَحَبَّ فِي اللّٰهِ وَوَالٰى فِي اللّٰهِ وَعَادٰى فِي اللّٰهِ فَاِنَّمَا تُنَالُ وِلَايَةُ اللّٰهِ بِذٰلِكَ وَلَنْ يَّجِدَ عَبْدٌ طَعْمَ الْاِيْمَانِ وَاِنْ كَثُرَتْ صَلَاتُهٗ وَصَوْمُهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ كَذٰلِكَ وَقَدْ صَارَتْ عَامَّةُ مُؤَاخَاةِ النَّاسِ عَلٰى اَمْرِ الدُّنْيَا وَذٰلِكَ لَا يُجْدِيْ عَلٰى اَهْلِهٖ شَيْئًا۔ رَوَاهُ ابْنُ جَرِيْرٍ۔ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فِيْ قَوْلِهٖ وَتَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْاَسْبَابُ (۲ : ۱۶۶) قَالَ الْمَوَدَّةُ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان

بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ کے سوا ایسے شریک بناتے ہیں جن سے اللہ کی سی محبت کیا کرتے ہیں

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان، کہدے اگر تمھارے باپ دادا اور بیٹے بیٹیاں اور بھائی بہن اور خاوند بیوی اور تمھارا کنبہ اور تمھارا وہ مال جسے تم نے کمایا اور تمھاری وہ تجارت جس کے نقصان کا خوف کھاتے اور وہ مکانات جنھیں تم پسند کرتے ہو۔ یہ سب زیادہ محبوب ہوں اللہ و رسول سے اور اس کے راستہ میں جہاد کرنے سے تو انتظار کرو۔ یہاں تک کہ اللہ اپنا حکم لائے۔ اور اللہ نافرمان قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔

انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں کوئی شخص ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک کہ مجھے اپنی اولاد، اپنے ماں باپ اور تمام لوگوں سے زیادہ محبوب نہ سمجھے، بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا۔

اور بخاری و مسلم میں حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین باتیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں ہوں ان کی بدولت وہ ایمان کا مزہ پائے گا۔ (۱) اللہ و رسول کو سب سے زیادہ اپنے دل میں محبوب سمجھے۔ (۲) کسی سے محض اللہ کے لیے محبت کرے (۳) کفر میں جانا اس قدر ناپسند کرے جس طرح کہ آگ میں گرنا ناپسند کرتا ہے ایک روایت میں اس طرح ہے کہ کسی کو ایمان کا مزہ نہیں ملتا جب تک کہ یہ تینوں باتیں نہ ہوں۔ آخر تک۔

ابن عباسؓ نے کہا جس نے اللہ کے لیے محبت کی اور اسی کے لیے دوستی قائم کی، اسی کے بارہ میں عداوت کی، تو اللہ کی دوستی صرف اسی سے حاصل ہوتی ہے، ہرگز کوئی بندہ ایمان کا مزہ نہیں پاتا، اگرچہ بکثرت نماز پڑھے اور بہت سے روزے رکھے جب تک کہ حب فی اللہ اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بغض فی اللہ اس میں نہ ہو۔ آج عام لوگوں کی محبت صرف دنیاوی معاملات پر موقوف ہے یہ اللہ کے یہاں کچھ بھی نفع نہیں دے گی۔ ابن جریر نے اسے روایت کیا، ابن عباسؓ نے آیت تَقَطَّعَتْ بِهِمُ الْأَسْبَابُ (اور کٹ جائیں گے ان کے تمام سلسلے) کی یہ تفسیر کی ہے کہ اسباب کے معنی دوستی اور تعلقات ہیں۔

اس میں (۱۱) مطالب ہیں

۱۔ سورہ بقرہ کی تفسیر۔
۲۔ آیۃ براءۃ کی تفسیر۔
۳۔ آپ کی محبت کا فرض ہونا، اور اس کا اپنی جان اپنی اولاد اور مال سے بڑھ کر ہونا۔
۴۔ یہ فرمانا کہ ایمان نہیں لاتا، اس نفی سے انسان اسلام سے خارج نہیں ہوتا[1]
۵۔ ایمان کی حلاوت ہے، جسے کبھی انسان پاتا ہے اور کبھی نہیں پاتا۔
۶۔ دل کے چاروں کام (حب فی اللہ، بغض فی اللہ، موالاۃ، معاداۃ) جن کے بغیر اللہ کی محبت و نصرت نہیں ملتی، اور نہ کسی کو ایمان کا مزہ ان کے بغیر مل سکتا ہے۔
۷۔ صحابی کا حقیقت حال کو سمجھنا کہ اب عموماً دنیاوی معاملات میں محبت ہوتی ہے۔
۸۔ آیۃ وتقطعت بہم الاسباب کی تفسیر۔

---

[1] ۔ اس جگہ مؤلف کا عام حکم مجھ نہیں معلوم ہوتا، کیونکہ جب تک کسی شخص کے دل میں اللہ و رسول کی سچی محبت سب سے زیادہ نہ ہو تو اس کا ایمان ہی نہیں ہے۔ رہا ظاہراً اسلام میں رہنا یہ دوسری بات ہے، منافق بھی بظاہر مسلمان کہلاتے تھے، اور ان پر اسلام کے احکام جاری ہوا کرتے تھے مگر درحقیقت مسلمان نہ تھے۔ پس جو شخص اللہ و رسول کی سچی محبت میں ڈوبا ہوا نہ ہو، وہ قطعاً مسلمان نہیں ہے یہ اسلام و ایمان سے خارج محض نام کا مسلمان ہے۔ حضرت عمرؓ سے آپ کی گفتگو اسی بات کو ظاہر کرتی ہے۔ ہاں ایسے شخص کو تعلیم دی جائے گی۔ اور اسے چاہیے کہ سوچ سمجھ کر جلد توبہ کرے، ورنہ یقین رکھے کہ ایسا جھوٹا اسلام اللہ کے نزدیک بیکار اور اس کے عمل برباد ہیں۔ نعوذ باللہ من ذلک۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۹ - بعض مشرکین بھی اللہ کی بہت محبت رکھتے ہیں۔
۱۰ - جس کے نزدیک یہ آٹھ چیزیں[1] اپنے دین سے زیادہ محبوب ہوں اس کی سزا۔
۱۱ - جس نے کسی غیر اللہ سے ایسی محبت کی جو اللہ کی محبت کے برابر ہو تو یہی شرک اکبر[2] ہے۔

---

[1] - باپ بیٹے وغیرہ۔

[2] - حب فی اللہ و بغض فی اللہ، موالاۃ فی اللہ و معاداۃ فی اللہ وہ اہم ترین اسلامی اجزاء ہیں جن کے نہ ہونے سے اسلام و ایمان تو فنا ہوتا ہی ہے۔ مگر دنیاوی عزت و جاہ ملک و سلطنت بھی فنا ہو جاتی ہے، اللہ و رسول کی سچی محبت کے یہ معنی ہیں کہ دنیا کی کوئی حکومت، رسم و رواج، خاندانی فیصلہ اور اپنی خواہش کسی وقت بھی شرع کے فیصلہ پر مقدم نہ ہو۔ ہمیشہ شرع کو سب سے بالاتر اور سب پر بلند رکھا جائے، اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسری بات پر مطلق توجہ نہ کی جائے اگر ایسا نہ کیا گیا تو وہی چیز رب والا بن جائے گی۔ خواہ کوئی سلطنت ہو یا امام و عالم، ولی و قطب ہو یا فقیر و جوگی، باپ بیٹا ہو یا اور کچھ محبت کی شناخت کیونکر ہوگی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ محبوب کی عادات و اطوار، چال چلن، طرز ادا، پیاری معلوم ہوں فی الجملہ اس کے طریقے کو بلا چوں وچرا تسلیم کرے۔ اس کے فرمان میں حیل و حجت نہ کرے، اس کے حکم کے سامنے کسی غیر کے حکم کو نہ سنے آج ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے گریبان میں نظر ڈال کر دیکھے کہ وہ اللہ اور رسول سے کس قدر محبت رکھتا ہے۔ اور غیر اللہ کی محبت میں کس قدر غرق و فنا ہو رہا ہے اس محبت صادقہ کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رشتہ ناتہ چھوڑ کر اللہ والوں سے خالص محبت اور اللہ کے دشمنوں سے خالص عداوت ہوگی، یہ ایک اعلیٰ قسم کی کسوٹی ہے آدمی سب اس پر اپنے ایمان و اسلام کی جانچ کریں۔ اگر صحیح نہیں ہے تو آئندہ اصلاح کر کے صحیح کر لیں۔ ورنہ اسلام کے دعوے سے دست بردار ہو جانا چاہیے۔ اللہ نیک توفیق دے۔ آمین۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

إِنَّمَا ذٰلِكُمُ الشَّيْطٰنُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ (۳ : ۱۷۵)

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى إِنَّمَا يَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللّٰهِ مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَأَقَامَ الصَّلٰوةَ وَآتَى الزَّكٰوةَ وَلَمْ يَخْشَ إِلَّا اللّٰهَ فَعَسٰى أُولٰئِكَ أَنْ يَكُونُوا مِنَ الْمُهْتَدِينَ (۹ : ۱۸)

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ آمَنَّا بِاللّٰهِ فَإِذَا أُوذِيَ فِي اللّٰهِ جَعَلَ فِتْنَةَ النَّاسِ كَعَذَابِ اللّٰهِ وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ أَوَلَيْسَ اللّٰهُ بِأَعْلَمَ بِمَا فِي صُدُورِ الْعٰلَمِينَ۔ (۲۹ : ۱۰)

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مَرْفُوعًا إِنَّ مِنْ ضَعْفِ الْيَقِينِ أَنْ تُرْضِيَ النَّاسَ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَأَنْ تَحْمَدَهُمْ عَلٰى رِزْقِ اللّٰهِ وَأَنْ تَذُمَّهُمْ عَلٰى مَا لَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ إِنَّ رِزْقَ اللّٰهِ لَا يَجُرُّهُ حِرْصُ حَرِيصٍ، وَلَا يَرُدُّهُ كَرَاهِيَةُ كَارِهٍ۔

وَعَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ الْتَمَسَ رِضَى اللّٰهِ بِسَخَطِ النَّاسِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَأَرْضَى عَنْهُ النَّاسَ، وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَى النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأَسْخَطَ عَلَيْهِ النَّاسَ، رَوَاهُ ابْنُ حِبَّانَ فِي صَحِيحِهِ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

باب ہے اللہ تعالیٰ کے فرمان میں

بلاشبہہ یہ شیطان ہے جو اپنے ماننے والوں کو ڈراتا ہے، سو تم ان سے نہ ڈرو۔ اور مجھ ہی سے ڈرو، اگر ایمان رکھتے ہو

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا بلاشبہہ اللہ کی مسجدیں وہی آباد کرتے ہیں، جو اللہ پر اور پچھلے دن پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ دیتے ہیں اور بجز اللہ کے کسی سے نہیں ڈرتے پس امید ہے کہ یہی لوگ ہدایت پائیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا اور لوگوں میں ایسے بھی ہیں کہ کہتے ہیں ہم اللہ پر ایمان لائے سو جب انھیں اللہ کے بارے میں ایذا پہنچتی ہے تو لوگوں کی تکلیف کو اللہ کے عذاب کی طرح سمجھتے ہیں۔ اور اگر کوئی اللہ کی فتح ملتی ہے تو کہتے ہیں بیشک ہم تمھارے ساتھ تھے۔ کیا اللہ لوگوں کے دلوں کی باتیں نہیں جانتا؟۔

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان کی کمزوری یہ ہے کہ تو اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرے، اور یہ کہ اللہ کے رزق پر لوگوں کی تعریف کرے، اور ان کی اس بات پر برائی کرے جو اللہ نے تجھے نہ دی، اللہ کے رزق کو حریص کا حرص نہیں لاتا، نہ ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی اسے پھیر دیتی ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کو خوش کرنا چاہے اگرچہ لوگ ناراض ہوں اللہ اس سے راضی ہوگا۔ اور لوگوں کو بھی اس سے راضی کریگا۔ اور جو لوگوں کی خوشی چاہے اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ اس پر ناراض ہوگا۔ اور لوگوں کو بھی اس سے ناراض کرے گا۔ اسے ابن حبان نے صحیح میں روایت کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۸) مطالب ہیں

۱ - آیۃ آل عمران کی تفسیر۔
۲ - آیۃ براءۃ کی تفسیر۔
۳ - آیۃ عنکبوت کی تفسیر۔
۴ - ایمان ویقین میں کمی بیشی ہوتی ہے۔
۵ - ایمان کے ضعف کی نشانی اور یہ تینوں باتیں اسی میں سے ہیں[1]
۶ - اللہ کا خالص خوف رکھنا فرض ہے۔
۷ - جو یہ کام کرے اس کی فضیلت کا بیان۔
۸ - جو ایسا نہ کرے اس کی سزا کا بیان۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالٰى

وَعَلَى اللهِ فَتَوَكَّلُوْا اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِيْنَ (۵ : ۲۳)

وَقَوْلُهُ تَعَالٰى وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ (۶۵ : ۳)
وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ حَسْبُنَا اللهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ - قَالَهَا اِبْرٰهِيْمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ حِيْنَ اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَقَالَهَا مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ قَالُوْا لَهُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا (۳ : ۱۷۳) رواه البخاري والنسائي۔

---

[1] - اللہ کو ناراض کر کے لوگوں کو خوش کرنا۔ اللہ کے رزق پر لوگوں کی تعریف کرنا۔ اللہ کے نہ دینے پر لوگوں کی مذمت کرنا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان کہ

صرف اللہ پر بھروسہ کرو۔ اگر تم ایمان رکھتے ہو

اور فرمایا، اور جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے تو وہی کافی ہے۔

ابن عباسؓ نے کہا ہمیں اللہ بس ہے اور وہی بہتر کارساز ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آگ میں گرتے وقت حسبنا اللہ ونعم الوکیل کہا اور یہی کلمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت کہا جب لوگوں نے (اُحد کے بعد) آپ سے کہا بیشک دشمن آپ کے لیے فوجیں جمع کر رہے ہیں، ان سے ڈرئے پس اس سے ان کا ایمان بڑھا، اسے بخاری اور نسائی نے روایت کیا۔

اس میں (۶) مطالب ہیں

۱ - توکل فرض ہے۔
۲ - توکل ایمان کے لیے ضروری ہے۔
۳ - آیۃ سورۃ انفال کی تفسیر۔
۴ - سورۃ انفال کے آخر کی آیۃ کی تفسیر۔
۵ - آیۃ سورہ طلاق کی تفسیر۔
۶ - حسبنا اللہ ونعم الوکیل کی فضیلت اور یہ کہ اسے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مصیبت کے وقت کہا تھا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی

اَفَاَمِنُوْا مَکْرَ اللّٰہِ فَلَا یَاْمَنُ مَکْرَ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْخَاسِرُوْنَ (۶ : ۹۹)

وَقَوْلُہٗ وَمَنْ یَّقْنَطُ مِنْ رَّحْمَۃِ رَبِّہٖ اِلَّا الضَّآلُّوْنَ (۱۵ : ۵۶)

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْکَبَآئِرِ قَالَ الشِّرْکُ بِاللّٰہِ وَالْیَاْسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ وَالْاَمْنُ مِنْ مَّکْرِ اللّٰہِ۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ اَکْبَرُ الْکَبَآئِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ، وَالْاَمْنُ مِنْ مَّکْرِ اللّٰہِ، وَالْقُنُوْطُ مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ وَالْیَاْسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ رَوَاہُ عَبْدُ الرَّزَّاقِ۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان

پس کیا وہ اللہ کی مفید تدبیر سے بیخوف ہو گئے؟ اللہ کی تدبیر سے بجز ٹوٹا پانے والوں کے کوئی بیخوف نہیں ہوتا۔

اور کون اپنے رب کی رحمت سے ناامید ہو سکتا ہے بجز گمراہوں کے۔

ابن عباسؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑے بڑے گناہوں (کبائر) کی بابت سوال ہوا، آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ شریک کرنا اور اللہ کی رحمت سے ناامید ہونا اور اللہ کی خفیہ تدبیر سے بیخوف ہونا۔

ابن مسعودؓ کہتے ہیں کہ سب سے بڑا گناہ اللہ کے ساتھ شرک کرنا ہے۔ اور اللہ کی تدبیر سے بیخوف ہونا اور اللہ کی رحمت و کرم سے ناامید ہونا۔ اسے عبدالرزاق نے روایت کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱ - آیہ سورہ اعراف کی تفسیر۔
۲ - آیہ سورہ حجر کی تفسیر۔
۳ - جو خدا کے عذاب اور خفیہ تدبیر سے بخوف ہو اس کی سزا۔
۴ - خدا کی رحمت سے ناامید ہونے والے کی سزا۔

بَابُ مِنَ الْاِیْمَانِ بِاللّٰہِ الصَّبْرُ عَلٰی اَقْدَارِ اللّٰہِ

وَقَوْلُہٗ تَعَالٰی۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ یَھْدِ قَلْبَہٗ۔ (۶۴ : ۱۱)
قَالَ عَلْقَمَۃُ ھُوَ الرَّجُلُ تُصِیْبُہُ الْمُصِیْبَۃُ فَیَعْلَمُ اَنَّھَا مِنْ عِنْدِ اللّٰہِ فَیَرْضٰی وَیُسَلِّمُ۔
وَفِی صَحِیْحِ مُسْلِمٍ عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اثْنَتَانِ فِی النَّاسِ ھُمَا بِھِمْ کُفْرٌ، اَلطَّعْنُ فِی النَّسَبِ وَالنِّیَاحَۃُ عَلَی الْمَیِّتِ۔
وَلَھُمَا عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ مَرْفُوْعًا لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ۔ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ۔
وَعَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَرَادَ اللّٰہُ بِعَبْدِہِ الْخَیْرَ عَجَّلَ لَہٗ بِالْعُقُوْبَۃِ فِی الدُّنْیَا وَاِذَا اَرَادَ بِعَبْدِہِ الشَّرَّ اَمْسَکَ عَنْہُ بِذَنْبِہٖ حَتّٰی یُوَافِیَ بِہٖ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ وَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی اِذَا اَحَبَّ قَوْمًا اِبْتَلَاھُمْ فَمَنْ رَضِیَ فَلَہُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَہُ السُّخْطُ حَسَّنَہُ التِّرْمِذِیُّ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا باب کہ اللہ پر سچے ایمان لانے میں سے اس کی تقدیر پر صبر کرنا بھی ہے

اور اللہ کا فرمان اور جو اللہ پر ایمان لائے گا وہ اس کے دل کو ہدایت یاب کرے گا[1] علقمہ نے کہا یہ شخص ہے جسے کوئی مصیبت پہنچے پس وہ یہ سمجھے کہ یہ اللہ کی طرف سے ہے اس لیے اس پر خوش ہو اور تسلیم کرے۔

صحیح مسلم میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، لوگوں میں دو باتیں کفر کی ہیں۔ ایک حسب و نسب پر طعنہ زنی کرنا، دوسری میت پر نوحہ کرنا۔

بخاری و مسلم میں ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں جو گال پر مارے اور گریبان پھاڑے۔ اور جاہلیت کی آواز لگاتے[2]

انسؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جب اللہ اپنے بندے سے بھلائی چاہتا ہے تو اس کے واسطے دنیا میں سزا کی جلدی کرتا ہے۔ اور جب کسی بندے سے برائی چاہتا

---

[1] ۔ پوری آیت اس طرح ہے مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ ۗ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ يَهْدِ قَلْبَهُ ۚ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ۔ کوئی مصیبت بھی بجز اللہ کے حکم کے نہیں پہنچتی اور جو اللہ پر ایمان لائے گا وہ اس کے دل کو ہدایت یاب کرے گا۔ اور اللہ ہر چیز کو خوب جانتا ہے اس کے معنی صاف ہیں کہ رنج و راحت صرف اللہ کی طرف سے ہے۔

[2] ۔ جاہلیت کی دو آوازیں ہیں، ایک میت پر نوحہ اور واویلا کرنا اور اس کے ناموں کو لے کر اس کے کاموں کا اظہار کرنا کہ یہ ایسا ویسا تھا۔ دوسری جاہلیت کی پکار جنگ و عصبیت کے وقت ہوا کرتی تھی کہ ہر قبیلہ اپنے باپ دادا کے نام پر لوگوں کو بلاتا تھا۔ آج کل دونوں باتیں موجود ہیں۔ میت پر نوحہ بھی ہو رہا ہے اور خاندانی عصبیت کو بھی از سر نو زندہ کیا جا رہا ہے کوئی قرشی بنا ہوا ہے کوئی اپنی ضعف والوں کی حمایت پر کھڑا ہوا ہے جیسے مؤمنین کی جماعت، کوئی پنجابی قوم کے واسطے کام کرتا ہے کوئی کسی ملک کے نام سے تعصب پھیلا رہا ہے حالانکہ اسلام ان سب سے بالاتر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ہے تو اس کے گناہ کو روک لیتا ہے یہاں تک کہ روز قیامت اس کا بدلہ دیتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بڑا صلہ بڑی مصیبت کے عوض ہوتا ہے، اور بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتا ہے تو ان کا امتحان بھی لیتا ہے پس جو اس پر راضی ہو اس کے واسطے خوشی ہے اور جو ناراض ہو اس کے واسطے ناراضگی، اسے ترمذی نے حسن کہا۔

اس میں (۹) مطالب ہیں

۱۔ آیہ سورہ تغابن کی تفسیر۔
۲۔ ہر قسم کی تقدیر پر ایمان لانا اللہ پر ایمان لانے میں داخل ہے۔
۳۔ حسب ونسب پر طعنہ کرنا کفر ہے۔
۴۔ اس شخص کی سخت سزا جو گال پر مارے گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی پکار پکارے۔
۵۔ اللہ کے اپنے بندے سے بھلائی کے ارادہ کی پہچان۔
۶۔ اللہ کے اپنے بندے سے برائی کے ارادہ کی پہچان۔
۷۔ اللہ کی اپنے بندے سے محبت کی علامت۔
۸۔ اللہ کی تقدیر پر ناراض ہونا حرام ہے۔
۹۔ مصیبت پر راضی ہونے کا ثواب۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الرِّيَاءِ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَمَن كَانَ يَرْجُو لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَدًا۔ (۱۸ : ۱۱۰)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ مَرْفُوعًا قَالَ اللهُ تَعَالَى أَنَا أَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا أَشْرَكَ مَعِيَ فِيهِ غَيْرِي تَرَكْتُهُ وَشِرْكَهُ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَعَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ مَرْفُوْعًا اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَیْکُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ ؟ قَالُوْا بَلٰی، قَالَ الشِّرْکُ الْخَفِیُّ یَقُوْمُ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّنُ صَلَاتَهٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ۔ رَوَاهُ اَحْمَدُ۔

ریاء کا بیان

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہدے کہ میں تم جیسا ہی ایک آدمی ہوں، میری طرف یہ وحی ہوئی ہے کہ تمھارا معبود صرف ایک ہے سو جو اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو اسے چاہیے کہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں تمام شرکت والوں میں زیادہ بے پرواہ ہوں شرک سے جو کوئی ایسا کام کرے جس میں میرے ساتھ کسی غیر کو شریک کرے۔ تو میں اسے اور اس کے شرک کو چھوڑ دیتا ہوں۔ مسلم نے روایت کیا۔

ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں آپ نے فرمایا کیا میں تمھیں وہ بات نہ بتاؤں جس کا خوف مجھے تم پر مسیح دجال سے زیادہ ہے؟ بولے ہاں فرمایا شرک خفی اس طرح کہ ایک شخص نماز کے لیے کھڑا ہو پھر اپنی نماز کو محض کسی آدمی کے دکھاوے کے لیے عمدہ پڑھے۔ احمد نے روایت کیا۔

اس میں (۶) مطالب ہیں

۱ - آیۃ کہف کی تفسیر۔
۲ - یہ عظیم الشان فیصلہ کہ جس کام میں اللہ کے ساتھ دوسرا شریک کیا جائے وہ مردود ہے۔
۳ - اس کے مردود ہونے کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات ہر چیز سے بالکل مستغنی ہے۔
۴ - ایک سبب یہ ہے کہ وہ تمام شریکوں میں بہتر و برتر ہے۔
۵ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابہ پر ریاء سے خوف کرنا۔
۶ - ریاء کی تفسیر آپ نے اس طرح فرمائی کہ کوئی اللہ کے لیے نماز پڑھے مگر کسی کے دکھانے کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

واسطے اسے خشوع سے ادا کرے۔

بَابُ مِنَ الشِّرْكِ إِرَادَةُ الْإِنْسَانِ بِعَمَلِهِ الدُّنْيَا

وَقَوْلُهُ تَعَالَى مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا نُوَفِّ إِلَيْهِمْ أَعْمَالَهُمْ فِيهَا وَهُمْ فِيهَا لَا يُبْخَسُونَ۔ (۱۱ : ۱۵)

أُولٰئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ إِلَّا النَّارُ وَحَبِطَ مَا صَنَعُوا فِيهَا وَبٰطِلٌ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ (۱۱ : ۱۶)

فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعِسَ عَبْدُ الدِّينَارِ، تَعِسَ عَبْدُ الدِّرْهَمِ، تَعِسَ عَبْدُ الْخَمِيصَةِ تَعِسَ عَبْدُ الْخَمِيلَةِ، إِنْ أُعْطِيَ رَضِيَ، وَإِنْ لَمْ يُعْطَ سَخِطَ، تَعِسَ وَانْتَكَسَ، وَإِذَا شِيكَ فَلَا انْتَقَشَ طُوبٰى لِعَبْدٍ آخِذٍ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ أَشْعَثَ رَأْسُهُ مُغْبَرَّةً قَدَمَاهُ إِنْ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ كَانَ فِي الْحِرَاسَةِ، وَإِنْ كَانَ فِي السَّاقَةِ كَانَ فِي السَّاقَةِ إِنِ اسْتَأْذَنَ لَمْ يُؤْذَنْ لَهُ وَإِنْ شَفَعَ لَمْ يُشَفَّعْ۔

اس بات کا بیان کہ شرک میں سے یہ ہے کہ کوئی اپنے عمل سے محض دنیا طلب کرے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان جو کوئی صرف دنیا کی زندگی اور اسی کی زیب و زینت چاہے ہم ایسوں کو ان کے عمل کا نتیجہ دنیا میں دیدیتے ہیں۔ ان کے لیے اس میں کچھ کمی نہیں کی جاتی۔
یہ وہ لوگ ہیں کہ ان کے واسطے آخرت میں بجز آگ کے کچھ نہیں، اور ان کے دنیا کے سب

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کام دنیا میں ہی برباد اور تلف کر دیئے جاتے ہیں۔

صحیح (بخاری) میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشرفی کا بندہ بدبخت ہے، روپیہ کا بندہ بھی بدبخت ہے، چادر اور شال کا بندہ بھی بدبخت ہے اگر اسے دیا جائے خاموش ہوتا ہے۔ اور اگر نہ دیا جائے ناراض ہو جاتا ہے۔ اس پر بدبختی ہو اور ٹھوکر کھائے۔ اور جب اسے کانٹا لگے نہ نکالا جائے، خوشخبری ہو اس بندے کو کہ اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی لگام پکڑے ہوئے ہے پراگندہ سر، خاک آلود قدم، اگر پہرے پر ہے تو پہرے پر، اور اگر فوج کے پچھلے حصہ میں ہے تو اس میں۔ اگر رخصت مانگے رخصت نہ ملے اور اگر سفارش کرے کوئی نہ سنے۔

اس میں (۷) مطالب ہیں

۱۔ انسان کا آخرت کے کام سے دنیا کی نیت کرنا۔
۲۔ آیۃ ہود کی تفسیر۔
۳۔ مسلمانوں کو اشرفی روپیہ اور کپڑے کا بندہ بتانا۔
۴۔ اس کی تشریح اس طرح کہ اگر اسے دیا جائے۔ تو خوش ہو ورنہ ناراض ہو جائے۔
۵۔ اس کے واسطے بددعا کرنا کہ یہ بدبخت ہو اور ٹھوکر کھائے۔
۶۔ یہ فرمانا کہ جب اسے کانٹا لگے تو نہ نکالا جائے۔
۷۔ مجاہد مذکور کی تعریف جس کا بیان آپ نے فرمایا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَنْ اَطَاعَ الْعُلَمَاءَ وَالْاُمَرَاءَ فِی تَحْرِیْمِ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ اَوْ تَحْلِیْلِ مَا حَرَّمَہٗ فَقَدِ اتَّخَذَھُمْ اَرْبَابًا

وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمَا یُوْشِکُ اَنْ تَنْزِلَ عَلَیْکُمْ حِجَارَۃٌ مِّنَ السَّمَآءِ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُوْنَ قَالَ اَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَقَالَ اَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ عَجِبْتُ لِقَوْمٍ عَرَفُوا الْاِسْنَادَ وَصِحَّتَہٗ یَذْھَبُوْنَ اِلٰی رَاْیِ سُفْیَانَ وَاللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ فَلْیَحْذَرِ الَّذِیْنَ یُخَالِفُوْنَ عَنْ اَمْرِہٖ اَنْ تُصِیْبَھُمْ فِتْنَۃٌ اَوْ یُصِیْبَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ۔ (۲۴ : ۶۳)

اَنْدَرِیْ مَا الْفِتْنَۃُ اَلْفِتْنَۃُ الشِّرْکُ لَعَلَّہٗ اِذَا رَدَّ بَعْضَ قَوْلِہٖ اَنْ یَّقَعَ فِیْ قَلْبِہٖ شَیْءٌ مِّنَ الزَّیْغِ فَیَھْلِکَ۔

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِتَّخَذُوْٓا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَالْمَسِیْحَ ابْنَ مَرْیَمَ وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِیَعْبُدُوْٓا اِلٰھًا وَّاحِدًا لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ سُبْحٰنَہٗ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔ (۹ : ۳۱) فَقُلْتُ لَہٗ اِنَّا لَسْنَا نَعْبُدُھُمْ قَالَ اَلَیْسَ یُحَرِّمُوْنَ مَا اَحَلَّ اللّٰہُ فَتُحَرِّمُوْنَہٗ وَیُحِلُّوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَتُحِلُّوْنَہٗ؟ فَقُلْتُ بَلٰی قَالَ فَتِلْکَ عِبَادَتُھُمْ۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَالتِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَہٗ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس بات کا بیان کہ جس نے علماء اور حاکموں کی اطاعت حلال کے حرام کرنے یا حرام کے حلال کرنے میں کی سو اس نے ان کو رب بنا دیا

ابن عباسؓ نے کہا قریب ہے کہ تم پر آسمان سے پتھر برسیں۔ میں کہتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اور تم کہتے ہو ابوبکر و عمر نے کہا۔ احمد ابن حنبلؒ نے کہا میں ان لوگوں پر تعجب کرتا ہوں جو حدیث کی سند اور صحت معلوم کرنے کے بعد سفیان ثوری کی رائے پر عمل کرتے ہیں حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "سو ڈریں وہ لوگ کہ آپ کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں اس سے کہ انھیں کوئی فتنہ یا دردناک عذاب پہنچے"

تجھے معلوم ہے کہ فتنہ کیا ہے؟ فتنہ شرک ہے شاید امام احمد کا مقصد یہ ہو کہ جب کوئی حضرت کی حدیث رد کر دے اس کے دل میں کچھ کجی پڑ جائے پس وہ ہلاک ہو جائے۔

عدی بن حاتم کہتے ہیں میں آنحضرت کے پاس آیا، آپ سورہ برائۃ کی یہ آیت پڑھ رہے تھے "ان لوگوں نے اپنے مولویوں (پادری) اور پیروں کو رب بنایا۔ اللہ کے سوا اور مسیح بن مریم کو بھی، حالانکہ انھیں صرف ایک معبود کی عبادت کا حکم ہوا تھا، جس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں وہ ان کے ہر قسم کے شرک سے پاک ہے" میں بولا "ہم نے ان کی عبادت نہیں کی" آپ نے فرمایا، کیا وہ اللہ کی حلال کی ہوئی چیز کو حرام نہیں کرتے جسے تم بھی حرام سمجھتے ہو۔ اور اللہ کی حرام کی ہوئی چیز کو حلال نہیں کرتے جسے تم حلال سمجھتے ہو؟ میں نے کہا ہاں، فرمایا یہی ان کی عبادت ہے، احمد نے روایت کیا اور ترمذی نے بھی اسے روایت کیا اور حسن کہا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱ - آیۃ نور کی تفسیر۔
۲ - آیۃ براءۃ کی تفسیر۔
۳ - عبادت کے معنی کا بیان جس کا عدی نے انکار کیا۔
۴ - ابن عباسؓ کا ابوبکرؓ و عمرؓ کا نام لے کر کہنا اور احمد بن حنبل کا سفیان ثوری کا نام لینا۔
۵ - دنیا کی حالت اس درجہ بدل گئی کہ پیروں کی عبادت تمام کاموں میں افضل شمار ہونے لگی، اور اسی کو "ولایت" کہتے ہیں، اور علماء کی عبادت کا نام علم وفقہ رکھا گیا پھر حالت اس درجہ بدلی کہ بدکاروں کی عبادت کی جاتی ہے جو پیر بنے ہوئے ہیں اور جاہلوں کی عبادت کی جاتی ہے جو مولوی کہلاتے ہیں۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ

اَنَّهُمْ اٰمَنُوْا بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَحَاكَمُوْٓا اِلَى الطَّاغُوْتِ وَقَدْ اُمِرُوْٓا اَنْ يَّكْفُرُوْا بِهٖ وَيُرِيْدُ الشَّيْطٰنُ اَنْ يُّضِلَّهُمْ ضَلٰلًا بَعِيْدًا۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ تَعَالَوْا اِلٰى مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَاِلَى الرَّسُوْلِ رَاَيْتَ الْمُنٰفِقِيْنَ يَصُدُّوْنَ عَنْكَ صُدُوْدًا۔ فَكَيْفَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ثُمَّ جَآءُوْكَ يَحْلِفُوْنَ بِاللّٰهِ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّآ اِحْسَانًا وَّتَوْفِيْقًا۔ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَعْلَمُ اللّٰهُ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَعِظْهُمْ وَقُلْ لَّهُمْ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَوْلًا بَلِيْغًا۔ وَمَآ اَرْسَلْنَا مِنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا لِيُطَاعَ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔ (۴ : ۶۰ تا ۶۵)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ. (۲ : ۱۱)

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا. (۷ : ۸۵)

وَقَوْلُهٗ تَعَالٰی اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ. (۵ : ۵۰)

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ هَوَاهُ تَبَعًا لِّمَا جِئْتُ بِهٖ. قَالَ النَّوَوِیُّ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَيْنَاهُ فِی كِتَابِ الْحُجَّةِ بِاِسْنَادٍ صَحِيْحٍ.

وَقَالَ الشَّعْبِیُّ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَرَجُلٍ مِّنَ الْيَهُوْدِ خُصُوْمَةٌ فَقَالَ الْيَهُوْدِیُّ نَتَحَاكَمُ اِلٰی مُحَمَّدٍ عَرَفَ اَنَّهٗ لَا يَاْخُذُ الرِّشْوَةَ. وَقَالَ الْمُنَافِقُ نَتَحَاكَمُ اِلَی الْيَهُوْدِ لِعِلْمِهٖ اَنَّهُمْ يَاْخُذُوْنَ الرِّشْوَةَ. فَاتَّفَقَا اَنْ يَّاْتِيَا كَاهِنًا فِی جُهَيْنَةَ فَيَتَحَاكَمَانِ اِلَيْهِ فَنَزَلَتْ. اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ الْاٰيَةَ الخ. وَقِيْلَ نَزَلَتْ فِیْ رَجُلَيْنِ اخْتَصَمَا فَقَالَ اَحَدُهُمَا نَتَرَافَعُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْاٰخَرُ اِلٰی كَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ ثُمَّ تَرَافَعَا اِلٰی عُمَرَ، فَذَكَرَ لَهٗ اَحَدُهُمَا الْقِصَّةَ فَقَالَ لِلَّذِیْ لَمْ يَرْضَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكَذٰلِكَ؟ قَالَ نَعَمْ، فَضَرَبَهٗ بِالسَّيْفِ فَقَتَلَهٗ.

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بیان میں "کیا تو نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعویٰ کرتے ہیں

کہ وہ اس چیز پر ایمان لائے جو تجھ پر اور تجھ سے پہلے اتاری گئی" چاہتے ہیں کہ طاغوت کے پاس فیصلہ لے جائیں حالانکہ انہیں حکم دیا گیا تھا کہ اس سے کفر کریں اور شیطان یہ چاہتا ہے کہ انہیں دور کی گمراہی میں ڈال دے" اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ آؤ اللہ کی کتاب اور اس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے رسول کی طرف تو تو دیکھتا ہے ان منافقوں کو کہ تجھ سے دور بھاگتے ہیں پس کیسا ہو گا جب کہ انھیں کوئی مصیبت ان کے عمل کی بدولت پہنچے پھر وہ تیرے پاس پہنچیں، اللہ کی قسمیں کھاتے ہوئے کہ ہم نے تو صرف بھلائی اور آشتی وصلح کا قصد کیا تھا، یہ وہی لوگ ہیں کہ اللہ ان کے دلوں کی باتوں کو خوب جانتا ہے، پس ان سے درگزر کر اور نصیحت کر اور انھیں دل میں اثر کرنے والی بات بتا۔ اور ہم نے کسی رسول کو نہیں بھیجا مگر صرف اس لیے کہ اس کی اطاعت کی جائے اللہ کے حکم سے اور اگر یہ لوگ جنھوں نے اپنی جانوں پر ظلم کیا تیرے پاس آگر اللہ سے معافی مانگتے، اور رسول بھی ان کے واسطے معافی کی دعا کرتے تو بالضرور اللہ کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پاتے۔ پس ہرگز نہیں تیرے رب کی قسم ہے ہرگز یہ ایمان نہ لائیں گے یہانتک کہ تجھے حاکم نہ مانیں اس بات میں کہ آپس میں اختلاف کریں، پھر تیرے فیصلہ سے اپنے دلوں میں کچھ خلش نہ پائیں اور اچھی طرح سے اسے قبول کریں۔

اور فرمایا اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ کرو تو کہتے ہیں ہم تو صرف اصلاح کرتے ہیں۔

اور فرمایا، اور زمین میں اصلاح کے بعد فساد نہ کرو۔

اور فرمایا، کیا جاہلیت کا فیصلہ چاہتے ہیں؟ اور اللہ سے بہتر کون فیصلہ دے سکتا ہے یقین والوں کے لیے۔

عبداللہ بن عمرو بن عاص کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ اس کی خواہش میرے احکام کے تابع نہ ہو، نووی نے کہا یہ حدیث صحیح ہے ہم نے اسے کتاب الحجۃ میں بسند صحیح روایت کیا ہے۔

شعبی کہتے ہیں ایک منافق اور ایک یہودی میں کچھ جھگڑا ہوا، یہودی بولا محمد صلی اللہ علیہ وسلم، کے پاس چلو، وہ جانتا تھا کہ آپ رشوت نہیں لیتے، منافق نے کہا یہود کے پاس چلو، کیوں کہ یہ رشوت لیا کرتے تھے۔ پھر دونوں کا اس بات پر اتفاق ہوا کہ جُہینہ کے کاہن سے اپنے مقدمہ کا فیصلہ لیں، پس یہ آیۃ نازل ہوئی۔ اَلَمْ تَرَ اِلَى الَّذِيْنَ يَزْعُمُوْنَ الخ۔ بعض نے کہا دو آدمیوں میں کچھ خصومت تھی ایک نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس چلو،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

دوسرا بولا کعب بن اشرف یہودی کے پاس چلو۔ پھر دونوں حضرت عمرؓ کے پاس آئے، ایک نے پورا قصہ بتادیا، حضرت عمر نے اس شخص سے دریافت کیا جو آنحضرت کے پاس جانا نہ چاہتا تھا کہ کیا ایسا واقعہ ہے؟ اس نے اقرار کیا۔ حضرت عمر نے ایک تلوار مار کر اس کی گردن اڑادی۔

اس میں (۸) مطالب ہیں

۱ - آیہ سورہ نساء کی تفسیر اور طاغوت کے معنی سمجھنے میں اس سے جو مدد پہنچتی ہے۔
۲ - آیہ سورہ بقرہ کی تفسیر۔
۳ - آیہ سورہ اعراف کی تفسیر۔
۴ - آیہ سورہ مائدہ افحکم الجاہلیۃ کی تفسیر۔
۵ - عامر شعبی تابعی نے جو آیہ نساء کا شان نزول بیان کیا۔
۶ - سچے اور جھوٹے ایمان کی تشریح۔
۷ - حضرت عمر کا منافق سے جو واقعہ ہوا۔
۸ - کسی کو ایمان نہیں حاصل ہوتا، جب تک کہ اس کی خواہش حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی تابع نہ ہو جائے۔

بَابُ مَنْ جَحَدَ شَيْئًا مِّنَ الْأَسْمَاءِ وَالصِّفَاتِ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى، وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ قُلْ هُوَ رَبِّيْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ مَتَابِ - (۱۳ : ۳۰)

وَفِي الصَّحِيْحِ الْبُخَارِيِّ قَالَ عَلِيٌّ حَدِّثُوا النَّاسَ بِمَا يَعْرِفُوْنَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّكَذَّبَ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ -

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَرَوَى عَبْدُ الرَّزَّاقِ عَنْ مَعْمَرٍ عَنِ ابْنِ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهُ رَاٰى رَجُلًا انْتَفَضَ لَمَّا سَمِعَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصِّفَاتِ اِسْتِنْكَارًا لِذٰلِكَ، فَقَالَ مَا قَرَّتْ هٰؤُلَاءِ يَجِدُوْنَ رِقَّةً عِنْدَ مُحْكَمِهٖ وَيَهْلِكُوْنَ عِنْدَ مُتَشَابِهِهٖ اِنْتَهٰى، وَلَمَّا سَمِعَتْ قُرَيْشٌ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ الرَّحْمٰنَ اَنْكَرُوْا ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِمْ وَهُمْ يَكْفُرُوْنَ بِالرَّحْمٰنِ۔

اس شخص کا حکم جو اللہ کے نام یا صفات کا انکار کرے

اور اللہ کا فرمان " اور وہ رحمان کا انکار کرتے ہیں" تو کہدے وہ میرا رب ہے کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ مگر وہی، اسی پر میں نے بھروسہ کیا، اور اسی سے میں توبہ کرتا ہوں"۔

صحیح بخاری میں حضرت علی سے مروی ہے وہ کہتے ہیں لوگوں کو وہ باتیں سناؤ جنھیں وہ پہچانیں کیا تم چاہتے ہو کہ اللہ و رسول کو جھٹلائیں؟۔

عبدالرزاق نے بواسطہ معمر ابن طاؤس روایت کی، وہ اپنے باپ طاؤس کے واسطہ سے ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں۔ انھوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اسے کپکپی آگئی، جب اس نے صفات باری تعالیٰ میں آنحضرت کی کوئی حدیث سنی، گویا اس نے انکار کیا، ابن عباسؓ بولے ان کا کیا عجیب ہے محکم آیتوں پر رقت ہوتی ہے۔ اور متشابہ پر ہلاک ہوتے ہیں۔ عبدالرزاق کہتے ہیں ہم نے سنا، اور جب قریش نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو رحمان کا ذکر کرتے ہوئے سنا اس کا انکار کیا، پس اللہ تعالیٰ نے ان کی بابت یہ آیت نازل فرمائی۔ "وہ رحمان کا انکار کرتے ہیں"۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱ - اللہ کے کسی نام و صفت کے انکار سے ایمان نہیں رہتا۔

۲ - آیہ رعد کی تفسیر۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳ - سننے والے کی عقل کے مطابق گفتگو کرنی چاہیے۔
۴ - اس کی یہ وجہ بیان کرنی کہ اللہ و رسول کو جھٹلایا جاتا ہے، اگرچہ قصداً نہ ہو۔
۵ - ابن عباس کا قول اس شخص کی بابت جس نے بعض صفات کا انکار کیا اور یہی اس کی ہلاکت کا باعث ہوا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

يَعْرِفُوْنَ نِعْمَةَ اللّٰهِ ثُمَّ يُنْكِرُوْنَهَا وَاَكْثَرُهُمُ الْكٰفِرُوْنَ (۱۶ : ۸۲)

قَالَ مُجَاهِدٌ مَا مَعْنَاهُ هُوَ قَوْلُ الرَّجُلِ هٰذَا مَالِيْ وَرِثْتُهُ عَنْ اٰبَائِيْ، وَقَالَ عَوْنُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُوْنَ لَوْلَا فُلَانٌ لَمْ يَكُنْ كَذَا. قَالَ ابْنُ قُتَيْبَةَ يَقُوْلُوْنَ هٰذَا بِشَفَاعَةِ اٰلِهَتِنَا.
وَقَالَ اَبُو الْعَبَّاسِ بَعْدَ حَدِيْثِ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الَّذِيْ فِيْهِ اَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى قَالَ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِيْ مُؤْمِنٌ بِيْ وَكَافِرٌ الْحَدِيْثَ - وَقَدْ تَقَدَّمَ وَهٰذَا كَثِيْرٌ فِي الْكِتَابِ وَالسُّنَّةِ يَذُمُّ سُبْحَانَهٗ مَنْ يُضِيْفُ اِنْعَامَهٗ اِلٰى غَيْرِهٖ وَيُشْرِكُ بِهٖ، قَالَ بَعْضُ السَّلَفِ هُوَ كَقَوْلِهِمْ كَانَتِ الرِّيْحُ طَيِّبَةً وَالْمَلَّاحُ حَاذِقًا وَنَحْوُ ذٰلِكَ مِمَّا هُوَ جَارٍ عَلٰى اَلْسِنَةٍ كَثِيْرٍ۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بیان میں

وہ اللہ کی نعمتوں کو پہچانتے ہوئے انکار کرتے ہیں اور اکثر ان میں سے کافر ہیں

مجاہد نے کہا اس سے مراد انسان کا یہ کہنا ہے کہ یہ میرا مال ہے جسے میں نے اپنے باپ سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ورثہ میں پایا ہے۔

عون بن عبداللہ کہتے ہیں کہ لوگ اس طرح کہتے ہیں کہ اگر فلاں نہ ہوتا تو یہ کام نہ ہوتا۔ ابن قتیبہ نے کہا یہ کہتے ہیں کہ یہ ہمارے معبودوں کی سفارش کا نتیجہ ہے۔

ابوالعباس ابن تیمیہؒ نے زید بن خالد جہنی کی اس حدیث کے بعد "جس میں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ آج صبح میرے بندوں میں سے بہت سے مؤمن اور بہت سے کافر ہو گئے۔" (یہ حدیث اس سے قبل گذر چکی ہے) اس طرح کہا "ایسا حکم کتاب وسنت میں بہت ہے۔ اللہ تعالیٰ ان لوگوں کی برائی کرتا ہے جو اس کے انعام و رحمت کی کسی دوسرے کی طرف نسبت کرتے ہیں اور اس کا شریک ٹھہراتے ہیں، بعض سلف کا قول ہے کہ اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی کہے ہوا خوب تھی، اور ملّاح چالاک تھا اور مثل اس کے جو عام طور پر زبانوں پر رائج ہے۔

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱۔ نعمت کے پہچاننے اور اس کے انکار کا بیان۔

۲۔ یہ بھی جاننا چاہیے کہ اکثر لوگوں کی زبان پر ایسے کلمے جاری ہیں۔

۳۔ اس قسم کے کلام کو نعمت کے انکار کا نام دیا گیا

۴۔ دل میں ضدین کا جمع ہونا۔[1]

---

[1] ۔ اس طرح کہ ایمان بھی ہے اور کفر بھی، حالانکہ ان کا جمع ہونا محال ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی

فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (۲ : ۲۲)

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِی الْاٰیَةِ الْاَنْدَادُ هُوَ الشِّرْكُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلٰی صَفَاةٍ سَوْدَاءَ فِیْ ظُلْمَةِ اللَّیْلِ وَ هُوَ اَنْ تَقُوْلَ وَاللّٰهِ وَحَیَاتِكَ یَا فُلَانَةُ وَحَیَاتِیْ، وَتَقُوْلُ لَوْلَا كُلَیْبَةُ هٰذَا لَاَتَانَا اللُّصُوْصُ، وَلَوْلَا الْبَطُّ فِی الدَّارِ لَاَتَی اللُّصُوْصُ وَقَوْلُ الرَّجُلِ لِصَاحِبِهٖ مَا شَآءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ وَقَوْلُ الرَّجُلِ لَوْلَا اللّٰهُ وَفُلَانٌ لَا تَجْعَلْ فِیْهِمَا فُلَانًا هٰذَا كُلُّهٗ بِهٖ شِرْكٌ رَوَاهُ ابْنُ اَبِیْ حَاتِمٍ۔

وَعَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰهِ فَقَدْ كَفَرَ اَوْ اَشْرَكَ۔ رَوَاهُ التِّرْمِذِیُّ وَحَسَّنَهٗ وَصَحَّحَهُ الْحَاكِمُ۔

وَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَاَنْ اَحْلِفَ بِاللّٰهِ كَاذِبًا اَحَبُّ اِلَیَّ اَنْ اَحْلِفَ بِغَیْرِهٖ صَادِقًا۔

وَعَنْ حُذَیْفَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ لَا تَقُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ وَمَا شَآءَ فُلَانٌ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ شَآءَ فُلَانٌ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ بِسَنَدٍ صَحِیْحٍ۔

وَجَآءَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ النَّخَعِیِّ اَنَّهٗ یُكْرَهُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَبِكَ، وَیَجُوْزُ اَنْ یَّقُوْلَ بِاللّٰهِ ثُمَّ بِكَ وَقَالَ وَیَقُوْلُ لَوْلَا اللّٰهُ ثُمَّ فُلَانٌ، وَلَا تَقُوْلُوْا لَوْلَا اللّٰهُ وَفُلَانٌ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اس قول کا بیان

پس تم اللہ تعالیٰ کا شریک نہ ٹھہراؤ، حالانکہ تم جانتے ہو

ابن عباسؓ نے کہا اندادکا شرک اس قدر پوشیدہ ہے جیسے کوئی سیاہ چیونٹی سیاہ پتھر پر اندھیری رات میں چلے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسی کہ تو کہے اللہ کی قسم، تیری جان کی قسم اے فلانی میری جان کی قسم اور اس طرح کہ کہے اگر اس کی کتیا نہ ہوتی تو ہمارے یہاں چور آجاتے، اگر گھر میں بطخ نہ ہوتی تو چور آجاتے، اور اس طرح کہ آدمی کسی سے کہے جو اللہ چاہے اور تم چاہو اور اس طرح کہ اگر اللہ اور فلاں شخص نہ ہوتا، اس میں فلاں کو نہ ملا۔ یہ سب اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرانا ہے، ابن ابی حاتم نے اسے روایت کیا۔

حضرت عمرؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غیر اللہ کی قسم کھائی اس نے کفر یا شرک کیا۔ اسے ترمذی نے روایت کر کے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا۔

ابن مسعودؓ نے کہا اگر میں اللہ کی جھوٹی قسم کھاؤں اس سے بہتر ہے کہ غیر اللہ کی سچی قسم کھاؤں[۲]

حضرت حذیفہؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں آپ نے فرمایا، جو اللہ چاہے اور فلاں شخص چاہے اس طرح نہ بولو۔ اگر بولنا ہو تو یہ بولو جو اللہ چاہے پھر جو فلاں چاہے اسے ابوداؤد نے بسند صحیح روایت کیا۔

ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے کہ "اس طرح نہ کہو میں خدا کی پناہ چاہتا ہوں اور تیری"، یوں

---

[۱] ۔ یہ راوی کا شک ہے۔

[۲] ۔ اس سے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ کی جھوٹی قسم گناہ نہیں، صحابی یہ بتانا چاہتے ہیں کہ ہر حال میں غیر اللہ کی قسم بہت بڑا گناہ ہے خواہ سچی بات پر ہی کھائی جائے، لیکن اللہ کی جھوٹی قسم کھانا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

درست ہے میں اللہ کی پناہ چاہتا ہوں پھر تیری اسی طرح وہ کہتے ہیں یہ کہو "اگر اللہ نہ ہوتا پھر فلاں شخص نہ ہوتا" تو ایسا ہو جاتا، اور یہ نہ کہو کہ "اگر اللہ اور فلاں نہ ہوتا"[1]

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱ - انداد کی تفسیر جو آیہ بقرہ میں ہے۔
۲ - صحابہ شرک اکبر کی آیتوں کی اس طرح تفسیر کرتے تھے کہ وہ شرک اصغر کو بھی شامل ہوتی تھیں۔
۳ - غیر اللہ کی قسم کھانا شرک ہے۔
۴ - غیر اللہ کی سچی قسم بھی اللہ کے نام کی جھوٹی قسم سے زیادہ بڑا گناہ ہے۔
۵ - واو (اور) اور ثُمَّ (پھر) کے فرق کا لحاظ۔

بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ لَمْ يَقْنَعْ بِالْحَلِفِ بِاللهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ، مَنْ حَلَفَ بِاللهِ فَلْيَصْدُقْ، وَمَنْ حُلِفَ لَهُ بِاللهِ فَلْيَرْضَ، وَمَنْ لَمْ يَرْضَ فَلَيْسَ مِنَ اللهِ رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ بِسَنَدٍ حَسَنٍ۔

اس شخص کا حکم جو اللہ کی قسم پر کفایت نہ کرے

ابن عمر کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے باپ داداؤں کی

---

[1] اس میں گفتگو کے آداب اور مراتب کے لحاظ کی تعلیم دی گئی ہے، نیز شرک کے راستوں کو بند کرنا بھی مقصود ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قسم نہ کھاؤ[1] جو اللہ کی قسم کھاتے وہ سچ بولے، اور جس کے واسطے اللہ کی قسم کھائی جائے اسے راضی ہونا چاہیے اور جو راضی نہ ہو وہ اللہ والوں میں سے نہیں، ابن ماجہ نے حسن سند سے روایت کیا۔

اس میں (۳) مطالب ہیں

۱ - باپ دادا کی قسم حرام ہے۔
۲ - جس کے واسطے اللہ کی قسم کھائی جائے اسے راضی ہونا چاہیے۔
۳ - جو اللہ کے نام کی قسم پر قناعت نہ کرے اس کی سزا۔

بَابُ قَوْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ

عَنْ قُتَيْلَةَ اَنَّ يَهُوْدِيًّا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّكُمْ تُشْرِكُوْنَ تَقُوْلُوْنَ مَا شَاءَ اللّٰهُ وَشِئْتَ. وَتَقُوْلُوْنَ وَالْكَعْبَةِ فَاَمَرَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

---

[1] - باپ دادا یا غیر اللہ کے نام کی خواہ دل یا نبی ہو قسم کھانا شرعاً حرام ہے۔ صحیح بخاری وغیرہ میں ہے آپ نے حضرت عمرؓ کو ایک مرتبہ اپنے باپ کی قسم کھاتے ہوئے سنا تو بلند آواز سے فرمایا "اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ جسے قسم کھانی ہو وہ اللہ کی قسم کھائے" حضرت عمرؓ نے اس روز سے کبھی خود ایسی قسم کھائی نہ کسی دوسرے کی ایسی قسم نقل کی۔ اللہ اکبر! احکام شرعیہ کی یہ عظمت تھی کہ ممنوع چیز کسی طریقہ سے زبان پر جاری نہ ہو۔ کہاں آج کل کے مسلمان کہ وقت بے وقت ہر ایک جائز و ناجائز عمل کرتے ہیں، اور مقولہ مشہور "نقلِ کفر کفر نہ باشد" کے لحاظ سے بیدھڑک دوسروں کے بڑے الفاظ نقل کر دیتے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ وہ اپنے عمل کا محاسبہ کرتے اور حساب سے ڈرتے تھے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

إِذَا أَرَادُوا أَنْ يَحْلِفُوا أَنْ يَقُولُوا وَرَبِّ الْكَعْبَةِ وَأَنْ يَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ شِئْتَ رَوَاهُ النَّسَائِيُّ وَصَحَّحَهُ۔

وَلَهُ أَيْضًا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ وَشِئْتَ فَقَالَ أَجَعَلْتَنِي لِلّٰهِ نِدًّا؟ مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ۔

وَلِابْنِ مَاجَةَ عَنِ الطُّفَيْلِ أَخِي عَائِشَةَ لِأُمِّهَا قَالَ رَأَيْتُ كَأَنِّي أَتَيْتُ عَلَى نَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ، قُلْتُ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ عُزَيْرُ ابْنُ اللهِ، قَالُوا وَأَنْتُمْ لَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ۔ ثُمَّ مَرَرْتُ بِنَفَرٍ مِنَ النَّصَارَى فَقُلْتُ إِنَّكُمْ لَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ الْمَسِيحُ ابْنُ اللهِ، قَالُوا وَإِنَّكُمْ لَأَنْتُمُ الْقَوْمُ لَوْلَا أَنَّكُمْ تَقُولُونَ مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ۔ فَلَمَّا أَصْبَحْتُ أَخْبَرْتُ بِهَا مَنْ أَخْبَرْتُ ثُمَّ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَخْبَرْتُهُ، قَالَ هَلْ أَخْبَرْتَ بِهَا أَحَدًا؟ قُلْتُ نَعَمْ، فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ، ثُمَّ قَالَ أَمَا بَعْدُ فَإِنَّ طُفَيْلًا رَأَى رُؤْيَا أَخْبَرَ بِهَا مَنْ أَخْبَرَ مِنْكُمْ وَإِنَّكُمْ قُلْتُمْ كَلِمَةً كَانَ يَمْنَعُنِي كَذَا وَكَذَا أَنْ أَنْهَاكُمْ عَنْهَا فَلَا تَقُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَشَاءَ مُحَمَّدٌ، وَلٰكِنْ قُولُوا مَا شَاءَ اللهُ وَحْدَهُ۔

اس کا بیان کہ زبان سے یہ کہنا کہ "جو اللہ چاہے اور تو چاہے" کیسا ہے

قتیلہ کہتی ہیں ایک یہودی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر بولا "تم لوگ شرک کرتے ہو اس طرح کہ کہتے ہو جو اللہ چاہے اور تو چاہے، اور کہتے ہو کعبہ کی قسم" پس آپ نے صحابہ کو حکم دیا کہ جب قسم کھانا چاہو تو (کعبہ کی قسم کی جگہ) رب کعبہ کی قسم کھایا کرو، اور "جو اللہ چاہے پھر تو چاہے" کہا کرو، اسے نسائی نے روایت کیا اور صحیح کہا۔

نسائی میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کہا "جو اللہ چاہے اور تم چاہو" آپ نے فرمایا کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک بنایا؟ اس طرح کہا کرو جو اکیلا اللہ چاہے۔

ابن ماجہ میں حضرت عائشہؓ کے ماں شریک بھائی طفیل سے مروی ہے کہ میں نے خواب میں ایسا دیکھا کہ گویا میں یہودیوں کی ایک جماعت پر پہنچا میں نے کہا تم اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ "عزیر اللہ کے بیٹے ہیں" وہ بولے تم بھی اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو "جو اللہ اور محمد چاہے"۔ پھر میرا ایک عیسائی جماعت پر گذر ہوا میں نے کہا "تم اچھے لوگ ہو اگر یہ نہ کہو کہ مسیح اللہ کے بیٹے ہیں" وہ بولے تم بھی اچھے لوگ ہو، اگر یہ نہ کہا کرو "جو اللہ چاہے اور محمد چاہے" پس صبح میں نے چند آدمیوں کو بتایا، پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ کو خبر دی، آپ نے فرمایا تم نے کسی کو بتا دیا؟ میں نے کہا ہاں، آپ (منبر پر کھڑے ہوئے) اللہ کی حمد و ثنا کی، پھر فرمایا طفیل نے ایک خواب دیکھا جس کی اطلاع انھوں نے تم میں سے بعض کو دی ہے اور تم ایک جملہ ایسا بولا کرتے تھے کہ میں شرم کے خیال سے اس سے منع نہ کرتا تھا۔ پس آئندہ "جو اللہ چاہے اور محمد چاہے" مت کہا کرو۔ بلکہ یہ کہو "جو اللہ وحدہٗ لاشریک چاہے"۔

اس میں (۶) مطالب ہیں

۱۔ یہود کا شرک اصغر سے واقف ہونا۔

۲۔ انسان کی سمجھ جب کہ اس کی کوئی خواہش ہو۔

۳۔ آپ کا غضب سے یہ فرمانا "کہ کیا تو نے مجھے اللہ کا شریک ٹھہرایا" پس کیا حال ہوگا اس شخص کا جس نے یہ شعر کہا۔ (یعنی صاحبِ بردہ)۔

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ ۔۔۔ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے معزز ترین مخلوق تیرے سوا کوئی ایسی ذات نہیں جس کی عام مصیبت کے وقت میں پناہ لے سکوں اور دو بیت اس کے بعد کے۔

۴۔ یہ شرک اکبر نہیں، کیونکہ آپ نے فرمایا مجھے فلاں فلاں چیز روکتی تھی۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ - نیک خواب بھی وحی کی قسم میں سے ہے (بشرطیکہ وحی سے تصدیق ہو جائے)۔
۶ - بعض نیک خوابوں سے احکام شرعی کی بنیاد قائم ہوتی ہے (مثلاً اذان وغیرہ)۔

بَابُ مَنْ سَبَّ الدَّهْرَ فَقَدْ آذَى اللّٰهَ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى، وَقَالُوْا مَا هِيَ اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوْتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا اِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُمْ بِذٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ. (۴۵ : ۲۴)
فِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُؤْذِيْنِي ابْنُ اٰدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ. وَاَنَا الدَّهْرُ. اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ، وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا تَسُبُّوا الدَّهْرَ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ الدَّهْرُ.

اس باب کا بیان کہ جس نے زمانہ کو گالی دی اس نے اللہ کو تکلیف دی

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان انھوں نے کہا" یہ تو صرف ہماری اس دنیا کی زندگی ہے جس میں ہم زندہ ہوتے اور مرتے ہیں، اور ہمیں تو صرف زمانہ فنا کرتا ہے"۔ حالانکہ انھیں اس کا کچھ علم نہیں، وہ تو صرف قیاس دوڑاتے ہیں۔

صحیح (بخاری و مسلم) میں ابوہریرہ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں، آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے آدمی مجھے ایذا دیتا ہے اس طرح کہ دہر کو گالی دیتا ہے اور دہر تو میں ہی ہوں، میں ہی رات دن کو بدلتا رہتا ہوں، ایک روایت میں ہے۔ دہر کو گالی نہ دو اس لیے کہ اللہ ہی دہر ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱ - زمانہ کو گالی دینا حرام ہے۔
۲ - اس سے اللہ کو ایذا پہنچتی ہے۔
۳ - یہ بتانا کہ اس جملہ میں غور کرو کہ "اللہ ہی دہر ہے۔"
۴ - گالی کے واسطے دل کی نیت ضروری نہیں، بلکہ بعض مرتبہ بلا نیت بھی گالی ہو جاتی ہے۔

بَابُ التَّسَمِّيْ بِقَاضِي الْقُضَاةِ وَنَحْوِهٖ

فِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ اِنَّ اَخْنَعَ اسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ، لَا مَالِكَ اِلَّا اللّٰهُ، قَالَ سُفْيَانُ مِثْلُ شَاهَانِ شَاهْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَغْيَظُ رَجُلٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَخْبَثُهٗ۔ قَوْلُهٗ اَخْنَعُ يَعْنِيْ اَوْضَعُ۔

قاضی القضاۃ وغیرہ القاب کا حکم

صحیح (بخاری و مسلم) میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ حقیر وہ شخص ہے جو شاہِ شاہان (شہنشاہ) لقب رکھے درحقیقت اللہ کے سوا کوئی بادشاہ نہیں۔" سفیان نے اس کا ترجمہ شاہانِ شاہ (بادشاہوں کا بادشاہ) کیا، ایک روایت میں زیادہ غضب کے قابل اور زیادہ ذلیل آیا ہے۔ اخنع کے معنی زیادہ ذلیل و خوار۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱ - ملک الاملاک (شہنشاہ) کے لقب کی حرمت۔
۲ - اس کے ہم معنی مثلاً قاضی القضاۃ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے جیسا کہ سفیان نے کہا۔
۳ - غور کرو اس میں کس قدر سختی وارد ہوئی حالانکہ قطعاً دل سے اس کے معنی مقصود نہیں ہوتے۔
۴ - یہ بھی غور کرنا چاہیے کہ یہ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے مخصوص ہے۔

بَابُ احْتِرَامِ اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَتَغْيِيْرِ الْاِسْمِ لِاَجْلِ ذٰلِكَ

عَنْ اَبِيْ شُرَيْحٍ اَنَّهٗ كَانَ يُكْنٰى اَبَا الْحَكَمِ، فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَكَمُ، وَاِلَيْهِ الْحُكْمُ، فَقَالَ اِنَّ قَوْمِيْ اِذَا اخْتَلَفُوْا فِيْ شَيْءٍ اَتَوْنِيْ فَحَكَمْتُ بَيْنَهُمْ فَرَضِيَ كِلَا الْفَرِيْقَيْنِ، فَقَالَ مَا اَحْسَنَ هٰذَا! فَمَا لَكَ مِنَ الْوَلَدِ؟ قَالَ شُرَيْحٌ وَمُسْلِمٌ وَعَبْدُ اللّٰهِ قَالَ فَمَنْ اَكْبَرُهُمْ؟ قُلْتُ شُرَيْحٌ قَالَ فَاَنْتَ اَبُوْ شُرَيْحٍ۔ رَوَاهُ اَبُوْ دَاوٗدَ وَغَيْرُهٗ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے نام کا احترام، اور کسی نام کو اس وجہ سے بدل دینا

ابو شریح کہتے ہیں میری کنیت ابو الحکم تھی، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ حکم ہے اور حکم اسی کا ہے۔ وہ بولا میری قوم جب کسی چیز میں اختلاف کرتی ہے تو میں ان میں فیصلہ کرتا ہوں۔ دونوں فریق اس پر راضی ہو جاتے ہیں۔ آپ نے فرمایا یہ کیا خوب ہے؟ تیری کوئی اولاد ہے۔ کہا شریح، مسلم، عبداللہ، فرمایا ان میں بڑا کون ہے؟ میں نے کہا شریح فرمایا تو ابو شریح ہے، اسے ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

اس میں (۳) مطالب ہیں

۱ - اللہ کے نام اور صفات کا احترام اگرچہ اس کے معنی مقصود نہ ہوں۔
۲ - کسی ایسے نام کا جو اللہ کے لیے مخصوص ہو، بدل دینا۔
۳ - بڑے بیٹے کے نام پر کنیت رکھنا۔

بَابُ مَنْ هَزَلَ بِشَيْءٍ فِيهِ ذِكْرُ اللهِ أَوِ الْقُرْآنِ أَوِ الرَّسُولِ

وَقَوْلُ اللهِ تَعَالَى: وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ لَيَقُولُنَّ إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ قُلْ أَبِاللهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَاٰيٰتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ۔(۹ : ۶۵)

عَنِ ابْنِ عُمَرَ وَمُحَمَّدِ بْنِ كَعْبٍ وَزَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ وَقَتَادَةَ دَخَلَ حَدِيْثُ بَعْضِهِمْ فِيْ بَعْضٍ اَنَّهٗ قَالَ رَجُلٌ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ مَا رَاَيْنَا مِثْلَ قُرَّائِنَا هٰؤُلَاءِ اَرْغَبَ بُطُوْنًا وَلَا اَكْذَبَ اَلْسُنًا وَلَا اَجْبَنَ عِنْدَ اللِّقَاءِ، يَعْنِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصْحَابَهُ الْقُرَّاءَ، فَقَالَ لَهٗ عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ كَذَبْتَ، وَلٰكِنَّكَ مُنَافِقٌ، لَاُخْبِرَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَذَهَبَ عَوْفٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيُخْبِرَهٗ فَوَجَدَ الْقُرْاٰنَ قَدْ سَبَقَهٗ فَجَاءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدِ ارْتَحَلَ وَرَكِبَ نَاقَتَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَتَحَدَّثُ حَدِيْثَ الرَّكْبِ نَقْطَعُ بِهٖ عَنَّا الطَّرِيْقَ، قَالَ ابْنُ عُمَرَ كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْهِ مُتَعَلِّقًا بِنِسْعَةِ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّ الْحِجَارَةَ تَنْكُبُ رِجْلَيْهِ وَهُوَ يَقُوْلُ اِنَّمَا كُنَّا نَخُوْضُ وَنَلْعَبُ، فَيَقُوْلُ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِاللّٰهِ وَاٰيَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ كُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ مَا يَلْتَفِتُ اِلَيْهِ وَمَا يَزِيْدُهٗ عَلَيْهِ۔

اس شخص کا حکم جو اللہ کی کسی بات یا قرآن یا رسول اللہ سے ٹھٹا کرے

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان اور البتہ اگر تم ان سے دریافت کرو گے تو وہ بولیں گے بے شک ہم مذاق کر رہے تھے اور کھلواڑ کرتے تھے۔ کہدے، کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے تم ٹھٹا کرتے تھے[1]

---

[1] ۔ اس کے بعد کی آیت میں نتیجہ ظاہر فرمایا: "لاتعتذروا قد کفرتم بعد ایمانکم": تم عذر مت کرو، کیونکہ ایمان کے بعد تم کفر کر چکے۔ یعنی جب اللہ کے رسول، اللہ کی باتوں، اللہ کے دین سے تم نے مذاق کیا، اس سے سخراپن کرلے میں کوئی جرم نہ سمجھا، تو گفار ایمان فنا ہو گیا۔ اور تم کھلم کھلا کافر اور اسلام کے بعد مرتد، واجب القتل ہو گئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن عمر اور محمد بن کعب قرظی اور زید بن اسلم اور قتادہ سب سے مروی ہے۔ آپس میں ایک دوسرے کی حدیث مل جل گئی ہے کہ ایک منافق شخص نے غزوۂ تبوک میں کہا ہم نے ان علم والوں کی طرح کوئی نہیں دیکھا جو بڑے بڑے پیٹ رکھتے ہیں اور سب سے زیادہ جھوٹ بولتے اور جنگ کے وقت زیادہ بزدلی کرتے ہیں۔ اس کی مراد اس سے آنحضرتؐ اور صحابہ کرامؓ تھے۔ عوف بن مالک نے اس سے کہا تو جھوٹا اور پکا منافق ہے، میں یہ بات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بالضرور بیان کروں گا۔ عوف آنحضرتؐ کے حضور میں پہنچے کہ آپ کو اطلاع دیں مگر اس سے پہلے ہی آپ پر وحی آچکی تھی۔ وہ منافق بھی عذر خواہی کے لیے آنحضرتؐ کے پاس آیا، آپؐ سوار ہو چکے تھے۔ بولا یا رسول اللہ ہم لوگ آپس میں دل بہلاتے اور سواروں کی گپ لڑا رہے تھے، جس سے راستہ کا ٹنا مقصود تھا۔ ابن عمر کہتے ہیں، گویا میں اس وقت اسے دیکھ رہا ہوں۔ کہ آپؐ کی اونٹنی کا نسمہ پکڑے ہوئے ہے اور پتھر اس کے پیروں کو ہٹا رہے ہیں۔ وہ کہتا تھا بلاشبہ ہم مذاق اور کھیل کرتے تھے۔ آپؐ یہ کہتے کیا اللہ سے اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول سے تم مذاق کرتے تھے۔ آپؐ اس کی طرف نہ توجہ فرماتے تھے، نہ اس سے زیادہ کچھ بولتے تھے۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱ - یہ سب سے اہم بات ہے کہ جو دینی امور سے مذاق و ٹھٹا کرے۔ وہ کھلا کافر ہے۔

۲ - آیۃ توبہ کے یہی معنی ہیں۔ جو ایسا کرے وہ کافر ہے خواہ کوئی بھی ہو۔

۳ - چغلی اور اللہ و رسولؐ کی خیر خواہی میں فرق ہے۔

۴ - اس جگہ سے معافی اور سختی و غلظت میں فرق سمجھنا چاہیے جس معافی سے اللہ خوش ہوتا ہے اور جو سختی اللہ کے دشمنوں سے کرنی چاہیے۔

۵ - بعض عذر ایسے ہیں کہ قابلِ قبول نہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَلَئِنْ اَذَقْنَاهُ رَحْمَةً مِّنَّا

مِنْ بَعْدِ ضَرَّاءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ وَمَا اَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْ اِنَّ لِيْ عِنْدَهُ لَلْحُسْنٰى ۔ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ۔ (۴۱ : ۵۰)

قَالَ مُجَاهِدٌ هٰذَا بِعَمَلِيْ وَاَنَا مَحْقُوْقٌ بِهٖ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ يُرِيْدُ مِنْ عِنْدِيْ وَقَوْلُهٗ قَالَ اِنَّمَا اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِيْ ۔ (۲۸ : ۷۸) ۔ قَالَ قَتَادَةُ عَلٰى عِلْمٍ مِنِّيْ بِوُجُوْهِ الْمَكَاسِبِ ، وَقَالَ اٰخَرُوْنَ عَلٰى عِلْمٍ مِّنَ اللّٰهِ اِنِّيْ لَهٗ اَهْلٌ وَهٰذَا مَعْنٰى قَوْلِ مُجَاهِدٍ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى شَرَفٍ ۔

وَعَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ ثَلٰثَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ اَبْرَصَ وَاَقْرَعَ وَاَعْمٰى فَاَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّبْتَلِيَهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ مَلَكًا فَاَتَى الْاَبْرَصَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ ؟ قَالَ لَوْنٌ حَسَنٌ وَّجِلْدٌ حَسَنٌ وَّيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيْ النَّاسُ بِهٖ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ قَذَرُهٗ فَاُعْطِيَ لَوْنًا حَسَنًا وَّ جِلْدًا حَسَنًا ، قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ ؟ قَالَ الْاِبِلُ اَوِ الْبَقَرُ شَكَّ اِسْحٰقُ فَاُعْطِيَ نَاقَةً عُشَرَاءَ ، وَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا ، قَالَ فَاَتَى الْاَقْرَعَ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ شَعْرٌ حَسَنٌ ، وَيَذْهَبُ عَنِّي الَّذِيْ قَدْ قَذِرَنِيْ النَّاسُ بِهٖ فَمَسَحَهٗ فَذَهَبَ عَنْهُ وَاُعْطِيَ شَعْرًا حَسَنًا فَقَالَ اَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ ؟ قَالَ الْبَقَرُ اَوِ الْاِبِلُ فَاُعْطِيَ بَقَرَةً حَامِلًا ، قَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْهَا ، فَاَتَى الْاَعْمٰى فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ اَنْ يَّرُدَّ اللّٰهُ اِلَيَّ بَصَرِيْ فَاُبْصِرُ بِهٖ النَّاسَ فَمَسَحَهٗ فَرَدَّ اللّٰهُ اِلَيْهِ بَصَرَهٗ ، قَالَ فَاَيُّ الْمَالِ اَحَبُّ اِلَيْكَ ؟ قَالَ الْغَنَمُ ، فَاُعْطِيَ شَاةً وَّالِدًا فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا فَكَانَ لِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْاِبِلِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْبَقَرِ وَلِهٰذَا وَادٍ مِّنَ الْغَنَمِ ۔ قَالَ ثُمَّ اِنَّهٗ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَتَى الْأَبْرَصَ فِي صُورَتِهِ وَهَيْئَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ أَسْأَلُكَ بِالَّذِي أَعْطَاكَ اللَّوْنَ الْحَسَنَ وَالْجِلْدَ الْحَسَنَ وَالْمَالَ بَعِيرًا أَتَبَلَّغُ بِهِ فِي سَفَرِي فَقَالَ الْحُقُوقُ كَثِيرَةٌ، فَقَالَ لَهُ كَأَنِّي أَعْرِفُكَ أَلَمْ تَكُنْ أَبْرَصَ يَقْذَرُكَ النَّاسُ فَقِيرًا فَأَعْطَاكَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الْمَالَ، فَقَالَ إِنَّمَا وَرِثْتُ هَذَا الْمَالَ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ، فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ قَالَ وَأَتَى الْأَقْرَعَ فِي صُورَتِهِ، فَقَالَ لَهُ مِثْلَ مَا رَدَّ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ كُنْتَ كَاذِبًا فَصَيَّرَكَ اللهُ إِلَى مَا كُنْتَ، قَالَ وَأَتَى الْأَعْمَى فِي صُورَتِهِ فَقَالَ رَجُلٌ مِسْكِينٌ. وَابْنُ سَبِيلٍ، قَدِ انْقَطَعَتْ بِيَ الْحِبَالُ فِي سَفَرِي فَلَا بَلَاغَ لِي الْيَوْمَ إِلَّا بِاللهِ ثُمَّ بِكَ، أَسْأَلُكَ بِالَّذِي رَدَّ عَلَيْكَ بَصَرَكَ شَاةً أَتَبَلَّغُ بِهَا فِي سَفَرِي فَقَالَ قَدْ كُنْتُ أَعْمَى فَرَدَّ اللهُ إِلَيَّ بَصَرِي فَخُذْ مَا شِئْتَ وَدَعْ مَا شِئْتَ فَوَاللهِ لَا أَجْهَدُكَ الْيَوْمَ بِشَيْءٍ أَخَذْتَهُ لِلهِ. فَقَالَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ مَالَكَ فَإِنَّمَا ابْتُلِيتُمْ، فَقَدْ رَضِيَ اللهُ عَنْكَ وَسَخِطَ عَلَى صَاحِبَيْكَ أَخْرَجَاهُ۔

اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بیان میں "اور البتہ اگر ہم اسے اپنی طرف سے رحمت پہنچائیں"

تکلیف و دکھ کے بعد تو کہتا ہے کہ یہ میرے لیے ہے، اور میرے خیال میں قیامت نہیں آئے گی اور اگر (بفرض محال) میں اپنے رب کی طرف لوٹایا گیا تو بیشک اس کے پاس میرے لیے بہتری ہوگی، بالضرور ہم کافروں کو ان کے عمل کی خبر دیں گے، اور یقیناً ہم انھیں سخت عذاب چکھائیں گے۔

مجاہد کا قول ہے اس کے یہ معنی ہیں کہ یہ مال میری محنت سے ملا ہے، اور میں اس کا مستحق ہوں، ابن عباسؓ نے کہا کہ یہ مال میرے پاس سے ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا فرمان،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

(قارون بولا کہ) یہ مال مجھے میرے علم سے ملا ہے، قتادہ نے کہا کہ میرے اس علم سے یہ حاصل ہوا ہے جو کمائی کے متعلق مجھے ہے، بعضوں کے کہا یہ اللہ کے علم سے مجھے ملا کہ میں اس کا اہل ہوں، اور یہی مجاہد کے قول کا مطلب ہے کہ مجھے میری بزرگی پر ملا۔

ابو ہریرہؓ نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں تین قسم کے شخص (کوڑھی، گنجا، اندھا) تھے، اللہ نے ان کی آزمائش فرمائی، ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا، یہ کوڑھی کے پاس آیا اور بولا تجھے کیا پسند ہے؟ بولا اچھا رنگ اور اچھی چمڑی اور مجھ سے یہ بیماری دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں اس پر فرشتہ نے ہاتھ پھیرا وہ اچھا ہو گیا۔ اور وہ برائی چلی گئی، اسے اچھا رنگ اور اچھا چمڑا ملا۔ پھر بولا تجھے کون سا مال زیادہ مرغوب ہے؟ بولا اونٹ یا گائے (راوی اسحٰق کا شک ہے) پس اسے حاملہ اونٹنی دیگئی۔ اور کہا اللہ تیرے واسطے اس میں برکت دے۔ پھر گنجے کے پاس آیا اور اس سے پوچھا تجھے کیا پسند ہے؟ بولا اچھے بال اور مجھ سے یہ گنج دور ہو جائے جس کی وجہ سے لوگ مجھ سے گھن کھاتے ہیں۔ اس نے اس کے بدن پر ہاتھ پھیرا اس کا گنج دور ہو گیا اور اچھے بال دیئے گئے، اس وقت دریافت کیا، کون سا مال تجھے پسند ہے بولا گائے یا اونٹ۔ اسے حاملہ گائے دی گئی اور فرشتہ بولا اللہ اس میں تجھے برکت دے۔ پھر وہ اندھے کے پاس آیا اور بولا تجھے کیا پسند ہے بولا یہ چاہتا ہوں کہ میری بینائی آجاتے، تاکہ میں لوگوں کو دیکھوں، اس نے اس کی آنکھوں پر ہاتھ پھیرا اللہ نے اس کی بینائی واپس کر دی۔ پوچھا تجھے کون سا مال زیادہ مرغوب ہے؟ کہا بکری، اسے حاملہ بکری دی۔ کچھ عرصہ میں ان سب کے یہاں بچے اس قدر بڑھے کہ ایک کے پاس ایک میدان اونٹوں کا ہو گیا۔ اور دوسرے کے پاس گایوں کا۔ اور تیسرے کے پاس بکری کا۔ پھر وہی فرشتہ کوڑھی کے پاس اس کی پہلی شکل وصورت میں آیا اور کہا مسکین و لاچار ہوں میرا تمام سامان سفر ختم ہو چکا ہے اور اب آج میں اپنے وطن میں اللہ کی مدد پھر تیری مدد کے بغیر نہیں پہنچ سکتا، میرا تجھ سے اس ذات کے وسیلے سے سوال ہے جس نے تجھے اچھا رنگ اور اچھی چمڑی اور مال دیا کہ مجھے ایک اونٹ دے جس پر میں اپنے وطن پہنچ سکوں۔ اس نے کہا (میری بھی) بہت سی ضرورتیں ہیں، وہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بولا غالباً میں تجھے پہچانتا ہوں، کیا تو کوڑھی نہ تھا؟ تجھ سے لوگ گھن کھاتے تھے اور کیا تو فقیر نہ تھا؟ تجھے اللہ عزوجل نے مال دیا اس پر اس شخص نے کہا، یہ مال میرا موروثی ہے، میں نے اسے اپنے باپ دادا سے پایا ہے، وہ بولا اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ پھر تجھے ویسا ہی کر دے۔ پھر وہ فرشتہ گنجے کے پاس آیا اسی کی صورت میں اور اس سے بھی کوڑھی کی سی گفتگو کی، اور اس نے ویسا ہی جواب دیا جیسا کوڑھی نے دیا تھا، تو بولا اگر تو جھوٹ بولتا ہے تو اللہ پھر تجھے ویسا ہی کر دے۔ پھر اندھے کے پاس بھی اس کی صورت میں آیا۔ اور بولا ایک مسکین اور مسافر ہوں میرا تمام سامان و توشہ ختم ہو چکا، آج مجھے اپنی منزل پر بجز اللہ کی مدد اور پھر تمھاری مدد کے کوئی سہارا نہیں معلوم ہوتا، میں تم سے اس ذات کے واسطہ سے جس نے تمھاری بینائی لوٹائی، ایک بکرا مانگتا ہوں وہ بولا میں واقعی اندھا تھا، اللہ نے مجھے بینائی عطا فرمائی تیرا جو جی چاہے لیجا اور جو جی چاہے چھوڑ جا، سو اللہ کی قسم آج میں تجھ سے جو تو اللہ کے نام پر لیگا کوئی جھگڑا نہ کروں گا، وہ بولا تم اپنا مال اپنے پاس رکھو تمھاری آزمائش ہو چکی، اللہ تم سے راضی ہو گیا۔ اور تمھارے دونوں ساتھیوں سے ناراض۔ اسے بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱۔ آیہ وَلَئِنْ اَذَقْنَاہُ کی تفسیر۔
۲۔ لَیَقُوْلَنَّ ہٰذَا لِیْ کے کیا معنیٰ ہیں؟۔
۳۔ مانما اوتیتہ علیٰ علم عندی کے کیا معنیٰ ہیں؟۔
۴۔ اس عجیب قصے میں جو عبرت آموز باتیں ہیں۔ ان پر غور کرو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى

فَلَمَّآ اٰتٰىهُمَا صَالِحًا جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا فَتَعٰلَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ۔

اَيُشْرِكُوْنَ مَا لَا يَخْلُقُ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ وَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَآ اَنْفُسَهُمْ يَنْصُرُوْنَ (۷: ۱۹۰ تا ۱۹۲)

قَالَ ابْنُ حَزْمٍ رَحِمَهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِتَّفَقُوْا عَلٰى تَحْرِيْمِ كُلِّ اِسْمٍ مُعَبَّدٍ لِغَيْرِ اللّٰهِ كَعَبْدِ عُمَرَ، وَعَبْدِ الْكَعْبَةِ وَمَا اَشْبَهَ ذٰلِكَ حَاشَا عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔

وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِي الْاٰيَةِ لَمَّا تَغَشّٰهَا اٰدَمُ حَمَلَتْ فَاَتَاهُمَا اِبْلِيْسُ فَقَالَ اِنِّيْ صَاحِبُكُمَا الَّذِيْ اَخْرَجْتُكُمَا مِنَ الْجَنَّةِ لَتُطِيْعُنِّيْ اَوْ لَاَجْعَلَنَّ لَهٗ قَرْنَيْ اَيِّلٍ فَيَخْرُجُ مِنْ بَطْنِكِ فَيَشُقُّهٗ وَلَاَفْعَلَنَّ وَلَاَفْعَلَنَّ يُخَوِّفُهُمَا، سَمِّيَاهُ عَبْدَ الْحَرِثِ، فَاَبَيَا اَنْ يُطِيْعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا، ثُمَّ حَمَلَتْ فَاَتَاهُمَا فَقَالَ مِثْلَ قَوْلِهٖ، فَاَبَيَا اَنْ يُطِيْعَاهُ فَخَرَجَ مَيِّتًا، ثُمَّ حَمَلَتْ فَاَتَاهُمَا فَذَكَرَ لَهُمَا فَاَدْرَكَتْهُمَا مَاحُبُّ الْوَلَدِ فَسَمَّيَاهُ عَبْدَ الْحَرِثِ فَذٰلِكَ قَوْلُهٗ جَعَلَا لَهٗ شُرَكَآءَ فِيْمَآ اٰتٰىهُمَا، رَوَاهُ ابْنُ اَبِيْ حَاتِمٍ، وَلَهٗ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ قَتَادَةَ، قَالَ شُرَكَاءَ فِيْ طَاعَتِهٖ وَلَمْ يَكُنْ فِيْ عِبَادَتِهٖ۔

وَلَهٗ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ عَنْ مُجَاهِدٍ فِيْ قَوْلِهٖ لَئِنْ اٰتَيْتَنَا صَالِحًا، قَالَ اَشْفَقَا اَنْ لَّا يَكُوْنَ اِنْسَانًا وَذَكَرَ مَعْنَاهُ عَنِ الْحَسَنِ وَسَعِيْدٍ وَغَيْرِهِمَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان

جبکہ انھیں تندرست بچّہ دیا، انھوں نے اللہ کا شریک ٹھہرایا، اس چیز میں کہ انھیں دیا، سو اللہ ان کے شرک سے برتر ہے

کیا ایسوں کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتے، جو کچھ پیدا نہیں کرتے، بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں، اور وہ ان کی کچھ مدد نہیں کر سکتے، نہ ہی وہ اپنی جانوں کی کوئی مدد کر سکتے ہیں۔

ابن حزم کہتے ہیں، مسلمانوں کا اتفاق ہے کہ جس نام پر غیر اللہ کی عبودیت ہو وہ حرام ہے جیسے عمر کا بندہ، کعبہ کا بندہ اور جو نام اس قسم کے ہوں، صرف عبد المطلب[1] اس سے مستثنیٰ ہے۔

ابن عباسؓ نے اعراف کی آیت مذکورہ کی یہ تفسیر کی ہے جب آدم حوا نے تو یہ حاملہ ہوئیں۔ اس وقت ابلیس ان کے پاس آیا اور کہا میں وہی ہوں جس نے تمھیں جنّت سے نکالا، تم میری بات مانو، ورنہ اس کے سر پر بارہ سنگے کی دو سینگ کر دوں گا جو تمھارا پیٹ چیر کر نکلے گا اور ایسا ایسا کروں گا۔ ورنہ اس کا نام عبد الحارث رکھنا۔ اس طرح انھیں ڈرایا، ان دونوں نے اس کی اطاعت نہ کی، بچّہ ہوا مگر مردہ، پھر دوبارہ حمل رہا تب بھی شیطان نے آکر ایسی ہی گفتگو کی۔ انھوں نے اس کی بات نہ مانی، بچہ مردہ ہوا، پھر سہ بارہ حاملہ ہوئیں، تب

---

[1] ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا کا نام شیبہ تھا، یہ مدینہ میں اپنے والدہ کے پاس تھے ان کے چچا مطلب انھیں مدت کے بعد جب واپس لائے تو لوگوں نے انھیں دیکھ کر کہا، مطلب غلام لایا مطلب غلام لایا مطلب نے کہا یہ میرا غلام نہیں بھتیجا ہے، مگر عبد المطلب نام کی شہرت ہو گئی۔ اس کے جواز کی دلیل یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس قسم کے شرک کے نام بدل دیا کرتے تھے، جس میں غیر اللہ کی عبودیت کا اظہار ہو مگر اسے آپ نے نہیں بدلا، غزوہ حنین میں فرمایا۔ اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ ، اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ۔ گویا یہ نام بطور لقب مشہور ہو گیا۔ ویسے بھی نام زندوں کا بدلا جاتا ہے۔ مُردوں کے نامیوں کی تاریخی حیثیت ہو جاتی ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آکر پھر کہا، انھیں بچے کی محبت آگئی، اور اس کا نام عبدالحارث رکھا۔ یہی معنی ہیں جَعَلَا لَهُ شُرَكَاءَ کے، اسے ابن ابی حاتم نے روایت کیا اور ابن ابی حاتم نے بسند صحیح قتادہ سے یہ روایت کی کہ اس کی بات ماننے میں شرک کیا، اس کی عبادت نہیں کی تھی۔

نیز ابن ابی حاتم نے بسند صحیح مجاہد سے اس آیت لَئِنْ آتَيْتَنَا کی تفسیر میں یہ روایت کی ہے کہ وہ ڈرے کہ مبادا بچہ بصورت انسانی نہ ہو، اور اسی طرح حسن بصری اور سعید وغیرہ سے بھی مروی ہے۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱ - ہر نام جس میں غیر اللہ کی بندگی و عبودیت ظاہر ہو حرام ہے، (مثلاً غلام رسول، عبدالنبی وغیرہ)
۲ - آیہ اعراف کی تفسیر۔
۳ - یہ شرک محض نام رکھ لینے میں ہے جس میں اس کے معنی مقصود نہیں۔
۴ - اللہ کسی کو تندرست بیٹی دے تو یہ بھی اس کی نعمت ہے۔
۵ - سلف صالحین کا شرک فی الطاعہ اور شرک فی العبادہ میں فرق بیان کرنا۔

بَابُ قَوْلِ اللهِ تَعَالَىٰ

وَلِلّٰهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ۔ (۷ : ۱۸۰)

ذَكَرَ ابْنُ أَبِي حَاتِمٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ يُشْرِكُونَ۔
وَعَنْهُ سَمَّوْا اللَّاتَ مِنَ الْإِلٰهِ وَالْعُزّٰى مِنَ الْعَزِيزِ۔
وَعَنِ الْأَعْمَشِ يُدْخِلُونَ فِيهَا مَا لَيْسَ مِنْهَا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کا بیان

اور صرف اللہ کے لیے ہی اچھے نام ہیں، سو تم ان ناموں کے ساتھ اسی کو پکارو اور ان لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں کج رفتاری کرتے ہیں عنقریب انھیں ان کے کرتوت کی سزا دی جائے گی

ابن ابی حاتم نے ابن عباسؓ سے بیان کیا ہے وہ کہتے ہیں "یلحدون" کے معنی شرک کرنا ہے۔ اور ایک روایت میں اس طرح ہے کہ الحاد یہ ہے کہ اللہ سے اللات اور عزیز سے عزیٰ[1] بنایا۔ اعمش کا قول ہے کہ الحاد کے معنی یہ ہیں کہ اس میں وہ نام اضافہ کرتے ہیں جو اس کے نہیں ہیں۔

اس میں (۶) مطالب ہیں

۱ - اللہ کے لیے بہت سے نام ہیں۔
۲ - وہ سب نام اچھے ہیں۔
۳ - اللہ کو انھیں ناموں سے پکارا جائے۔
۴ - جاہلوں اور ملحدوں میں سے جو اس کا انکار کرے۔ اسے چھوڑ دو (یعنی اس کی بات نہ مانو)
۵ - اللہ کے ناموں میں کس قسم کا الحاد ہوتا تھا؟
۶ - ملحد کی کیا سزا ہے؟

---

[1] - یعنی مونث بت بنایا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ لَا يُقَالُ اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ

فِي الصَّحِيحِ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كُنَّا إِذَا كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلٰوةِ قُلْنَا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ عِبَادِهِ، اَلسَّلَامُ عَلٰى فُلَانٍ، فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُولُوا اَلسَّلَامُ عَلَى اللّٰهِ، فَإِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ۔

السّلام علی اللہ کی ممانعت

صحیح (بخاری و مسلم میں) ابن مسعودؓ سے مروی ہے کہ جب ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھتے تو کہا کرتے اللہ پر اس کے نیک بندوں کا سلام ہو، فلاں شخص پر سلام ہو، آپؐ نے فرمایا، تم لوگ اس طرح نہ کہو کہ "اللہ پر سلام ہو" اس لیے کہ اللہ تو خود سلام ہے[1]۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱۔ سلام کی تفسیر۔
۲۔ سلام ایک دعا، و تحفہ ہے۔
۳۔ یہ اللہ کے لیے درست نہیں۔
۴۔ اس کی وجہ کہ خود اللہ کا نام ہے۔

---

[1] ۔ سلام کے معنی تندرستی، ہر برائی سے پاک رہنا یا رکھنا۔ اللہ کا نام سلام ہے جس کے معنی ہر ایک نقص و عیب سے پاک ہمیشہ رہنے والا سب کو تندرستی دینے والا، عیب و نقصان سے پاک کرنے والا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ - آپ نے صحابہ کو وہ دعاء بتائی جو اللہ کی ذات کے شایانِ شان ہے۔

بَابُ قَوْلِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ

فِی الصَّحِیْحَیْنِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَقُوْلُ اَحَدُکُمْ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ، اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِیَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُکْرِهَ لَهٗ۔

وَلِمُسْلِمٍ وَلْیُعَظِّمِ الرَّغْبَةَ، فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَتَعَاظَمُهٗ شَیْءٌ اَعْطَاهُ۔

اس بات کا بیان کہ یہ نہ کہنا چاہیے "اے اللہ تیرا جی چاہے مجھے بخش دے"

صحیح (بخاری و مسلم) میں ابوہریرہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی اس طرح دعا نہ کرے "اے اللہ مجھے بخشدے اگر تو چاہے" مجھ پر رحم کر، اگر تو چاہے۔ پختہ طور پر سوال کرے، اس لیے کہ اللہ کو دبانے والا کوئی نہیں۔

مسلم کے لفظ یہ ہیں اللہ سے بڑی سے بڑی رغبت کرے۔ اس لیے کہ اللہ کے یہاں کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱ - اللہ سے دعا کرنے میں اس کی مرضی پر چھوڑنا منع ہے۔

۲ - اس کی وجہ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۳ - آپ کا یہ حکم کہ سوال پوری طرح پختگی سے کیا جائے۔
۴ - اللہ سے بڑی سے بڑی بات مانگی جائے۔
۵ - اس کی وجہ کہ کوئی چیز اس کے نزدیک بڑی نہیں۔

بَابُ لَا يَقُولُ عَبْدِي وَأَمَتِي

فِي الصَّحِيحِ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُلْ أَحَدُكُمْ أَطْعِمْ رَبَّكَ، وَضِّئْ رَبَّكَ، وَلْيَقُلْ سَيِّدِي وَمَوْلَايَ وَلَا يَقُلْ عَبْدِي وَأَمَتِي، وَلْيَقُلْ فَتَايَ وَفَتَاتِي وَغُلَامِي۔

اس کا بیان کہ اپنے لونڈی غلام کو اپنا عبد و امہ نہ کہے

صحیح (مسلم وغیرہ) میں ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کوئی یہ نہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا، وضو کرا، اور کہے میرا سردار، میرا آقا، اور آقا اپنے غلام کو عبدی اور لونڈی کو امتی نہ کہے بلکہ یہ کہے میرا غلام میرا خادم میری خادمہ۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱ - مالک کے لیے عبدی اور امتی کے الفاظ کے استعمال کی ممانعت۔
۲ - غلام اپنے آقا کو میرا رب نہ کہے نہ کوئی اس سے یہ کہے اپنے رب کو کھانا کھلا۔
۳ - آقا کو یہ تعلیم دی کہ میرا خادم میرا غلام وغیرہ کہے۔
۴ - غلام کو یہ تعلیم دی کہ میرا سردار و آقا کہا کرے۔
۵ - اصل مقصد سے آگاہ کرنا، یعنی الفاظ میں بھی توحید کا خاص لحاظ رکھا جائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ لَا يُرَدُّ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ

عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَأَلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ، وَمَنْ اِسْتَعَاذَ بِاللّٰهِ فَأَعِيْذُوْهُ، وَمَنْ دَعَاكُمْ فَأَجِيْبُوْهُ، وَمَنْ صَنَعَ اِلَيْكُمْ مَعْرُوْفًا فَكَافِئُوْهُ، فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْنَهُ فَادْعُوْا لَهُ حَتّٰى تَرَوْنَ اَنَّكُمْ قَدْ كَافَأْتُمُوْهُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ۔

اللہ کے نام سے مانگنے والے کو رد نہ کرنے کا بیان

ابن عمرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو اللہ کے نام سے مانگے اسے دو اور جو اللہ کے نام سے پناہ مانگے پناہ دو اور جو دعوت دے، قبول کرو، اور جو کوئی تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے اس کا بدلہ دو، اگر بدلہ نہ دے سکو تو اس کے لیے اس قدر دعا کرو کہ تم سمجھ لو کہ اس کا بدلہ دے چکے ہو، ابوداؤد اور نسائی نے صحیح سند سے اسے روایت کیا۔

اس میں (۶) مطالب ہیں

۱۔ اللہ کے نام سے پناہ مانگنے والے کو پناہ دینا۔
۲۔ جو اللہ کے نام سے سوال کرے، اسے دینا۔
۳۔ دعوت قبول کرنا۔
۴۔ احسان کا بدلہ دینا۔
۵۔ جو بدلہ کی طاقت نہ رکھے، اس کے واسطے دعا دینا اس کے قائم مقام ہے۔
۶۔ اس قدر دعا دے کہ گویا احسان کا پورا عوض ہو گیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةُ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ -

اللہ کے نام سے صرف جنّت مانگنی چاہیے

جابرؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کے نام سے صرف جنّت مانگنی چاہیے۔ اسے ابوداؤد نے روایت کیا۔

اس میں (۲) مطالب ہیں

۱ - اس بات کی ممانعت کہ اللہ کے نام سے کوئی چیز بجز انتہائی مقصود (جنّت کے) نہ مانگی جائے۔
۲ - اللہ تعالیٰ کے لیے "وجہ" کا ثبوت جس کے معنی مُنہ ہوتے ہیں۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّوْمِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى، يَقُوْلُوْنَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْاَمْرِ شَيْءٌ مَّا قُتِلْنَا هٰهُنَا۔ (۳ : ۱۵۴)
وَقَوْلُهٗ تَعَالٰى۔ اَلَّذِيْنَ قَالُوْا لِاِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوْا لَوْ اَطَاعُوْنَا مَا قُتِلُوْا۔ (۳ : ۱۶۸)
وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحْرِصْ عَلٰى مَا يَنْفَعُكَ وَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَلَا تَعْجِزَنَّ، وَاِنْ اَصَابَكَ شَيْءٌ. فَلَا تَقُلْ لَوْ اَنِّيْ فَعَلْتُ لَكَانَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

كَذَا وَكَذَا، وَلٰكِنْ قُلْ قَدَّرَ اللّٰهُ وَمَا شَاءَ فَعَلَ فَإِنَّ لَوْ تَفْتَحُ عَمَلَ الشَّيْطَانِ۔

"اگر" کہنے کا حکم

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا، وہ کہتے ہیں اگر ہمارے ہاتھ میں کوئی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل نہ ہوتے۔

اور فرمایا، جنھوں نے اپنے بھائیوں سے کہا اور خود بیٹھ رہے، اگر یہ ہماری بات مانتے تو قتل نہ ہوتے۔

صحیح (مسلم وغیرہ) میں ابوہریرہؓ سے مروی ہے، آپؐ نے فرمایا، حرص کر اس بات پر جو تجھے نفع دے، اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز نہ بن، اگر تجھے کوئی مصیبت پہنچے تو یہ نہ کہنا، اگر میں ایسا کرتا، تو ایسا ایسا ہوتا۔ لیکن کہہ اللہ نے مقدر کیا، اور جو اس نے چاہا، وہ ہوا، اس لیے کہ "اگر" شیطانی عمل کا دروازہ کھولدیتا ہے۔

اس میں (۶) مطالب ہیں

۱ - آل عمران کی دونوں آیتوں کی تفسیر۔
۲ - جب کوئی مصیبت پہنچے تو "اگر" نہ کہنا چاہیے۔
۳ - اس کی علت کا بیان فرمانا کہ اس سے شیطانی عمل کا دروازہ کھل جاتا ہے۔
۴ - عمدہ کلام کا حکم فرمانا۔
۵ - آپ کا حکم فرمانا کہ اپنے مفید مطلب کام کا شوق کرو، اور اللہ سے مدد مانگو۔
۶ - اس کے خلاف کام سے ممانعت جس کا نام عجز یعنی کمزوری ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ النَّهْيِ عَنْ سَبِّ الرِّيحِ

عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَسُبُّوا الرِّيحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْاَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اُمِرَتْ بِهٖ، وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ صَحَّحَهُ التِّرْمِذِيُّ۔

ہوا کو لعنت کرنے کی ممانعت

ابی بن کعب کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہوا کو لعنت نہ کرو، پس جب تم کوئی ناپسندیدہ چیز دیکھو تو کہو اے اللہ ہم تجھ سے اس ہوا کی بہتری چاہتے ہیں، اور جو اس میں ہے اور اس چیز کی بھی جس کا اسے حکم کیا گیا اور تیری پناہ مانگتے ہیں اس ہوا کی برائی سے اور جو اس میں ہے، اور اس چیز کی برائی سے جس کا اسے حکم دیا گیا۔ اسے ترمذی نے صحیح کہا۔

اس میں (۴) مطالب ہیں۔

۱۔ ہوا کو لعنت کرنے کی ممانعت۔
۲۔ انسان کو بھلے کلام کی تعلیم جب وہ کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے۔
۳۔ یہ بتانا کہ ہوا بھی محکوم ہے۔
۴۔ یہ بھی بتایا گیا کہ کبھی ہوا کو بھلائی کا حکم ہوتا ہے کبھی برائی کا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بابُ قَولِ اللهِ تعالیٰ

يَظُنُّونَ بِاللهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ، يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ، قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلّٰهِ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هٰهُنَا۔ قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ وَلِيَبْتَلِيَ اللهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ وَاللهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔

(۳ : ۱۵۴)

وَقَوْلُهُ تَعَالَىٰ۔ الظَّانِّينَ بِاللهِ ظَنَّ السَّوْءِ عَلَيْهِمْ دَائِرَةُ السَّوْءِ وَغَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا۔ (۴۸ : ۶)

قَالَ ابْنُ الْقَيِّمِ فِي الْآيَةِ الْأُولَىٰ فَتَدَبَّرْ هٰذَا الظَّنَّ بِأَنَّهُ سُبْحَانَهُ لَا يَنْصُرُ رَسُولَهُ وَأَنَّ أَمْرَهُ سَيَضْمَحِلُّ وَتَدَبَّرْ أَنَّ مَا أَصَابَهُ لَمْ يَكُنْ بِقَدَرِ اللهِ وَحِكْمَتِهِ وَإِنْكَارِ الْقَدَرِ وَإِنْكَارِ أَنْ يُتِمَّ أَمْرَ رَسُولِهِ وَأَنْ يُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ، وَهٰذَا هُوَ ظَنُّ السَّوْءِ الَّذِي ظَنَّ الْمُنَافِقُونَ وَالْمُشْرِكُونَ فِي سُورَةِ الْفَتْحِ وَإِنَّمَا كَانَ هٰذَا ظَنَّ السَّوْءِ لِأَنَّهُ ظَنٌّ غَيْرُ مَا يَلِيقُ بِهِ سُبْحَانَهُ وَمَا يَلِيقُ بِحِكْمَتِهِ وَحَمْدِهِ وَوَعْدِهِ الصَّادِقِ فَمَنْ ظَنَّ أَنَّهُ يُدِيلُ الْبَاطِلَ عَلَى الْحَقِّ إِدَالَةً مُسْتَقِرَّةً يَضْمَحِلُّ مَعَهَا الْحَقُّ، أَوْ أَنْكَرَ أَنْ يَكُونَ قَدَّرَهُ لِحِكْمَةٍ بَالِغَةٍ يَسْتَحِقُّ عَلَيْهَا الْحَمْدَ بَلْ زَعَمَ أَنَّ ذٰلِكَ لِمَشِيئَةٍ مُجَرَّدَةٍ فَذٰلِكَ ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنَ النَّارِ۔

وَأَكْثَرُ النَّاسِ يَظُنُّونَ بِاللهِ ظَنَّ السَّوْءِ فِيمَا يَخُصُّ بِهِمْ وَفِيمَا يَفْعَلُهُ بِغَيْرِهِمْ وَلَا يَسْلَمُ مِنْ ذٰلِكَ إِلَّا مَنْ عَرَفَ اللهَ وَأَسْمَاءَهُ وَصِفَاتِهِ وَمُوجَبَ حِكْمَتِهِ وَحَمْدِهِ فَلْيَعْتَنِ اللَّبِيبُ النَّاصِحُ لِنَفْسِهِ بِهٰذَا، وَلْيَتُبْ إِلَى اللهِ وَلْيَسْتَغْفِرْهُ وَمِنْ ظَنِّهِ بِرَبِّهِ ظَنَّ السَّوْءِ وَلَوْ فَتَّشْتَ مَنْ فَتَّشْتَ لَرَأَيْتَ عِنْدَهُ تَعَنُّتًا عَلَى الْقَدَرِ وَمَلَامَةً لَهُ وَأَنَّهُ كَانَ يَنْبَغِي

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

أَنْ يَكُونَ كَذَا وَكَذَا، فَمُسْتَقِلٌّ وَمُسْتَكْثِرٌ، وَفَتِّشْ نَفْسَكَ هَلْ أَنْتَ سَالِمٌ؟ فَإِنْ تَنْجُ مِنْهَا تَنْجُ مِنْ ذِي عَظِيمَةٍ وَإِلَّا فَإِنِّي لَا أُخَالُكَ نَاجِيًا۔

اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے بیان میں

کہ وہ اللہ سے بدگمانی کرتے ہیں جاہلوں کی سی، کہتے ہیں کیا ہمارے لیے بھی ادامر میں کچھ اختیار ہے؟ کہدے کہ ادامر تمام صرف اللہ کے لیے ہیں۔ اپنے دل میں وہ بات چھپاتے ہیں جو تجھ سے ظاہر نہیں کرتے، کہتے ہیں، اگر ہمارے واسطے اختیار میں سے کوئی بات ہوتی تو ہم یہاں قتل نہ ہوتے، کہدے کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو بھی وہ لوگ جن کے نصیب میں قتل لکھا گیا اپنی خواب گاہ کے لیے باہر ضرور جاتے (یہ اس لیے بیان فرمایا) تاکہ اللہ تمھارے دلوں کی آزمائش کرے اور تمھارے دل کی باتیں ظاہر کردے اور اللہ دل کی باتیں جانتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کچھ گمان کرنے والے اللہ پر برا گمان کرتے ہیں۔ ان پر برائی کا گھیرا ہے۔ اور اللہ کا غضب اور اس کی لعنت بھی، اور ان کے لیے جہنم تیار کی گئی ہے اور یہ بہت برا ٹھکانہ ہے۔

ابن قیم رحمہ اللہ نے کہا اس بدظنی کی تفسیر یہ ہے کہ کچھ لوگ سمجھتے تھے کہ اللہ اپنے رسول کی مدد نہ کرے گا، اور ان کا معاملہ عنقریب فنا ہو جائے گا، اور یہ کہ جو مصیبت نہیں پہنچی اللہ کی تقدیر وحکمت سے نہ تھی، پھر بتایا کہ یہ اللہ کی حکمت اور اس کی تقدیر کا انکار کرتے ہیں، اور گمان کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول کا معاملہ پورا نہ ہوگا۔ نہ ہی یہ دین سب پر غالب آئے گا اور یہی وہ برا گمان ہے جو منافقوں اور مشرکوں نے کیا، جو سورۂ فتح میں ہے اور یہ ظن سوء (برا گمان) اس لیے ہے کہ ایسا گمان اللہ تعالیٰ کی شان کے لائق نہیں اور اس کی حکمت و بزرگی اور سچے وعدہ کے خلاف ہے، پس جو شخص یہ سمجھے کہ اللہ تعالیٰ باطل کو حق پر ایسا غلبہ دے گا جو ہمیشہ قائم رہے اور حق اس کی وجہ سے فنا ہو جائے گا، یا اس بات کا انکار کرے کہ اس کی تقدیر پوری حکمت کی بنا پر نہیں کہ جس پر وہ تعریف کا مستحق ہو بلکہ یہ گمان کرے کہ یہ محض اس کی مشیت پر ہے، پس یہ کافروں کا گمان ہے سو کافروں کو جہنم کی آگ کی سزا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اور اکثر لوگ اللہ سے برا گمان کرتے ہیں اس بابت کہ ان سے خاص ہے اور اس بابت کہ وہ غیروں سے کرتا ہے اور اس سے کوئی سلامت نہیں رہتا، مگر جو اللہ کو پہچانے اور اس کے نام وصفت کو اور اس کی حکمت وتعریف کے اسباب کو پس ہر عقلمند کو جو اپنے نفس کی خیر خواہی کرتا ہے یہ چاہیے کہ اس کا خیال کرے اور اللہ کے حضور میں توبہ واستغفار کرے، اور اپنے رب کی بابت برے گمان سے بچے، اگر تو لوگوں کو بغور دیکھے گا تو اکثر کو ایسا پائے گا کہ وہ تقدیر کی بابت بے راہ ہیں اور اس پر ملامت کا پہلو لیے ہوتے ہیں (برا کہتے ہیں) اور یہ کہتے ہیں اس طرح اس طرح ہونا چاہیے تھا، سو بعض کم خیال کرتے ہیں اور بعض زیادہ، غرض دونوں طرح کے لوگ ہیں، خود اپنے جی میں بھی غور کر دیکھا تم بچے ہوتے ہو؟ - اگر تم اس سے بچ گئے تو بڑی بات سے بچے ہو ورنہ میں تمھیں بچنے والا نہیں سمجھتا۔

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱ - آیہ آل عمران کی تفسیر۔
۲ - آیہ سورہ فتح کی تفسیر۔
۳ - بُرے گمان کی بہت سی قسمیں ہیں جن کا شمار نہیں ہو سکتا۔
۴ - اس سے وہی سلامت رہ سکتا ہے جو اللہ کے نام وصفات کو پہچانے اور اپنے نفس کو بھی اچھی طرح سمجھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي مُنْكِرِ الْقَدَرِ

وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ وَالَّذِي نَفْسُ ابْنِ عُمَرَ بِيَدِهِ لَوْ كَانَ لِأَحَدِهِمْ مِثْلُ أُحُدٍ ذَهَبًا ثُمَّ أَنْفَقَهُ فِي سَبِيلِ اللهِ مَا قَبِلَهُ اللهُ مِنْهُ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ ثُمَّ اسْتَدَلَّ بِقَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللهِ وَمَلَائِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَرُسُلِهِ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ۔ رَوَاهُ مُسْلِمٌ۔

وَعَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ لِابْنِهٖ يَا بُنَيَّ اِنَّكَ لَنْ تَجِدَ طَعْمَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ، فَقَالَ رَبِّ وَمَاذَا اَكْتُبُ؟ قَالَ اُكْتُبْ مَقَادِيْرَ كُلِّ شَيْءٍ حَتّٰى تَقُوْمَ السَّاعَةُ، يَا بُنَيَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَاتَ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا فَلَيْسَ مِنِّيْ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ۔ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ فَجَرٰى فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ۔ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِابْنِ وَهْبٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْ بِالْقَدْرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ اَحْرَقَهُ اللّٰهُ بِالنَّارِ۔

وَفِي الْمُسْنَدِ وَالسُّنَنِ عَنِ ابْنِ الدَّيْلَمِيِّ قَالَ اَتَيْتُ اُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْءٌ مِّنَ الْقَدْرِ فَحَدِّثْنِيْ بِشَيْءٍ لَعَلَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهٗ مِنْ قَلْبِيْ، فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا قَبِلَهُ اللّٰهُ مِنْكَ حَتّٰى تُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ وَتَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ وَمَا اَخْطَاكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَكَ وَلَوْ مُتَّ عَلٰى غَيْرِ هٰذَا لَكُنْتَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ، قَالَ فَاَتَيْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ وَحُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ وَزَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَكُلُّهُمْ حَدَّثَنِيْ بِمِثْلِ ذٰلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ رَوَاهُ الْحَاكِمُ فِيْ صَحِيْحِهٖ۔

تقدیر کے منکرین کا بیان

ابن عمر نے کہا اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کسی ایک کے پاس احد کے برابر سونا ہو، پھر وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو ہرگز اللہ اسے اس شخص سے قبول نہ کریگا جب تک وہ تقدیر پر ایمان نہ لائے، پھر انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول پیش کیا کہ "ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں اور کتابوں اور رسولوں اور پچھلے دن پر ایمان لائے، اور ہر قسم کی تقدیر بھلی اور بری دونوں پر ایمان لائے۔ مسلم نے اسے روایت کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عبادہ بن صامتؓ نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے! تو ہرگز ایمان کا مزہ نہ پائیگا یہاں تک کہ یہ سمجھ لے کہ جو چیز تجھے پہنچنے والی ہے تجھ سے ٹلنے والی نہیں، اور جو تجھ سے دور ہے وہ ہرگز تجھے پہنچنے والی نہیں ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا فرماتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے قلم بنایا پھر اس سے کہا لکھ۔ وہ بولا اے رب کیا لکھوں، کہا ہر چیز کی تقدیر جو قیامت تک ہوگی لکھ۔ پھر عبادہ بن صامتؓ نے فرمایا اے بیٹے! میں نے آنحضرت کو سنا فرماتے تھے، جو اس کے علاوہ کسی بات پر مرا سو وہ مجھ سے نہیں ہے۔ احمد کی ایک روایت میں یہ ہے کہ اللہ نے سب سے پہلے قلم بنایا اسے فرمایا لکھ ان تمام باتوں کو جو قیامت تک ہونے والی ہیں وہ لکھنے لگا۔ ابن وہب کی ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہر قسم کی تقدیر بھلی اور بری پر ایمان نہ لائے اسے اللہ آگ میں جلائے گا۔

مسند احمد اور سنن (ابی داؤد وغیرہ) میں ابن الدیلمی سے ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ابی بن کعب کے پاس آیا اور بولا، میرے دل میں تقدیر کی بابت کچھ خدشہ ہے مجھے کوئی ایسی حدیث سنائیے کہ شاید اللہ میرے دل کی یہ بات دور کر دے، ابی بولے اگر تو احد کے برابر سونا خرچ کرے گا تو ہرگز اللہ تجھ سے اس وقت تک قبول نہ کرے گا جب تک کہ تو تقدیر پر ایمان نہ لائے اور یہ یقین نہ کرے کہ جو تجھے پہنچا ہے ٹلنے والا نہ تھا، اور جو نہیں پہنچا پہنچنے والا نہ تھا، اگر تو اس کے علاوہ کسی عقیدہ پر مرا تو جہنمی ہوگا۔ ابن الدیلمی کہتے ہیں پھر میں ابن مسعودؓ اور حذیفہؓ بن سلیمان اور زید بن ثابتؓ کے پاس آیا سب نے اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا۔ یہ صحیح حدیث ہے، حاکم نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا۔

اس میں (۹) مطالب ہیں

۱ - تقدیر پر ایمان لانے کی فرضیت کا بیان۔

۲ - ایماں کی کیفیت کا بیان۔

۳ - جو تقدیر پر ایمان نہ لائے اس کے عمل کا برباد ہونا۔

۴ - یہ بتانا کہ کسی کو ایمان کا مزہ حاصل نہیں ہوتا جب تک کہ تقدیر پر ایمان نہ لائے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ ۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے کیا پیدا کیا ؟۔
۶ ۔ قلم نے تمام مقدرات کو جو قیامت تک ہونے والی ہیں لکھا۔
۷ ۔ آپ کا اس شخص سے بیزار ہونا جو تقدیر پر ایمان نہ لائے۔
۸ ۔ سلف صالحین کی یہ عادت تھی کہ جب کسی مسئلہ میں شبہہ ہوتا تو علماء سے دریافت کر کے اسے دور کیا کرتے تھے۔
۹ ۔ علماء نے اس کے شبہہ کو اس طرح دور کیا کہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا فیصلہ تھا اسے بتا دیا، پس انھوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف فیصلہ کی نسبت کی، نہ اور کسی کی طرف۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُصَوِّرِيْنَ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ ذَهَبَ يَخْلُقُ كَخَلْقِیْ فَلْيَخْلُقُوْا ذَرَّةً وَلْيَخْلُقُوْا حَبَّةً وَ لْيَخْلُقُوْا شَعِيْرَةً اَخْرَجَاهُ۔

وَلَهُمَا عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الَّذِيْنَ يُضَاهُوْنَ بِخَلْقِ اللّٰهِ۔

وَلَهُمَا عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُصَوِّرٍ فِی النَّارِ يُجْعَلُ لَهٗ بِكُلِّ صُوْرَةٍ صَوَّرَهَا نَفْسٌ يُعَذَّبُ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ۔

وَلَهُمَا عَنْهُ مَرْفُوْعًا مَنْ صَوَّرَ صُوْرَةً فِی الدُّنْيَا كُلِّفَ اَنْ يَّنْفُخَ فِيْهَا الرُّوْحَ وَلَيْسَ بِنَافِخٍ۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنْ اَبِی الْهَيَّاجِ قَالَ قَالَ لِیْ عَلِیٌّ اَلَا اَبْعَثُكَ عَلٰى مَا بَعَثَنِیْ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّا تَدَعَ صُوْرَةً اِلَّا طَمَسْتَهَا وَلَا قَبْرًا مُشْرِفًا اِلَّا سَوَّيْتَهٗ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تصویر بنانے والوں کا بیان

ابوہریرہؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس سے بڑا کون ظالم ہے جو میری جیسی بناوٹ بنانا چاہتا ہے۔ خواہ ایک ذرہ ہو، ایک دانہ ہو یا ایک جَو ہو۔ بخاری و مسلم۔

بخاری و مسلم میں حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ "سب سے زیادہ سخت عذاب ان لوگوں کو ہوگا جو تخلیق میں اللہ کی مشابہت کرتے ہیں۔"

بخاری و مسلم میں ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا۔ "ہر تصویر بنانے والا جہنم میں جائے گا۔ اس کے واسطے ہر تصویر کے عوض ایک ایک جان مسلط کی جائے گی جس کے ذریعہ اسے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔"

بخاری و مسلم میں ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص کوئی صورت دنیا میں بنائے گا اسے روز قیامت یہ حکم دیا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے مگر وہ پھونک نہ سکے گا۔

مسلم میں ابوالہیاج اسدی سے مروی ہے کہ حضرت علیؓ نے مجھ سے کہا، کیا میں تجھے اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا یہ کہ کوئی تصویر نہ چھوڑوں مگر اسے مٹادوں اور نہ بلند قبر دیکھوں مگر اسے زمین کے برابر کر دوں۔

اس میں (۷) مطالب ہیں

۱ - تصویر بنانے والوں کے لیے سخت وعید ہے۔

۲ - تصویر بنانے کی وجہ یہ بتائی کہ یہ خود اللہ تعالیٰ کی جناب میں بے ادبی ہے، جیسا کہ فرمایا۔ "اور کون ہے بڑا ظالم اس شخص سے کہ میری جیسی تخلیق بنانا چاہتا ہے۔"

۳ - اللہ کی قدرت اور مخلوق کی عاجزی کا اظہار اس طرح کہ فرمایا ایک ذرہ بنائیں، یا ایک جَو ہی بنائیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۴ ۔ اس بات کی تصریح کہ ان تصویر بنانے والوں کو سب سے سخت عذاب ہوگا۔

۵ ۔ مصوّر کے لیے اللہ ہر ایک تصویر کے عوض ایک جان دے گا، جس کے ذریعہ اسے جہنم کا عذاب ہوگا۔

۶ ۔ مصوّر سے کہا جائے گا کہ اس میں روح پھونکے۔

۷ ۔ تصویر کے مٹانے کا حکم جہاں کہیں ہو۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَثْرَةِ الْحَلِفِ

وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاحْفَظُوْا اَيْمَانَكُمْ (۵ : ۸۹)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ اَخْرَجَاهُ۔

وَعَنْ سَلْمَانَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ۔ اُشَيْمِطُ زَانٍ، وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ وَرَجُلٌ جَعَلَ اللّٰهَ بِضَاعَتَهٗ لَا يَشْتَرِيْ اِلَّا بِيَمِيْنِهٖ رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِسَنَدٍ صَحِيْحٍ۔

وَفِي الصَّحِيْحِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ اُمَّتِيْ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ قَالَ عِمْرَانُ فَلَا اَدْرِيْ ذَكَرَ بَعْدَ قَرْنِهٖ مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا، ثُمَّ اِنَّ بَعْدَكُمْ قَوْمًا يَشْهَدُوْنَ وَلَا يُسْتَشْهَدُوْنَ وَيَخُوْنُوْنَ وَلَا يُؤْتَمَنُوْنَ، وَيَنْذِرُوْنَ وَلَا يُوْفُوْنَ، وَيَظْهَرُ فِيْهِمُ السِّمَنُ۔

وَفِيْهِ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ، ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْءُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ، قَالَ اِبْرَاهِيْمُ كَانُوْا يَضْرِبُوْنَنَا عَلَى الشَّهَادَةِ وَالْعَهْدِ وَنَحْنُ صِغَارٌ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کثرت سے قسم کھانے کا حکم

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔

ابو ہریرہؓ کہتے ہیں میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے، قسم سامان کو بیچنے والی اور کمائی میں سے برکت کو مٹانے والی ہے۔ بخاری، مسلم۔

سلمانؓ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین آدمی ایسے ہیں کہ نہ اللہ ان سے بات کرے گا، اور نہ انھیں پاک کرے گا۔ اور ان کے واسطے دردناک عذاب ہے۔ ایک بوڑھا زانی، دوسرا فقیر متکبر، تیسرا وہ شخص کے اللہ ہی کو سرمایۂ تجارت بنا ڈالے اور بغیر اس کی قسم کھائے ہوتے کوئی خرید و فروخت نہ کرے۔ اسے طبرانی نے بسند صحیح روایت کیا۔

صحیح بخاری و مسلم میں عمران بن حصین سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میری امت کا بہترین زمانہ وہ ہے جس میں میں موجود ہوں، پھر اس کے بعد کا زمانہ، پھر اس کے بعد کا زمانہ۔ عمران کہتے ہیں مجھے نہیں معلوم کہ آپ نے اپنے قرن کے بعد دو بار کہا یا تین بار، پھر فرمایا بیشک تمھارے بعد ایسی قوم آئے گی جس کے افراد گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی نہیں طلب کی گئی ہوگی، اور خیانت کریں گے، اور امانت دار نہ ہوں گے۔ اور نذر مانیں گے اور وفا نہ کریں گے، اور ان میں موٹاپا ظاہر ہوگا۔

نیز صحیح بخاری میں ابن مسعود سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین زمانہ میرا ہے، پھر ان لوگوں کا جو ان کے بعد آئیں گے، پھر ان کے بعد والوں کا، پھر ایسی قوم ہوگی کہ ان کی گواہی قسم سے پہلے اور قسم گواہی سے پہلے ہوگی، ابراہیم نخعی کہتے ہیں ہمیں گواہی اور عہد پر بچپن میں مارا جاتا تھا۔

اس میں (۸) مطالب ہیں

۱۔ قسم کی حفاظت کی تاکید۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲ - یہ بیان فرمانا کہ قسم سے سودا بکتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔
۳ - سخت عذاب کا بیان اس شخص کی بابت کہ کسی قسم کے بغیر نہ خریدے نہ بیچے۔
۴ - بلاوجہ گناہ کرنا اس گناہ کو بڑھا دیتا ہے۔
۵ - ان لوگوں کی برائی جو خود قسم کھاتے ہیں حالانکہ کوئی ان سے قسم نہیں لیتا۔
۶ - آپ کی قرون ثلثہ یا اربعہ کی تعریف اور ان کے بعد جو ہوگا اس کا بیان۔
۷ - ان لوگوں کا بیان جو بلا گواہی طلب کیے گواہی دیں گے۔
۸ - سلف صالحین اپنے بچوں کو گواہی اور عہد پر مارا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي ذِمَّةِ اللهِ وَذِمَّةِ نَبِيِّهِ

وَقَوْلُهُ: وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا إِنَّ اللهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ (۱۶ : ۱۹)

عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَمَّرَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْ سَرِيَّةٍ أَوْصَاهُ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا، فَقَالَ اغْزُوا بِسْمِ اللهِ فِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ، اغْزُوا وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تَمْثُلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا، وَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى ثَلَاثِ خِصَالٍ أَوْ خِلَالٍ فَأَيَّتَهُنَّ مَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَإِنْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ، ثُمَّ ادْعُهُمْ إِلَى التَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَلَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ، فَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا مِنْهَا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ حُكْمُ اللهِ تَعَالَى - وَلَا يَكُونُ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يُجَاهِدُوا مَعَ الْمُسْلِمِينَ فَإِنْ هُمْ أَبَوْا فَاسْأَلْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ هُمْ أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ، فَإِنْ هُمْ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَقَاتِلْهُمْ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكَ، فَاِنَّكُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَكُمْ وَذِمَّةَ اَصْحَابِكُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ، وَاِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْكَ اَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِ اللّٰهِ، وَلٰكِنْ اَنْزِلْهُمْ عَلٰى حُكْمِكَ، فَاِنَّكَ لَا تَدْرِيْ اَتُصِيْبُ فِيْهِمْ حُكْمَ اللّٰهِ اَمْ لَا؟۔

اللہ اور رسول کے ذمہ کا بیان

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان جب تم اللہ کے ساتھ کوئی عہد کرو تو اسے پورا کرو، اور قسموں کو پختہ کرنے کے بعد نہ توڑو۔ کیونکہ تم نے اللہ کو اس پر ضامن بنایا، بلا شک اللہ تمھارے سب کام جانتا ہے۔

بریدہؓ کہتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی شخص کو بڑی فوج یا چھوٹے لشکر کا افسر بناتے اسے اللہ کے تقویٰ اور ہمراہی مسلمانوں کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرماتے۔ اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں جو اللہ سے کفر کرتا ہے اس سے جنگ کرنا غزوہ کرنا اور خیانت نہ کرنا، نہ عہد توڑنا نہ مثلہ کرنا (ناک کان وغیرہ کاٹنا)، نہ بچوں کو مارنا، اور جب مشرکوں میں سے کسی ایک دشمن کے مقابل میں ہو تو تین باتوں میں سے ایک کی طرف بلانا۔ اگر وہ ان میں سے ایک بھی قبول کرلیں تو قبول کر لینا، اور جنگ سے رک جانا انھیں اسلام کی طرف بلانا اگر وہ اسے قبول کرلیں تو یہی قبول کر لینا، پھر انھیں دار الکفر سے دار الاسلام یعنی مہاجرین کے مقام کی دعوت دینا کہ وہاں ہجرت کرو۔ اور یہ بتانا کہ اگر یہ ہجرت کریں گے تو ان پر مہاجرین کے حقوق و فرائض کا اطلاق ہوگا۔ اگر وہ ہجرت نہ کریں تو انھیں بتانا کہ وہ ان کی حیثیت بدوی مسلمانوں کی طرح ہوگی جن پر اللہ کا حکم جاری ہوتا ہے، اور انھیں مال غنیمت اور فئی[1] میں سے کچھ نہ ملے گا۔ مگر ایسی صورت میں کہ وہ مسلمانوں کے ساتھ جہاد کریں۔

---

[1] مال غنیمت وہ مال جو جنگ و خونریزی سے حاصل ہو، فئی وہ مال ہے جو بلا جنگ حاصل ہو۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

سو اگر وہ اسلام لانے سے انکار کریں تو ان سے جزیہ طلب کرنا اگر وہ جزیہ دینے پر راضی ہوں تو قبول کرنا اور جنگ نہ کرنا، اگر وہ اس سے بھی انکار کریں تو اللہ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرنا، اور جب کسی قلعہ والے کا محاصرہ کرنا اور وہ چاہیں کہ تم ان کے واسطے اللہ و رسول کا ذمہ کرو تو تم ان کے واسطے اللہ و رسول کا ذمہ نہ کرنا بلکہ اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ کرنا اس لیے کہ اگر تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا ذمہ توڑ دو تو یہ کمتر ہے اس سے کہ اللہ و رسول کا ذمہ توڑ دو۔ اور جب تم کسی قلعہ والے کا محاصرہ کرنا اور وہ یہ چاہیں کہ انھیں تم اللہ کے حکم پر اتارو تو اللہ کے حکم پر نہ اتارنا بلکہ اپنے حکم پر اتارنا اس لیے کہ معلوم نہیں کہ تم اللہ کا حکم ان میں پا سکتے ہو یا نہیں، مسلم نے اسے روایت کیا۔

اس میں (۷) مطالب ہیں

۱ - اللہ و رسول اور عام مسلمانوں کے ذمہ میں فرق۔
۲ - آپ کا اس معاملہ کی ہدایت کرنا جو دو باتوں میں سے کم خطرہ رکھتا ہے۔
۳ - آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ کے نام سے غزوہ کرو اللہ کی راہ میں۔
۴ - آپ کا یہ فرمان کہ جو اللہ سے کفر کرتا ہے اس سے جنگ کرو۔
۵ - آپ کا یہ فرمانا کہ اللہ سے مدد مانگ کر ان سے جنگ کرنا۔
۶ - اللہ کے حکم اور علماء کے حکم میں فرق۔
۷ - صحابی بھی ضرورت کے وقت کبھی ایسا حکم کر سکتا ہے، جسے وہ نہیں جانتا کہ اللہ کے حکم کے موافق ہے یا نہیں؟۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَقْسَامِ عَلَى اللهِ

عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

قَالَ رَجُلٌ وَاللّٰهِ لَا يَغْفِرُ اللّٰهُ لِفُلَانٍ فَقَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَتَأَلَّىٰ عَلَيَّ أَنْ لَّا أَغْفِرَ لِفُلَانٍ إِنِّيْ قَدْ غَفَرْتُ لَهٗ وَأَحْبَطْتُ عَمَلَكَ ، رَوَاهُ مُسْلِمٌ ، وَفِيْ حَدِيْثِ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ الْقَائِلَ رَجُلٌ عَابِدٌ قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَوْبَقَتْ دُنْيَاهُ وَآخِرَتَهٗ .

اللہ پر قسم کھانے کا بیان

جندب بن عبداللہ بجلی کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ایک شخص نے کہا اللہ کی قسم اللہ فلاں شخص کو نہ بخشے گا، اللہ نے فرمایا یہ کون ہوتا ہے کہ مجھ پر ایسی قسم کھائے کہ فلاں کو میں نہ بخشوں گا، میں نے اسے بخشدیا اور اس قسم کھانے والے کے سارے عمل برباد کر دیئے۔ مسلم نے اسے روایت کیا۔ ابو ہریرہ کی روایت میں یہ ہے کہ یہ کہنے والا ایک عابد شخص تھا۔ ابو ہریرہ کہتے ہیں اس ایک بات نے اس کی دنیا و آخرت برباد کر دی۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱۔ اللہ پر قسم کھانے کی برائی۔
۲۔ آگ ہم سے ہمارے جوتہ کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔
۳۔ جنت بھی اسی طرح ہم سے زیادہ قریب ہے۔
۴۔ اس میں حجت ہے اس بات کی کہ انسان کبھی ایسا کلمہ بولتا ہے جس کا خیال بھی نہیں کرتا اور اس کی وجہ سے جہنمی ہو جاتا ہے۔
۵۔ انسان کی بعض وقت ایسے معاملہ سے مغفرت ہو جاتی ہے جو اس کے نزدیک زیادہ برا ہوتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ

عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ نُهِكَتِ الْاَنْفُسُ وَجَاعَ الْعِيَالُ وَهَلَكَتِ الْاَمْوَالُ فَاسْتَسْقِ لَنَا رَبَّكَ فَاِنَّا نَسْتَشْفِعُ بِاللّٰهِ عَلَيْكَ وَبِكَ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰهِ! سُبْحَانَ اللّٰهِ فَمَا زَالَ يُسَبِّحُ حَتّٰى عُرِفَ ذٰلِكَ فِي وُجُوْهِ وَاَصْحَابِهٖ ثُمَّ قَالَ وَيْحَكَ اَتَدْرِيْ مَا اللّٰهُ؟ اِنَّ شَاْنَ اللّٰهِ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ اِنَّهٗ لَا يُسْتَشْفَعُ بِاللّٰهِ عَلٰى اَحَدٍ، وَذَكَرَ الْحَدِيْثَ۔ رَوَاهُ اَبُوْدَاوٗدَ۔

اللہ کی سفارش مخلوق کے پاس نہ لے جانا چاہیے

جبیر بن مطعم کہتے ہیں کہ ایک بدو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا، اور کہا یا رسول اللہ جانیں تلف ہوگئیں، اور بچے بھوکے مرگئے اور مال برباد ہوگیا، پس آپ اللہ سے ہمارے واسطے دعا کیجیے ہم اللہ کو آپ کے پاس سفارشی بناتے ہیں۔ اور آپ کو اللہ کے پاس، آپ نے فرمایا اللہ پاک ہے، اللہ پاک ہے! آپ اس طرح تسبیح کہتے رہے یہاں تک کہ اس کا اثر صحابہ کے چہروں پر نمودار ہوا، پھر فرمایا تجھ پر افسوس! تو جانتا ہے اللہ کیا ہے؟ اللہ کی شان اس سے بہت بلند ہے، اللہ کو کسی کے حضور میں سفارشی نہیں بنایا جاتا اور پوری حدیث بیان کی، یہ ابوداؤد میں ہے۔

اس میں (۵) مطالب ہیں

۱۔ اس کے یہ کہنے پر کہ "ہم اللہ کو آپ کے پاس سفارشی بناتے ہیں" آپ کا سخت انکار کرنا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۲ - آپ کے چہرے کا بگڑ جانا یہاں تک کہ صحابہ بھی اس بات سے متاثر ہوئے۔
۳ - آپ نے یہ جملہ ناپسند نہ فرمایا کہ "ہم اللہ کے حضور میں آپ کو سفارشی لیجاتے ہیں" کیونکہ یہ درست ہے۔
۴ - سبحان اللہ کے معنی کا بیان۔
۵ - مسلمان آپ سے پانی کے لیے دعاء طلب کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي حِمَايَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِمَى التَّوْحِيدِ وَسَدِّهِ طُرُقَ الشِّرْكِ

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيرِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْتُ فِي وَفْدِ بَنِي عَامِرٍ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا أَنْتَ سَيِّدُنَا، فَقَالَ السَّيِّدُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، قُلْنَا وَأَفْضَلُنَا فَضْلًا وَأَعْظَمُنَا طَوْلًا، فَقَالَ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ أَوْ بَعْضِ قَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَجْرِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ، رَوَاهُ أَبُو دَاوُدَ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ۔

وَعَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ يَا خَيْرَنَا وَابْنَ خَيْرِنَا وَسَيِّدَنَا وَابْنَ سَيِّدِنَا! فَقَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ قُولُوا بِقَوْلِكُمْ وَلَا يَسْتَهْوِيَنَّكُمُ الشَّيْطَانُ أَنَا مُحَمَّدٌ عَبْدُ اللّٰهِ وَرَسُولُهُ مَا أُحِبُّ أَنْ تَرْفَعُونِي فَوْقَ مَنْزِلَتِي الَّتِي أَنْزَلَنِيَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ، رَوَاهُ النَّسَائِيُّ بِسَنَدٍ جَيِّدٍ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا توحید کی حفاظت فرمانا، اور شرک کے راستے بند کرنا

عبداللہ بن الشخیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں بنی عامر کی جماعت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا، ہم نے آپ سے کہا آپ ہمارے سردار ہیں، فرمایا سردار اللہ ہے جو برکت والا بلند ہے، ہم نے کہا ہم سے افضل اور ہمارے محسن ہیں، فرمایا ہاں! بیشک اسی طرح کی باتیں کرو۔ اور شیطان کے پھندے میں نہ آجاؤ۔ اسے ابوداؤد نے قوی سند سے روایت کیا۔

انسؓ کہتے ہیں چند لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور بولے یا رسول اللہ! اے وہ کہ ہم میں سب سے بہتر اور سب سے بہتر کے بیٹے ہو! اور سردار اور سردار کے بیٹے ہو! فرمایا اے لوگو! اپنی معمول کی باتیں کرو۔ اور شیطان تمھیں نہ بہکائے۔ میں محمد ہوں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول۔ میں نہیں چاہتا کہ تم مجھے اس مرتبہ سے بڑھاؤ جس پر اللہ نے مجھے رکھا ہے۔ اسے نسائی نے بسند قوی روایت کیا۔

اس میں (۴) مطالب ہیں

۱ - لوگوں کو غلو سے بچانا۔
۲ - جسے "سیدنا" کہا جائے اسے کیا کہنا چاہیے۔
۳ - آپ کا یہ فرمانا کہ تمھیں شیطان نہ بہکائے، حالانکہ انھوں نے حق بات کہی تھی۔
۴ - آپ کا یہ فرمانا کہ میں نہیں چاہتا کہ مجھے میرے رتبہ سے بڑھاؤ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللهِ تَعَالَى وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ

وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِينِهٖ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰى عَمَّا يُشْرِكُونَ۔ (۳۹ : ۶۷)

عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ حَبْرٌ مِنَ الْأَحْبَارِ إِلٰى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّا نَجِدُ أَنَّ اللهَ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِينَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالشَّجَرَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ، فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ، فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ تَصْدِيقًا لِقَوْلِ الْحَبْرِ، ثُمَّ قَرَأَ وَمَا قَدَرُوا اللهَ حَقَّ قَدْرِهٖ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْآيَةَ، وَفِي رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ عَلٰى أُصْبُعٍ ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ فَيَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ، أَنَا اللهُ۔

وَفِي رِوَايَةٍ لِلْبُخَارِيِّ يَجْعَلُ السَّمٰوٰتِ عَلٰى إِصْبَعٍ، وَالْمَاءَ وَالثَّرٰى عَلٰى إِصْبَعٍ وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى إِصْبَعٍ، أَخْرَجَاهُ۔

وَلِمُسْلِمٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ مَرْفُوعًا يَطْوِي اللهُ السَّمٰوٰتِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِيَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ أَيْنَ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟ ثُمَّ يَطْوِي الْأَرَضِينَ السَّبْعَ ثُمَّ يَأْخُذُهُنَّ بِشِمَالِهٖ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا الْمَلِكُ الْجَبَّارُونَ؟ أَيْنَ الْمُتَكَبِّرُونَ؟۔

وَرُوِيَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ وَالْأَرَضُونَ السَّبْعُ فِي كَفِّ الرَّحْمٰنِ إِلَّا كَخَرْدَلَةٍ فِي يَدِ أَحَدِكُمْ۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

وَقَالَ ابْنُ جُرَيْرٍ حَدَّثَنِي يُونُسُ أَنَا ابْنُ وَهْبٍ قَالَ قَالَ ابْنُ زَيْدٍ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا السَّمٰوٰتُ السَّبْعُ فِي الْكُرْسِيِّ إِلَّا كَدَرَاهِمَ سَبْعَةٍ أُلْقِيَتْ فِي تُرْسٍ قَالَ وَقَالَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَا الْكُرْسِيُّ فِي الْعَرْشِ إِلَّا كَحَلْقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ أُلْقِيَتْ بَيْنَ ظَهْرَيْ فَلَاةٍ مِنَ الْأَرْضِ۔

وَعَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَ السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَالَّتِي تَلِيهَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَبَيْنَ كُلِّ سَمَاءٍ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَبَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْكُرْسِيِّ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَبَيْنَ الْكُرْسِيِّ وَالْمَاءِ خَمْسُمِائَةِ عَامٍ وَالْعَرْشُ فَوْقَ الْمَاءِ وَاللهُ فَوْقَ الْعَرْشِ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أَعْمَالِكُمْ أَخْرَجَهُ ابْنُ مَهْدِيٍّ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ زِرٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ وَرَوَاهُ بِنَحْوِهِ الْمَسْعُودِيُّ عَنْ عَاصِمٍ عَنْ أَبِي وَائِلٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَهُ الْحَافِظُ الذَّهَبِيُّ رَحِمَهُ اللهُ تَعَالٰى قَالَ وَلَهُ طُرُقٌ۔

وَعَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ كَمْ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ؟ قُلْنَا اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ بَيْنَهُمَا مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ وَكَثَفُ كُلِّ سَمَاءٍ إِلَى سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ وَكَثَفُ كُلِّ سَمَاءٍ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ وَبَيْنَ السَّمَاءِ السَّابِعَةِ وَالْعَرْشِ بَحْرٌ بَيْنَ أَسْفَلِهِ وَأَعْلَاهُ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ وَاللهُ تَعَالٰى فَوْقَ ذٰلِكَ وَلَيْسَ يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ مِنْ أَعْمَالِ بَنِي آدَمَ أَخْرَجَهُ أَبُو دَاوُدَ وَغَيْرُهُ۔

اللہ کے اس قول کا بیان "نہیں سمجھے وہ اللہ کو جیسا سمجھنا چاہیے

اور ساری زمین اس کی مٹھی میں ہوگی قیامت کے روز اور سب آسمان بھی لپیٹے ہوئے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اس کے داہنے ہاتھ میں، وہ پاک اور برتر ہے۔ اس سے کہ یہ شریک کرتے ہیں۔

ابن مسعود کہتے ہیں کہ یہودیوں کا ایک عالم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور بولا، اے محمدؐ! ہم اپنی کتاب میں پاتے ہیں کہ اللہ ساتوں آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا، اور زمینوں کو ایک انگلی پر، اور درختوں کو ایک پر، اور پانی کو ایک پر، اور کیچڑ کو ایک پر، اور تمام مخلوق کو ایک پر، پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے، یہاں تک کہ آپ کی ڈاڑھیں نظر آنے لگیں۔ اس عالم کی تصدیق میں پھر آپ نے یہ آیت پڑھی، "اور انھوں نے اللہ کو نہیں سمجھا جیسا کہ سمجھنا چاہیے۔ اور سب زمین اس کی مٹھی میں ہوگی روز قیامت"۔ مسلم کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ پہاڑ اور درخت ایک انگلی پر ہوں گے اور پھر اللہ تعالیٰ انھیں ہلا کر فرمائے گا، میں بادشاہ ہوں میں معبود ہوں۔

بخاری کی ایک روایت میں اس طرح ہے کہ اور سب آسمانوں کو ایک انگلی پر رکھے گا اور پانی اور کیچڑ کو ایک پر اور تمام مخلوق کو ایک پر، یہ بخاری و مسلم کی روایت ہے۔

مسلم میں ابن عمر سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا "اللہ تعالیٰ سب آسمانوں کو روز قیامت لپیٹ کر اپنے داہنے ہاتھ میں لے گا۔ پھر فرمائے گا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زبردست؟ کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟ پھر ساتوں زمینوں کو لپیٹ کر اپنے بائیں ہاتھ میں لے گا پھر فرمائیگا میں بادشاہ ہوں، کہاں ہیں زبردست، کہاں ہیں تکبر کرنے والے؟۔

ابن عباس کہتے ہیں کہ ساتوں آسمان اور زمینیں اللہ کے ہاتھ میں اس طرح ہونگے جیسے کہ تمھارے ہاتھ میں رائی کا دانہ۔

ابن جریر نے بطریق یونس ابن وہب سے روایت کی وہ ابن زید سے روایت کرتے ہیں کہ میرے باپ نے بتلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "ساتوں آسمان کرسی کے مقابلہ میں سات درہم کے برابر ہیں کہ ایک ڈھال میں ڈالے گئے۔ ابوذر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سنا فرماتے تھے "کرسی عرش کے سامنے ایک چھلے کی طرح ہے جو چٹیل میدان میں ڈالا جاتا ہے"۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

ابن مسعود کہتے ہیں پہلے اور دوسرے آسمان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، اور ہر دو آسمانوں میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، ساتویں آسمان اور کرسی میں بھی پانچ سو برس کا فاصلہ اور کرسی اور پانی میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، عرش پانی پر ہے، اور اللہ تعالیٰ عرش پر، اس پر تمھارا کوئی کام پوشیدہ نہیں۔ اسے ابن مہدی نے حماد بن سلمہ کے واسطہ سے عاصم سے روایت کیا۔ انھوں نے زر سے انھوں نے ابن مسعود سے۔ اور اسی طرح مسعودی نے بواسطہ عاصم ابووائل سے روایت کی انھوں نے ابن مسعود سے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے یہ لکھا اور کہا اس کے متعدد طرق ہیں۔

حضرت عباس کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم جانتے ہو کہ آسمان وزمین میں کیا فاصلہ ہے؟ ہم نے کہا اللہ و رسول خوب جانتے ہیں، فرمایا ان میں پانچ سو برس کا فاصلہ ہے، اور ہر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پانچسو برس کا فاصلہ ہے۔ اور ہر آسمان کا دل پانچ سو برس کے برابر ہے۔ اور ساتویں آسمان اور عرش کے درمیان ایک دریا ہے جس کے نیچے اور اوپر اسی قدر فاصلہ ہے جیسا کہ آسمان وزمین میں۔ اور اللہ تعالیٰ اس کے اوپر ہے۔ کوئی چیز اس پر بنی آدم کے عمل سے پوشیدہ نہیں، اسے ابوداؤد وغیرہ نے روایت کیا۔

اس میں (۱۹) مطالب ہیں

۱ - اس آیت وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا قَبْضَتُهٗ کی تفسیر۔

۲ - یہ اور اس کے مثل بہت سی باتیں ان یہود کے پاس بھی باقی تھیں جو آپ کے زمانہ میں تھے، انھوں نے نہ ان کا انکار کیا اور نہ تاویل کی۔

۳ - جب یہود کے عالم نے یہ بات آنحضرت سے ذکر کی تو آپ نے اس کی تصدیق کی اور قرآن مجید نے بھی اس کی تصدیق کی۔

۴ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس عالم کی بات پر مسکرانا جب کہ اس نے یہ بڑا علم ظاہر کیا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

۵ ۔ دو ہاتھوں کی تصریح اور یہ کہ ساتوں آسمان داہنے ہاتھ میں ہیں اور زمین دوسرے ہاتھ میں۔

۶ ۔ دوسرے ہاتھ کو صراحۃً بایاں بتانا[1]

۷ ۔ جبار اور متکبروں کا ذکر اس وقت کرنا۔

۸ ۔ تمام ارض وسما کو رائی کے برابر بتانا۔

۹ ۔ کرسی کا بہ نسبت آسمان کے بڑا ہونا۔

۱۰ ۔ عرش کا بہ نسبت کرسی بڑا ہونا۔

۱۱ ۔ عرش کا کرسی اور پانی کے علاوہ ہونا۔

۱۲ ۔ ہر دو آسمان کے درمیان کیا فاصلہ ہے۔

۱۳ ۔ ساتویں آسمان اور کرسی کے درمیان کیا فاصلہ ہے ؟۔

۱۴ ۔ کرسی اور پانی کے درمیان کیا فاصلہ ہے ؟۔

۱۵ ۔ عرش پانی پر ہے۔

۱۶ ۔ اللہ تعالیٰ عرش پر ہے۔

۱۷ ۔ آسمان وزمین کے درمیان کیا فاصلہ ہے ؟۔

۱۸ ۔ ہر آسمان کا دل پانچ سو برس کی مسافت ہے۔

۱۹ ۔ آسمانوں پر جو دریا ہے اس کے اوپر اور نیچے کے درمیان پانچ سو برس کا فاصلہ ہے۔ اور اللہ خوب جانتا ہے۔

والحمد للہ رب العالمین وصلی اللہ علی محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم تسلیما کثیرا

---

[1] ۔ اس روایت سے یہ نہ خیال کرنا چاہیے کہ یہی آپ کا فرمان ہے ممکن ہے راوی کے لفظ ہوں کیونکہ صحیح ترین روایتوں میں اللہ کے لیے جو صفت آئی ہے۔ اس میں "وکلتا یدیہ یمین" کا لفظ ہے۔ یعنی اللہ کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔ اس جگہ سے معلوم ہوا کہ "ید" اللہ کی خاص صفت ہے۔ اس کو انسانی ہاتھوں سے کوئی تعلق نہیں، اسی لیے کلتا یدیہ یمین فرمایا یعنی اس کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تیسیر الباری

ترجمہ و شرح

صحیح بخاری

از: حضرت علامہ وحید الزمان

اردو زبان میں صحیح بخاری کی یہ سب سے بڑی شرح ہے۔ ہر حدیث کے مقابل مطلب خیز ابواب اور ترجمہ میں مطالب کتاب کو اس طرح سے بیان کیا گیا ہے کہ ترجمہ ترجمہ معلوم نہیں ہوتا اور حدیث کا مطلب خوب ذہن نشین ہو جاتا ہے ساتھ ہی ہر حدیث کی شرح بھی معتبر شروح مثلاً فتح الباری کرمانی، عینی اور قسطلانی وغیرہ سے مرتب کر کے لکھی گئی ہے اور مذاہب مجتہدین بھی ہر مسئلہ میں بیان کر دیئے گئے ہیں۔ صحیح بخاری کا یہ ترجمہ اپنی نظیر آپ ہے

کامل چھ جلدیں صفحات کاغذ آفسٹ اعلیٰ طباعت خوبصورت جلدیں قیمت

ریاض الصالحین مترجم عربی اردو

۴۲۳ آیات قرآنی اور ۱۸۹۱ احادیث نبوی کا بیش بہا ذخیرہ امام محی الدین ابی ذکریا یحییٰ بن شرف النووی متوفی ۶۷۱ھ نے اس بے نظیر کتاب کو مسلمانوں کی روزمرہ کی زندگی کیلئے بڑی محنت اور جستجو کے ساتھ مرتب فرمایا ہے ایک کالم میں عربی متن مع اعراب اور مقابل کالم میں سلیس اردو ترجمہ ہے نیز محققانہ و علمی فوائد و ضروری تشریحات سے مزین ہے۔ دو جلدوں میں مکمل قابل مطالعہ بیان افروز مجموعہ ہے۔

دور حاضر میں جبکہ حدیث کی حجیت پر بحث کی جا رہی ہے یہ کتاب راہنمائی حیثیت رکھتی ہے۔

دو جلدوں میں مکمل صفحات اعلیٰ کاغذ خوبصورت جلد آفسٹ طباعت قیمت

ملنے کا پتہ: نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور نمبر ۲

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کشف المحجوب (اردو)

زبدۃ العارفین و امام المتقین حضرت سیّد علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ

کی

عرفانِ تصوف و معرفت و کاشفِ اسرارِ شریعت، فارسی تصنیف "کشف المحجوب" کا

سلیس و عام فہم اُردو ترجمہ

از

عبدالرّحمٰن طارق

ناشر

النعمانی کُتب خانہ، حق سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

تالیف

محمد ابو زہرہ

اسلامی شریعت

ترجمہ

عبدالباسط العمری

اسلامی شریعت کی خصوصیات و امتیازات ● ہمعصر شریعتوں کے ساتھ اسکا موازنہ ● فقہ اسلامی کے ادوار ● اس کی تکوین و تمرین اور دورِ حاضر میں اس کے متعلق ہمارا موقف کیا ہو۔

(ان تمام موضوعات پر مشتمل ایک مفکرانہ بحث و تحقیق)

غمانی لائبریری
حق سٹریٹ
اردو بازار لاہور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

يُرِيدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ (القرآن الحکیم)

مجموعہ مقالاتِ علمیہ

دربارہ

ایک مجلس کی تین طلاق

مشتمل بر

- کارروائی سیمینار منعقدہ نومبر ۱۹۷۳ء - احمد آباد (ہندوستان)
- شبہات کا حل
- دعوتِ فکر و نظر - از مولانا کرم شاہ ازہری آف بھیرہ

ناشر

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ
اردو بازار
لاہور ۱ فون ۳۲۱۸۶۵

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

مولانا محمد صادق سیالکوٹی کی شہرۂ آفاق تصانیف جن کا گھر گھر میں مولانا احمد شکر وزیر ہے

بشہر نعمانی کتب خانہ

اردو بازار حق سٹریٹ لاہور (۱) فون ۳۲۱۸۶۵

ملنے کے پتے نعمانی کتب خانہ حق سٹریٹ اردو بازار لاہور فون نمبر ۳۲۱۸۶۵ مکتبہ محمدیہ اردو بازار گوجرانوالہ فون ۵۲۰۱